

امام ابو حنیفہؒ

کی محدثانہ حیثیت

بإقتضائہ و دیگرین

مولانا سید نصیب علی شاہ الباقی

شعبہ تحقیق و ترویج

مولانا مفتی زبیر الدین صاحب

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: امام ابوحنیفہ کی محدثات حیثیت
ترتیب: (موا ۲) سید نعیم علی شاہ الہامی، مولانا نعمت اللہ حقانی
مساحہ: مولانا مفتی نعمت اللہ حقانی
طبعیت و مداخل: نیم اکتوبر ۲۰۰۶ء مولانا رفیع الرحمن المبارک ۱۴۲۷ھ
پابند نام: شعبہ جدید فقہی تحقیقات، جامعہ المرکز الاسلامی ڈیہ روڈ بنوں
فون: 331355 0928-331353 فیکس: 331355
ای میل: almarkazulislami@makloob.com
ناشر: المصباح - 16 اردو بازار لاہور، برائے جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
مرکزی تقسیم کنندہ مگن بک لینڈ - 16 اردو بازار لاہور، فون: 7124858



- ۱۔ شعبہ جدید فقہی تحقیقات جامعہ المرکز الاسلامی ڈیہ روڈ بنوں
- ۲۔ مکتبہ دیوبند مقبہ قدس خوالی محلہ جنگلی نورا نجیہ انڈیا پشاور
- ۳۔ اسلامی کتب خانہ علامہ بخاری ناڈن پوسٹ بکس نمبر ۴۸۰ کراچی ۵
- ۴۔ بیت الکتاب بالقابل، سہ اشرف المدارس نواز گلشن اقبال بلاک نمبر ۶ کراچی
- ۵۔ مسز بکس پیر ماہدیت اسلام آباد
- ۶۔ مکتبہ صمدیہ احمد، دن مہربان گیٹ بنوں

Mufti Tanq Ali Shah Wakefield Central Jama Masjid St. off
Charles Wakefield W. Yorks WF 14PG ENGLAND

صحت متن کتابت: تصحیح و تصحیح ادارہ جملہ بندی میں چھپا تم احتیاط کے باوجود
چھپانے بشریت ہوا خالی کے ممکنات باوجود ہے ہیں۔ بلائے صحیح اداری غلطی
کی نشاندہی پادارہ منوں ہوگا۔ جزاک اللہ خیراً اراکین۔



فہرست ابواب

باب اول

تجویز فقہ کی اہمیت و ضرورت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱	امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فقہی مجلس شری کے پیدائش	۷	تجویز فقہ کی اہمیت و ضرورت
۲۲	فقہ رضی اللہ عنہ اور دور اندیشی	۹	فقہ رضی اللہ عنہ کی اہمیت و ضرورت
۲۲	فقہ رضی اللہ عنہ اور مسابقت حدیث	۱۰	فقہ رضی اللہ عنہ کی ترجیحات و امتیازی خصوصیات
۲۳	تہذیب فقہ رضی اللہ عنہ کا دین مسعود کی تکمیل ہے	۱۱	بڑے بڑے علما نے فقہ رضی اللہ عنہ کے پابند رہے
۲۴	ماہرین کی رائے	۱۲	تراجم فقہ رضی اللہ عنہ
۲۴	علامہ ابن عساکر نے کہا کہ اس کی رائے	۱۳	سب کا علم و دہش
۲۴	امام مالک کی رائے	۱۴	فقہ رضی اللہ عنہ کی بنیاد اور اساس
۲۵	امام شافعی کی رائے	۱۴	امام بخاری کے ہاتھ میں صحاح و کتابات فقہ رضی اللہ عنہ کی
۲۵	امام محمد بن حنفی کی رائے مدنی شہادت	۱۵	مربون ملت ہیں
۲۵	اکثر کبار فقہ رضی اللہ عنہ کا خوش فہم تھے	۱۶	امام محمد بن حنفی کی رائے تکرار و تعدیل ہے
۲۵	وکیلی ابن الجراح کی رائے	۱۷	عملی زندگی سے مطابقت
۲۶	تہذیب فقہ رضی اللہ عنہ پر احسانِ محکم ہے	۱۸	اکثر علما میں اسلام فقہ رضی اللہ عنہ کے گردید تھے
۲۶	فقہ رضی اللہ عنہ کی مقبولیت اور چند دیگر خصوصیات	۱۹	اور آئین مجلس تہذیب رضی اللہ عنہ کی امام بخاری
۳۰	فقہ رضی اللہ عنہ کے اقتدار عام کریم رضی اللہ عنہ کے سزا بان سے		اہم مسلم کے شیوخ تھے

باب دوم

امام ابو حنیفہؒ کا مقام تابعیت اور سند میں عائشہ

مرتب مقام ایک امتیازی خصوصیت

۳۵	عائشہ کی تہذیب	۳۵	امام ابو حنیفہؒ کا مقام تابعیت اور سند میں عائشہ
۳۵	امام صاحب کی تہذیب میں سند ہے		عائشہ مرتب مقام

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۳۰	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۱	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۰	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۱	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۲	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۲	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۳	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۳	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے

باب سوم

امام صاحب کا علم حدیث میں مقام

۳۱	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۱	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۲	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۲	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۳	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۳	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۴	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۴	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۵	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۵	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۶	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۶	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۷	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۷	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۸	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۸	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۳۹	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۳۹	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۴۰	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۴۰	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے

باب چہارم

امام اعظم پر جرح و اعتراضات اور ان کے جوابات

۴۱	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۴۱	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے
۴۲	امام اعظم سے روایت عبد الصمد	۴۲	یہ روایت جس میں کوئی حدیث ہے اس سے مانع ہے کہ اس سے روایت کی جائے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۶	کیا رے کے پلورہ رے گلج سنی ہے	۵۸	امام ابوحنیفہ طوطہ شہر حیدرآباد کے کوریاے
۱۰۶	حدیث سے رے کی عمر کی کثرت		ماہیونگار اور امام بیہل تھے
۱۱	خضیب ہندوئی اور ابن خلدون کے	۵۹	امام اعظم کے حامدین
	منقول روایت کا تحقیقی جواب	۷۹	امام اعظم کے حامدین میں تھے
۱۲	امام ابن خلدون کی منقول روایت کی	۸۰	امام ابوحنیفہ کا اعتقاد
	توجہ دیت	۸۱	آپ کو علما کے سرا اور ہیں
۱۱۳	تو انکی مخالفت حدیث سے تمام کی حقیقت	۸۲	امام ابوحنیفہ کے شاگرد بعض ائمہ فاضل
۱۵	امام ابوحنیفہ پر عقیدہ دار جہاد کا اثر امام اس		سے جہاد
	کی تحقیقی جواب	۹۶	امام ابوحنیفہ کی پہلی فتوا میں کی تہا
۱۶	مسند امام احمد پر عقیدہ دار جہاد کا اثر امام اس	۸۸	حقیقت حدیث کا اثر امام اس کا جواب
	کی کا جواب	۱	امام ابوحنیفہ کی حدیث سے ہے
۱۱۸	مسند حنفیہ الفقہ کا نام	۹۲	یہ میں ہے حدیث سے کہ الامام
۹۹	حقیقت یحییٰ کی زہد و شرف		کا انتخاب
۱۱۹	حقیقت الفقہ کی عبارت	۹۳	امام احمد کی جہاد علیہ تک حاکمین
۱۲۰	اربابی امام احمد اور ان کی عبارت		کے نہ پہنچنے والے بحر
۱۲۰	ارجاء کی حقیقت	۹۶	فائدہ
۱۲۱	ارجاء کی حقیقت	۹۷	امام ابوحنیفہ کا حدیث شریف میں موقف
۱۲۱	امام ابوحنیفہ کے مسند کی عبارت	۹۹	امام احمد کے مسند میں یحییٰ کی رائے تھی
۱۲۳	عبارت حدیث سے امام احمد	۱۰	امام یحییٰ بن یحییٰ کا رشا
۱۲۳	ازان مغلطی سے شفاء کا حکم نہیں آتا	۱۰۲	یہ امام ابوحنیفہ فقہی قیاس کو دیکھتے پر
۹۲۲	مرحومہ موم کے مذہب کا نام		مقدمہ سمجھتے تھے
۱۲۲	فقہ کبھی امام احمد کی عبارت	۱۰۵	امام احمد اعظم کا ایک عقیدہ
	مستحب اصل عبارت	۱۰۶	امام احمد کی عبارت کا اثر امام احمد
۱۲۶	حبیۃ الطالبین کی عبارت کا اصل		ان کا جواب
۱۲۷	مسند حنفیہ الفقہ کا نام	۱۰۷	رائے کا عنوان اصطلاحی معنی

باب پنجم

حضرت امام ابو ہنبلہؒ کی تصانیف

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	موضوع	موضوع
۱۳۵	۱۳۱	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۳۶	۱۳۲	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۳۷	۱۳۳	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۳۸	۱۳۴	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۳۹	۱۳۵	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۰	۱۳۶	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۱	۱۳۷	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۲	۱۳۸	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۳	۱۳۹	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۴	۱۴۰	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۵	۱۴۱	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۶	۱۴۲	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۷	۱۴۳	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۸	۱۴۴	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۴۹	۱۴۵	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ
۱۵۰	۱۴۶	نور الدین حیدر علی شاہ	نور الدین حیدر علی شاہ

اهم وضاحت

[illegible]

أندلسية الجاهلية: الفصل الثاني في تاريخها: الجزء الأول: بعد

سید کا امام ابو حنیفہ النعمان جو کہ سادہ و عظیم جلی سنت و انجمنیت نے ہم نوازہ انکار ان اصحاب کی باضابطہ تدوین و تکمیل سے مدد لی اول ہیں۔ اور ان حقیقت مہارت اور شرفی مہارت اور سہرے کہ اور مہارت اور محمد بن عافین کے فقہی عقائد کی تحریک اور ان کی قانونی تفصیل بھی غنی دیستان اور کی مہربان سنت ہیں۔ امت کے اس فقہیم محمد بن کے خلاف حدیث و قرآنی بات کے انکسار۔ اعترافات و اقبالات خصوصاً غیر مختصریت یعنی نہ بہت فرقہ کے بعض احادیث پر اپنی رائے۔ اسامی آئین اور شریعت کے تہذیب و ترقی میں رائے نکالے اور بحیثیت نواز عافین سمجھ جانے اور فقہ قرآن و حدیث کے مترادف ہے۔

اس وقت جبکہ دنیا بھر میں یہ مخصوص پاکستان میں تھا۔ غازی اہل بیت نے لگاؤ کا مستحق تھے۔
موضوع بحث تھا ہو ہے۔ ترجمہ مذکور۔ مست یا مخصوص ہوا اور عظیم ہفتہ کا یہ فرض ہے کہ وہ نام
اعظم کی علمی زندگی کا مجموعہ ہے۔ علمی زندگی کے یہ علمی خدمات، ان کی فکری جامعیت، اس
کی قانونی و آئینی وسعت و سرگیری، امام ابو حنیفہ کا مقام زہدیت اور علم میں عالی مرتبت
مذکورہ امام صاحب کی حدیث دینی، امام اعظم، جن احادیث اور احادیث کے مست
جوابات، و صاحب کی تصنیفات و احادیث اور ہر دور میں قابلِ اذکار کامیاب انجام کے طور پر
تعارف کرائیں۔ اس سلسلے میں نئی المین کے اٹھائے گئے ائمہ اخلاص، و احادیث اور شوق و شہادت کا
مذکورہ دستِ بزرگ، اہل و اخلاف فقہوں کے دستِ بزرگ میں چھپنے والوں سے نئے تحقیق اور عمل
کی شرح ملانی جائے۔ و بدلت و احادیث کا چرچہ روشن ہو جائے۔ علم کا علم ہے کہ باقی ہمارے مولانا
سید نصیر علی شاہ الباشی (میدانِ قادیان) نے اپنی علمی و علمی خدمات میں تاریخی و علمی و علمی و علمی
رہے ہیں جن کے نگرانی میں چھ احادیث و احادیث و احادیث کا شعبہ جدید فقہی تحقیق سے جو عمل مرتب سے

اس اہم اور عمدہ و درپختا موضوع پر پانے لازم، احتیاط سے کام لیتے رہے۔ اس موضوع کے متعلق
 ہر مودعہ المرکز الاسلامی کے ذریعہ "ادب مختلف ملی کا خرم" سینار اور فقہی جو کس میں ملک و دیار
 ملک کے دیگر اہل علم و فضل نے وقت و مہینہ مقالات بھی پڑھ کر نہ تیں۔ دوران حضرت کی تحقیقی
 مقالات اور اس قدر مضامین چار مودعہ المرکز الاسلامی کے خاص میں تحقیقی مجلہ "سہ ماہی المہانت
 الاسلامیہ" اور ملک و بیرون ملک کے اہم علمی و ادبی جرائد میں وقت بوقت شائع ہو کر علمی مکتوب
 سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہ حالات کے تقاضوں، اوقات کی ضرورت، بجلی
 یہ سب، تقاریر کے مسلسل لکھنا اور بین الاقوامی سطح پر عام انسانوں میں اسلام کے لئے
 قرب، امن و سکون اور نجات، افکار کے مسائل و دشواریوں کی تلاش میں فطرب، ایجان اور
 تجسس پورے جاتا ہے۔ ہمارے شعبہ جدید تحقیقات کی تحقیقی اور تحریری کام میں شرم و ہر ہو کر "عام
 ابوحنیفہ کی محدثانہ حیثیت" کے کام سے مرتب ہو کر پانے تحقیقی کو پہنچائی ہیں۔ جو ایک تحقیقی تفسیر اور
 ایسے علمی و تاریخی شایار ہے اور اب اسے "دارال شعیبہ جدیدہ لکھنؤ تحقیقات" بھی خراجان مت اور
 دوران مسرت کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ یہ اسلام کی صد وقت و حفاظت
 کی دلیل، خود اہل اہم ابوحنیفہ کی کرامت اور کلمہ و کتاب و فقہاء کی شان و وزمت و رد و ماؤں کی
 برکت ہے کہ یہ اور ایک حکیم کی دستاویز کے لکھنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جسٹ نکتہ کتاب، علمی و
 ادبی مکتب، تحقیقی و مطالعاتی اداروں، فقہ و قانون سے دلچسپی رکھنے والوں، تاریخ کے طالب
 علموں، علماء و افاضات کے کارنامے جاننے والوں، اہل علم کی مدد و شجاعت سے و غیرت کے
 شائقین اور فقہ و ادب کی ترویج و اشاعت کے مخلصین کیلئے واقعہ ایک کار علمی تھا ہے جسے بجا و
 پر اسلاف تاریخ کا ایک روشن ذب قرار دیا جاتا ہے۔

(مولانا) نعمت اللہ حقانی

دکن شعبہ جدیدہ فقہی تحقیقات

چاندی بازار اسلام آباد

محرر المہر ۱۳۷۷ھ

باب اول

تدوین فقہ کی اہمیت و ضرورت

یہ باب اصل فقہات میں تادمۂ توحید کی توحید اور اصل توحید کی توحید کا پیش کردہ فقہ ہے۔ توحید اللہ تعالیٰ کی توحید است در حقیقت ہے اور اس کی توحید فقہی کاغذ پر 13-14 ستمبر 1998ء کا مجموعہ ہے جس کے ساتھ یہ توحید کاغذی شکل میں مرتب کر کے اس کے تحت پیر جان سعید اور من سب اضافی بھی قید تحریر ہے اور اس مضمون سے پہلے توحید بھی کافی تا کثرت میں نوچا جاتا ہے جس میں شامل ہو (۱۰۰)

آسانی سے نہیں پیدا کر سکتے۔

پھر ان کو شاندار ایسے مترادف جنہوں نے اس ذخیرہ میں اضافہ کیا، ارکان کی تسبیح و ترتیب کا کام چارویں کیا۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں امام ابو یوسفؒ جیسا کہ نوٹی، ۱۰، نے فقرہ ۳۲ ہے جس نے ہارون رشید کی دست ترین سلطنت کے قاضی القضاۃ کے لواحقین کا خیال کے ساتھ انجام دیئے، اور اسلام کے اصول معاشیات پر ”کتاب الخراج“ بھی مالیات تصنیف کی۔ اسی طرح ”ان سے شاگردوں میں امام محمدؒ جیسا فقید اور مؤلف اور امام زفرؒ جیسا صاحب قیاس نظر آتا ہے جنہوں نے فقہ حنفی کو چار چاند لگائے۔ امام مالکؒ کو عبداللہ بن وہبؒ، عبدالرحمن بن القاسمؒ، وھب بن عبد الرحمنؒ، عبداللہ بن محمدؒ، یحییٰ بن یحییٰ اللہبی جیسے وفادار شیخ و درالافتاء نے، ابن کی کوششوں سے مصر و شامی و فریق فقہ حنفی کا حلقہ بگوش ہو گیا۔ امام شافعیؒ کو یحییٰ بن یحییٰؒ اور یحییٰ بن یحییٰؒ نے فقہ حنفی کو مرتب و منع شکل میں پیش کر دیا۔ امام احمد کی فقہ کو یحییٰ بن یحییٰؒ اور یحییٰ بن یحییٰؒ نے فقہ حنفی حاصل ہو دیا جس نے المغنی جیسی عظیم الشان تصنیف کی، جو فقہ اسلامی کے وسیع ذخیرہ میں خاص اختیار رکھتی ہے۔

فقہ حنفی کی ترجیحات و امتیازی خصوصیات :

ان تمام حضرات سے فقہی مذاہب پر اثر نظر ڈالی جائے۔ تو ان میں سے ترجیح اور امتیاز فقہ حنفی کو حاصل ہے۔ جس کی بے شمار جوہر میں سے چند ایسے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ولادت ۶۰ھ میں ہوئی۔ اُن کے چار منہ ولادت میں اختلاف ہے لیکن علامہ کوثرؒ نے قرآنی دلائل سے اسی وقت ترجیح دی ہے۔ امام عظیم امام مالکؒ سے کم از کم پندرہ (۱۵) سال بڑے تھے۔ اور امام عظیم امام شافعیؒ تھے جن وچھبیس صحابہ کرام سے امام صاحب کی ملاقات ثابت ہے۔ امام عظیم سے امام مالکؒ کا تلمذ بھی ثابت ہے۔ نیز امام عظیم کے متعلق فرماتے کہ بے شک وہ بہت بڑے فقہ تھے، نیز فرماتے کہ وہ نہ تیزی کے ستون کے بارے میں دعویٰ کر بیٹھے کہ یہ سونے کا ہے تو اسکو بھی داخل کی قوت سے ثابت کر دیتے۔ ورنہ امام مالکؒ امام عظیم کی کتابوں کی کھوج میں رہتے تھے، اور بڑی کوشش حاصل کرنے کے باوجود طاقتور اور مستقیم

مصدر میں حقیقی مذہب نو زندہ رکھا۔ اس ضمن میں نہ وہ کسی کوشش ایک نتیجہ پر قائم نہیں رہی بلکہ رفتار زمانہ کے پیش نظر اس میں کبھی قوت و زور ہوتی اور کبھی کمزوری واقع ہوتی۔

جن بلاد و امصار میں علماء اشرار و سوغ کے حامل تھے وہاں یہ مذہب پھلا چلا اور بڑے و پار ایسا بین جہاں علماء کمزور تھے وہاں مذہب بھی کمزور نہ کیا۔ اب ہم ان بارگاہ ذکر کرتے ہیں جہاں یہ مذہب زندہ رہا۔ ہم پہلے بلاد مغربہ اور شرق شہراں کا ذکر کریں گے۔

(افسانہ از م تب)

امام مضمحل سولہ و مسکن اور طینی، نقی، سیہی سرگرمیوں کا مرکز کوفہ طلم شہر ہے کوفہ حدیث کا سب سے بڑا مرکز تھا کیونکہ کوفہ میں بڑوں کا یہ مقیم رہے۔ طبقات ابن سعد کی روایت کے مطابق کوفہ میں تین سو (۳۰۰) صحابہ کرام بیعت الرضوان میں شریک ہوئے اسے اور ستر (۷۰) بدری صحابہ تھے۔ اور امام صاحب کی زرگاہ کوفہ کے سر پرست علی باب علیہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ہیں اور صدر مدرس حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔ دوران و دون حضرات کے مابین حدیث و فقہ پر امام ابو حنیفہ کے مذہب کی بنیاد ہے۔ سراج احمد حضرت مولانا شاد علی رحمہ اللہ نے جہاں انہما سولہ مسافر تھے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی اور ان کے اقران کے مذہب امام ابو حنیفہ زید و ازہم بکلا نے دائے تھے۔ اور ابراہیم نخعی کے مذہب کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود کے قیام اور حضرت علی المرتضیٰ کے فیصلے اور فیضی شریح وغیرہ کے فیصلے تھے۔

سب کا علم و دین:

حضرت علی المرتضیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود کے متعلق علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول امام ابو حنیفہ میں نقل فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام کو دیکھا تو سب کا ضمیر (۱) سمجھ میں موجود پایا۔ حضرت علی المرتضیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود کے مابین حدیث و فقہ پر امام ابو حنیفہ کے مذہب کی بنیاد ہے۔ سراج احمد حضرت مولانا شاد علی رحمہ اللہ نے جہاں انہما سولہ مسافر تھے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی اور ان کے اقران کے مذہب امام ابو حنیفہ زید و ازہم بکلا نے دائے تھے۔ اور ابراہیم نخعی کے مذہب کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعود کے قیام اور حضرت علی المرتضیٰ کے فیصلے اور فیضی شریح وغیرہ کے فیصلے تھے۔

حدیث ۱۰، حفاظ حدیث میں تھے۔ جیسا کہ علامہ ذہبی امام ابو داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ ان باحیثیۃً تماماً (حدیث ۲۰)۔ انھوں نے سابقہ والی طریقہ امام سے تہا اربعہ میں امامت ہے۔ سب سے زیادہ مستند امیر المؤمنین فی اللہ حدیث حضرت عبداللہ بن مبارک دکن فرما کر لے گئے تھے کہ ”امام ابوحنیفہ کی رائے“ کو حفاظت قبول کیا۔ فقیر حدیث کہو، یعنی یہ حقیقت ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارک اور شخص ہے کہ امام بخاری نے اپنی رسائیں میں ان کو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم تقسیم کیا ہے اور ان کے مقابلہ میں دوسروں کو بے علم تک کہہ دیا ہے۔ ابن مبارک کی رائے کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ پھر تو امام صاحب کو باقی سزا کریم کی نسبت ذخیرہ حدیث میں زیادہ پہنچا تھا۔ فقیر صاحب نے فراموش نہ کرنا کہ حدیث کی تفسیر و تشریح کیا جائے اور شاید اسی کے ابن مبارک نے امام صاحب کو امام مضمون کا لقب دیا تھا۔

عملی زندگی سے مطابقت:

ماہنامہ جنات مظہر، ماہ نومبر ۱۳۹۱ھ میں تحریر ہے۔ امام صاحب کو یہاں شہر و قانون اس وقت کے تمام علماء و اہل بیان ریاست نے کام آیا بعد ان میں سرکاری طور پر انھیں ”شیخ اور اہل علم کے مطابق ایسا ہونے لگا۔ لیکن ان آراء و رائے میں قصی مہ الحفظ والالہ و المحکمہ المستقر علیہ الامر“ کی رو سے امام صاحب کے بیان کرنا و لکھنا جاری رہا۔ ایسے کیا کرتے تھے یا آخری پر ہونے لگے۔ (موفق فی حق، ص ۱۳)

امام ابو یوسف، فخریہ کا ایک مہاسی خدمت کے تبادلہ میں جو محکمہ سر یہ نے خاص القضاۃ (Chief Justice) کے عہدہ پر متعین ہوئے تھے۔ اس نے آپ کے علم، جانتے ہوئے علمی نے ماہرین کو قضاۃ مقرر کیا۔ اس طرح انھیں محکمہ ”ایڈ“ ”قانون“ ”لٹریچر“ ”جسٹس“ میں رہنے لگے۔ (موفق فی حق، ص ۱۴)

کسی قانون کی تفسیر اور ترقی اور ترمیم میں ان کے ہونے کی ضرورت تھی۔ ان کے ذہنی صلاحیت اور تعینت کے وہ انسان زندگی کی عقیدوں کا سمجھنے کی تحریک صلاحیت اپنے اندر رکھتا تھا۔ ان کے قانون میں بلکہ ”لارڈ شائیں فقہ“ کہنا چاہئے۔

وہ وقت، نقدہ۔ یعنی اس کی اور بہت سوانے کیلئے اسے قوت و قہر اور صلی سو اور بہت سے اہل اہل ملی سوس پرتی قانون کی جی اصلاحی اخلاقی ساریتوں کو اپہ کر میں کر سکتا۔ نہ ہا کسی قسمی شرم نے ہی نہ رہا۔

کیس یجلی الحی رائی مسدد اذالہ نویدہ سیف مہند

قرین حق کو خلاف اس کی توت سے نہیں متا یا ہا سار جب کہ اس کی پشت پر قوت نقدہ و نقدہ ہو۔ چنانچہ اس حق کے خلاف اس حق کی خاطر اسے تعالیٰ کی طرف سے ایسے اسباب مہیا ہوئے کہ پیشہ حکومتوں نے ہی وعدہ اقی قانوں کے طور پر اپنا یا۔ خلافت مہیا نہ ہا اس دور میں ہی اس بارے میں خالصی القضا (Chife Justice) مقدمہ۔

(زرنگی ۱۹۱۱ء میں ۲۹ ستمبر ۱۹۰۹ء)

جس کے حسب سلطنت مہاسیہ کے بعد انڈیا اور مسرقہ سے ہم انش تک اور مسدوست آرمیہ اور اس تک پہنچے۔ روحہ حقے۔ تو مہا قوں میں نقدہ حقے نے۔ یہ قضایہ مقرر ہوئے اس لئے نقدہ حقے کے مسوں کی طرف لوگوں کی وجہت نقدہ کی امر حق۔ خلافت عہد سے لی سیاسی گرفت ڈاکھی پڑی تو نقدہ انسان اور مار۔ انیس کے مہا قوں پر قانونی حکومت نے اس مسئلے کے نقوی مذاہب میں سے نقوی حقے کو بدانتوں میں جاری کیا۔ نتیجہ میں کہنے کے بعد کے فاطمی ظلماء نے نقدہ و اور رد و لوگوں سمیت ورنہ زبک سہجہ صلی کرایا اور خلافت مہاسیہ کو بے نکل کرنے کے ماحو سامعہ بدانتوں سے نقدہ کی وجہ سے ہا ہا کیا۔ مہا قوں کے حال یہ۔ وہ عہد برقرار نہ۔ دہلی و خلافت مہاسیہ کے لڑنے اور مسوقی حکم انوں نے سہرہ سمیت تمام خطوں میں ہو۔ وہ مہاسی خلافت اور حقے کو زندہ کر دیا۔

(۱۰ جولائی ۱۹۱۹ء رضیہ ص ۶۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴

اکثر پیشتر خفی تھے اور زمانہ کے تکران یعنی آل عثمان اللہ تعالیٰ ان کی حکومت کو تائید سے مبرا فرماتا ہے) بھی خفی تھے۔ اس طرح نو سو برس کا عرصہ اس حال میں گزرا کہ قاضی اور دوسرے اکثر اہل مناصب خفی تھے جیسے کہ اہل فضاء، لے لڑا ہے۔ (شامی، حوالہ، حیات امام اعظم ابو حنیفہ ص ۳۵) مولانا محمد امجد علی خان

حضرت مولانا مفتی محمد الرحیم اپنے معروف مکی کاوش (فتاویٰ رضویہ) میں مولانا عبد الرشید نعمانی کے تحریر کا اقتباس نقل کرتے ہوئے لایا تحریر فرماتے ہیں۔

مولانا محمد رشید نعمانی صاحب اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے آپ کتب، ہند کے تمام نو تھوں اور مآذریوں کی تاریخ، ان کے حالات پر نظر ڈالئے۔ محمود و نوئی سے لیکر، آخر تک مانعہ جگہ سید احمد شہید بریلوی تک کوئی غیر خفی کتاب امر مآذری نہیں ملے گا اس زمانہ میں عوام، خواہ سب مذہب فقید و عمل کے لحاظ سے خفی مذہب کے چاہتے تھے چنانچہ تفسیر کے بارے میں محمد تمام فرشتے الفاظ ہیں۔ رعایائی آن نف کلیم، بعض خفی مذہب اند (تاریخ فرشتہ ص ۳۳۷) یعنی اس ملک کے تمام رعایا خفی تھے اور اس سے قبل تاریخ رشیدی کے حوالے سے نقل ہے حیدر در کتاب رشیدی نویش کہ مروج کثیر تمام خفی مذہب بود اند (تاریخ فرشتہ صفحہ ۳۳۶) یعنی تاریخ رشیدی میں مرزا حیدر نے تحریر کیا ہے کہ تفسیر کے لوگ خفی مذہب سے چاہتے تھے۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کا نقل اس بات کے قریب اور اس کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ سلطان وقت نو خفی کی کیرت و اول سنت میدانہ یعنی بادشاہ خود اہل سنت اور خفی ہے، اور سنت سے فتح عبدالرحمن محدث دہلوی تحصیل التعارف فی الفقہ و التصوف میں لکھا کرتے ہیں: و اہل المروم و عا و راہ الہند جمعوں، اہل روہ اور اہل سندھ سب خفی ہیں۔

محدث شہاد کی حدیث و ہدیٰ فرماتے ہیں۔ روزہ در حدیث لو کسان العین عند الفسویا لسانہ رجال اور رجال من ہولاء یعنی اہل فاس و فسی و وابۃ لسانہ رجال من ہولاء، لسانہ مذکور ہوئی اور ہم فقہی سنت امام ابو حنیفہؒ پرین قسم و عمل است۔ خدا کے تعالیٰ علم قدرت و تدبیر سے۔ شامی، ص ۳۵۸ جمع الرجال اسلام، ابان فی مذہب، گور اندی لعمدہ ص ۱۵۸ مصر ص ۱۵۸

۱۱۔ کتابیں نہ سب است و اس سے بھی بعد میں ان کا نام لیا گیا ہے۔ کتابیں ان کے ۱۰۴ قطعہ درمیان
موجود ہیں۔ ان کی ایک دھڑلے سے چھاپی گئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "تاریخ الادب و ادبیات"
۱۲۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
مجموعہ ہی جمع ہے (۱۱)۔ اس کتاب کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت

۱۳۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۱۴۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۱۵۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت

۱۶۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۱۷۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۱۸۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۱۹۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت

۲۰۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۲۱۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت

۲۲۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
۲۳۔ یہ کتاب ہے "تاریخ الادب و ادبیات" جس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت
تو مہمانوں نے یہ شکر کیا کہ اس میں "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت "تاریخ الادب و ادبیات" کے تحت

۱۳. امام شریک بن ابیہ بن احمد بن احمد
۱۴. امام علی بن طہیان بن احمد بن احمد
۱۵. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۱۶. امام ابو یوسف بن احمد بن احمد
۱۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۱۸. امام یحییٰ بن احمد بن احمد
۱۹. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۲۰. امام یحییٰ بن احمد بن احمد
۲۱. امام فضل بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۲۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۲۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۲۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۲۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۲۶. امام فضل بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۲۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۲۸. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۲۹. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۳۰. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۳۱. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۳۲. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۳۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۳۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۳۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۳۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۳۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۳۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۳۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۴۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۴۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۴۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۴۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۴۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۴۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۴۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۴۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۴۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۴۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۵۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۵۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۵۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۵۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۵۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۵۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۵۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۵۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۵۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۵۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۶۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۶۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۶۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۶۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۶۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۶۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۶۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۶۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۶۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۶۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۷۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۷۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۷۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۷۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۷۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۷۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۷۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۷۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۷۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۷۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۸۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۸۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۸۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۸۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۸۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۸۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۸۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۸۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۸۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۸۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۹۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۹۱. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۹۲. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۹۳. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۹۴. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۹۵. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد
۹۶. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۹۷. امام محمد بن یحییٰ بن احمد بن احمد
۹۸. امام علی بن احمد بن احمد بن احمد
۹۹. امام یحییٰ بن احمد بن احمد بن احمد
۱۰۰. امام احمد بن محمد بن احمد بن احمد

یہ حضرات سب سے سب درجہ الامت کو پہنچے ہوئے تھے۔ پھر ان پانچویں میں سے اب باوجود
حضرات کی ایک جنسوس فطرت تھی جس کے رنگ کی امام ابو یوسف، امام زکریا، ابو حنیفہ، ابو یوسف
خدا تعالیٰ میں رکھنا زیادہ ہو۔ امام محمد و عبداللہ بن مبارک اور ابو حنیفہ تھے۔ (الجواب المفید
بعد اسطیل ۱۳، باب الفہم و الفہم ۱۸-۱۹، بحوالہ نقلی، ریسرچ ۱۳، ص ۲۲)

فہم و فہم اور دور اندیشی :

اس سے مراد ۱۲۱۱ھ میں امام احمد بن حنبل اپنے وقت کے میں درجہ امامت میں رہا تھا کہ یہ حق ہے۔
اس میں اپنے وقت کے اماموں کو ملے لیا جائے۔ امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و ابو حنیفہ و ابو یوسف
فہم و فہم میں ان سب کا بیان کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و ابو حنیفہ و ابو یوسف
امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و ابو حنیفہ و ابو یوسف و ابو حنیفہ و ابو یوسف و ابو حنیفہ و ابو یوسف

زیادت میں، صاحبِ مال کو لے کر گئے تھے۔ جب امام صاحب نے یہ یہ جان لیا، دوتے تو کافی وقت امام صاحب کے ساتھ تھے، لیکن وہاں سے اترتے تھے۔ یہ وہ قوم تھی جی بھٹ بھی اور امام مالک، امام صاحب کی مجلس سے ملنے، تو ریسٹ ریسٹ ہو رہے تھے۔ علامہ کوئے عرض کیا کہ آپ کو بہت پسینہ آیا، امام مالک نے فرمایا کہ ہاں ابوحنیفہ کے ساتھ، کشت میں بیٹھا ہے اور تم ایٹھوا کیا نکلتے ہو، تو موت ہوئے فقید ہیں۔ (احمد رضا، ص ۱۰۷، ۱۰۸)

امام شافعی کی رائے:

امام شافعی نے فرمایا کہ وہ وقت میں ابوحنیفہ نے خیال میں کیا۔ لیکن میں نے اس سے زیادہ تفریق نہیں پیدا کیا۔ یہ جی فرمایا کہ جو شخص ابوحنیفہ کی کتابوں کو لے کر دیتا ہے تو میں تم کو مار دیتا ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ ابوحنیفہ فقہ سے مرئی اور مروت اعلیٰ ہیں۔ ان کو مار دیتا ہے ان کے نقل کیا کہ ابوحنیفہ علم و تقویٰ، زہد و اختیار، قنوت۔ ہمارے میں اسے تمام پر کار کرتے۔ مگر وہی اس کو نہیں پہنچے۔ (علاقہ شافعی) امام صاحب کا ترجمہ: قلہ ما یجانبہ فواجہ لمدیحتی سن خال یومہ پیدلی کا مترادف ملاحظہ فرمائیے آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ کو اس حدیث میں دخل دیا ہے۔ اب اسے کہہ ہم اماموں داخل مسند، جس حدیث میں فرماں ہے: جو انھیں (یعنی ائمہ) ۱۰۰-۱

امام اعظمؒ کے حق میں حدیثی بیانات:

چنانچہ حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم: دیوبند قریبی قریبی میں اور قیام فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بہت حدیث میں ہے: **سَوَّحَانُ الْعِلْمِ بِالْإِسْلَامِ وَالْمَدَوْلَةُ عَالَمٌ مِنْ أَسْبَابِ قَارِئِهِ أَحْسَنُ** احمد ص ۲۹۰ ج ۱ بحوالہ ابو داؤد الباری و ترمذی، ابوداؤد قاری نے لوگ اسکو مہربان سے حاصل کر لیتے۔ جس طرح امام بیہوشی، شافعی، امام احمدان جو شی شافعی و نجد بہت سے احادیث کرام نے اس کا وہاں مسند اہل سنت امام ابوحنیفہ کی اسے اس کی تفریق کیا ہے۔ جس طرح حضرت شادان کہہ رہے تھے: جوئی نے بھی اس حدیث کا استراق امام صاحب وقت اور کیا ہے۔ چنانچہ ان نے قیامت میں سے کہ یہ وہ اس حدیث پر میرے اہل علم و ایمان دیکھا ہے۔ اسے پاس بھی ہوتا تو اہل قاریس نے قبول کر دیتے تھے میں ایک شخص اسکو نہ مانا کرتا تھا کہ اس نے

مذہب و ملت کا صحیح تصور انسان میں ایک اندازِ حق تعالیٰ کے منظرِ آفتاب سے ملتا ہے۔ یہ اندازِ آفتاب انسان کی ایک جماعت کو اپنا لے لے کر اپنے مذہب و ملت کے بارے میں فکر کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ اندازِ آفتاب انسان کی ایک جماعت کو اپنے مذہب و ملت کے بارے میں فکر کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ اندازِ آفتاب انسان کی ایک جماعت کو اپنے مذہب و ملت کے بارے میں فکر کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

باب دوم

امام ابو حنیفہؒ کا مقام تابعیت
اور سند میں عالی مرتبت مقام
ایک امتیازی خصوصیت

[illegible]

امام ابوحنیفہ کا مقام تابعیت اور سند میں عالی مرتبت مقام :

علیم و تربیت و وقت علم و بحث و منظر و اختیاری سرائیں کا پیرانہ سہو بیات، بیانی تحریکات جہاد، اقتدار سے نفرت ہے، کا حق کوئی، حق و انحراف کی کثرت، معاصرین کا حق و انحراف، اسرار، فکر و وقت، نظر، ماضی و ماضی، جذبہ اخلاص، رعب و جذبہ، ان تمام صفات کو فیل طوفان رکھ کر صرف اور صرف امام عظیم کی جا دیت اور اہمیت میں اس کی ہاں کے زندہ کی کا ایک روشن باب ہے۔ (امام حبیب)

اس وقت جبکہ بعض تمدن، تمدن و تمدن کے بغیر کئی تحقیق کے امام کے بارے میں شکوک و شبہات پھیل رہے ہیں، یہ وہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کو جو امتیازی شان، مقام، کبر، ان کی نسبت حاصل ہے۔ کم از کم ایک نئی طاب صفا میں ہے، ان وقت، وقت، زمانہ و اس کی مقدار، اس کی مدت بھی ہے، اور اس کی نام سے جب سند کے حقیقی مرتبت کے قومیہ بھی فائدہ میں ہو اور اس کے اندر کو صحت میں امام عظیم ابوحنیفہ کی خصوصیات میں سے ایک امتیازی خصوصیت جو کہ درستی و درستی، و اس اعتبار سے نہایت اہم ہے وہ وہی کی تابعیت، یہ اور ایک حقیقت ہے کہ امام ابوحنیفہ امام صاحب کے ماوراء السیلاب کسی امر کو صحت میں ہو گا۔ اس کی تابعیت کی بناء پر امام ابوحنیفہ حضور ﷺ کے صرف ایک واسطہ سے شاندار ہیں اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس نے امام صاحب کو اپنے تمام معاصرین اور بعد میں آنے والے تمام محدثین سے ممتاز کر دیا ہے اور اسے ان کے امانیہ یا یہ کہ ان کے انحصار کو تمام، کہ جس کی شان میں ان کے ان کی اہمیت میں سے ان کی حیثیت میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کی چونکہ کسی تابعی سے عقائد میں ہونے کی اس نے ان کی سب سے اعلیٰ روایات و اثبات شریعت کی جاتی ہیں اور اسے اس کی کسی چیز سے روایات نہیں ملتی اس لیے ان کی سب سے اعلیٰ روایات و باعیاات ہیں۔ جبکہ صرف ایک واسطہ سے ان کے حضور ﷺ سے روایت کرنے کا شرف صرف امام ابوحنیفہ کو ہی حاصل ہے۔

(جدید فقہی تحقیقات، مقالہ مولانا محمد صدیق عثمانی، ص ۱۴۷)

تابعی کی تعریف :

تو میرا خدائی مطابق اللہ تعالیٰ میں تابعی کے تعریف کی متعلق ہیں جو ہے تابعی اس

نہتے ہیں جو صلیبی سے ملا ہوا ملائی قاز کی تھیمتے ہیں کہ انہی وہ شخص ہے جس نے سخانی سے ملاقات کی ہو۔ یہی مذہب مختار ہے۔ علامہ عراقی نے کہا ہے کہ سخرانی پر عمل سے اور حضرت محمد ﷺ سے اپنے اس قول سے بھی اس طرف اثر دیکھا (۲)۔ یہی سخانی کی طرف ہمارے خوشخبری ہو، اس لیے جس نے مجھ دیکھا یا اس کو جس نے مجھ دیکھا وہ دے کہ وہ دیکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ سخانیہ اور تالیہت اپنے فتنہ و کثرت کافی ہے، جس سے امام صاحب دہلوی کو اچھینا جا رہا تھا۔ ہے چونکہ امام صاحب نے انہی سخانیہ کو اپنی ہے جیسا کہ شیخ بزرگ نے اسامہ راجل میں اور تور بخشی نے ————— مسطور شد ہیں میں امام صاحب کثرت کثافت نے سارے مومنین اور صاحب سراج ایمان و فہم و جیسے انکار ملا، جو کہیں نے آزمایا ہے کہ امام صاحب کی سوچ سے ملاقات ہوتی ہے، جس سے امام صاحب کی تالیہت کا منکر تہقیر کا منہ پاتا تھا۔ پھر کا منہ پکا ہوا ملتا ہے۔ اور سارا مہرانی مکتوبی نے اپنی کتاب ”الحدیث الخیر“ میں لکھا ہے کہ امام صاحب کا شیخ میں بیعت ہے۔ امام صاحب نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔ اور حاتم، اعرابی اور قمر بنی ہاشم دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ ہے۔ اور باقی نے ”سراج و ایمان“ میں لکھا ہے کہ امام انھیں نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔ انھیں بھی تاریخ نے ملاقات کا کار کیا ہے لیکن امام صاحب کے شاگرد کہتے ہیں کہ ملاقات سے روایت دونوں حاصل ہوں ہیں جو جس الصحیفہ میں لکھا ہے کہ امام صاحب کی یہ مستحق ایک کتاب تفسیر کی جس میں ساری روایت شامل کی گئی ہیں جو امام صاحب نے سوچ کر اہل سنت کی ہیں۔ لیکن دارقطنی سے بھی نقل آیا ہے کہ امام صاحب نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے۔ شیخ ابی الدین عراقی نے بھی فرمایا کہ روایت بخیر ہے۔ وہی خبر سے ملتا ہے کہ امام صاحب نے ولید بن عتہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ نہ ملے گا میں نے سوچا اور اس وقت مہر بن ابی الدین کوئی میں اور حضرت انسؓ سے مل گیا جس سے اس کے علاوہ کچھ روایت میں اصحاب کی کثرت ہوائے آپ نے۔ وہی اس کو حاصل نہیں ہوئی۔ اس سے علاوہ یہ روایت ہے کہ امام صاحب نے امام زکی علیؓ سے روایت کی کہ امام زکیؓ بن محمد بن علیؓ نے کہا کہ یہ روایت میں حاصل نہیں ہو گا۔

جو جو صاحب امام اطمینانی جاہل ہے کہ ان میں ہیں ان میں ساری روایت دارقطنی ہرگز آتی اور بزرگ

اور درستی (دو تہ جم) ہیں۔

(تذکرہ طریقی مناقب ائمہ ثلاثہ ص ۳۹) (بحوالہ جدید فقہی تحقیقات مقالہ ۱۱۳۳ھ
معدنیہ لکھنؤ ص ۱۲)

امام صاحبؒ کے تابعیت مشہور و مشہور ہے:

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے الخیرات حسن میں تحریر فرمایا ہے: "وقتی فتاویٰ شیخ الاسلام
اس حصر انہ ادرک جماعۃ من الصحابة كانوا بالكوفة بعد موافقہ بھاسنہ
تساویس لھو طبقۃ التابعین ولہ ثبت دالک لاحد من ائمة الامصار المعصرین
لہ کذا الارزاعی مالک و نعمادین بالصرہ و التورنی بالكوفة و مالک بالمدينة
الشریفہ والبیہق بن سعد بصر انھیں و حینہد لھو من اعیان التابعین (الخیرات
السنن ص ۱۲۷ الفصل السادس)

ایک ایسا شرف جس میں کوئی محدث ان کے ساتھ شریک نہیں:

مما یات بخاری متبرک اور عسقلانیؒ نے ایک منکر نص میں استنباط کیا ہے اس غالی مرتبہ سند
میں امام اعظم امام بخاری سے بھی اہم مقام پر لکھا ہے کہ ان کی تلامذہ روایت نہ صرف طائفتی بلکہ
آپ کی بعض روایات ثنائی اور حادی ہیں اور یہ ایک ایسا شرف ہے جس میں کوئی محدث و امام ان
کے ساتھ شریک نہیں۔ امام صاحبؒ کی کتاب ۱۰۰۰ سنن کی تالیف ہے جس کے مصنف کو
تابعیت کا شرف حاصل ہو علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا کہ امام اعظمؒ کو ایک ایسی فضیلت حاصل
ہے جو کہ ان کے معاصرین کو حاصل نہیں ہے وہ فضیلت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ تابعی تھے۔

امام صاحبؒ کے خاصہ بن میں شام میں امام ابوہاشمؒ کوئی تلامذہ نہیں تھے اور ان میں سے
میں سے نہ روایت امامؒ کے درمیان میں اس وقت سے ان بعد تھے ان کے بعد ہی نکلتے ہیں کہ امام
صاحبؒ نے حضرت انسؓ کی روایت کی ہے اور خود امام صاحبؒ نے کہا ہے کہ وہ اپنے
معاصرین کے ساتھ امام اعظمؒ کے بعد درجہ حضرت انسؓ کو دیا ہے اور امام صاحبؒ
ان کے تلامذہ تھے۔

حضرت انس بن مالک کے علاوہ امام ابو حنیفہ نے ۵۸۵ سے ۶۰۰ تک ۱۵۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۲ شیخ ابی حنیفہ نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۳ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۴ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۵ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۶ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۷ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۸ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۰۹ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۰ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔

۱۱۱ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۲ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۳ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۴ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۵ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۶ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۷ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۸ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۱۹ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۰ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔

۱۲۱ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۲ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۳ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۴ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۵ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۶ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۷ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۸ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۲۹ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔
 ۱۳۰ حضرت انس بن مالک نے ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں۔

انھیں سے روایت کی، مخالف اور مخالف وہ مخالف سے کہا اس بات پر اکتفا کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے صحابہ کرام سے روایت کی ہے، فقہاء میں وہ ان رفع الاحکام فی عددہم لمہم میں قال سمعہ و سہم من قول اکثر من ذلک و عنہم من قال اقل من ذلک

روایات منقولہ از صحابہ کرام

امام اعظم نے علوم سے بے وقتاری کے سبب بعض مرادوں میں اسباب منسوخین کے اور باطل خیالی فکر شعری طور پر جو بیچ بچھڑ گئے ہیں۔ امام ابو حنیفہ علم حدیث سے بے ہوش اور افسوس نہیں سمجھتے بلکہ جیسے سے حضرت امام نے حسب کی منہ۔ تا وہی حدیث مل جاتی ہے تو اسے جدید اختلاف تصور کرتے ہیں حالانکہ فقہ و روایت کی روشنی میں صحیح اعتبار سے یہ خیال قطعاً بے بنیاد اور غلط ہے۔ حضرت ابو حنیفہ اور امام اعظم کے متعلق یہ کہیں قریب قرائن کے بعد کہتے ہیں۔ "حق نہیں پایہ الزام اور اصل توحید، عقیدہ، انصاف، عقیدہ، بدعتی و مشہور و نئے باطل خلاف ہے چنانچہ ابو امامہ (صحابہ کرام) کتاب الامار، تیر کثیر کتاب المخرج، مختلف ابن ابی شیبہ، مختلف عبد البرزاق، تصانیف ابو حنیفہ، تصانیف یحییٰ، تصانیف حماد بن اسحاق، تصانیف امام احمد و غیرہ کتابوں میں امام اعظم ابو حنیفہ کے کئی سوانح و بیانات موجود ہیں (ابن کثیر) جو چاہے تصنیف کی بنی سوانح پر مبنی آنکھیں سے دیکھ کر ہے۔

امام ابو حنیفہ کے سوا سے جو روایات نقل ہیں ان میں ایک حدیث یہ بتاوی الامام ابو یوسف یعقوب بن ابی ابراہیم الانصاری صاحب امام ابو حنیفہ آخر ماقال ابو حنیفہ قال سمعت اسی من مالک یقول قال النبی ﷺ طلب العلم فريضة على كل مسلم

اس حدیث امام ابو حنیفہ کی ایک اور روایت امام ابو یوسف نے نقل کی ہے۔ قال ابو حنیفہ سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول العلم فريضة على كل مسلم كما علمه ان الله يحب العالمة الميضا

امام ابو حنیفہ نے علم کا ذکر کیا ہے کہ ہر شخص کے لئے ہے۔ اور مشائخ سے حدیث اور فقہ و

لفظ لکھا ہے ان میں ۔ کہ میں سنا ہی تھے نہ دیکھ رہی ہے کہ ہر ایک تنہی اور انوکھی کے استاد وہاں علم
 اور ابو حنیفہ کے مقدمے واقف ہوں اور سچے صحابہ و کتب جو امام ہر سب کے بارے میں شک و
 شبہات نہیں رہے ہیں ان کا وہ سچے جواب دے سکیں
 امام ابو حنیفہ کی روایت پر لکھی گئی اجزاء

متحد محمد شہن کر ساس پائی ان کا لکھ چکے ہیں کہ امام عظیم راوی عن اصحابہ ہیں ۔ ان اجزاء
 میں بلاشبہ علامہ محمد بن ہارون نخعی کی جزاؤں میں حسین بن علی بن محمد بن حسین جزاؤں میں محمد بن حنفیہ
 بن محمد بن احمد بن سہمی و راوی جزوی کی اور متعدد راوی بھی شامل ہیں
 (الخبرۃ النجاشیہ)

امام اعظم کی روایت عن اصحابہ پر منظوم کلام:

جامع شمس الدین محمد ابو نصر بن عرب شاد الدار النعمانی نے اپنے منظوم کلام "حوار العقائد
 و درر القلائد" میں امام اعظم کے روایت عن اصحابہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:
 معتقداً مذهب عظیم الشان یہی حنیفۃ النفس النعمان
 جمعاً من اصحاب النفس اذکار ثم هم قد انفص و سلکا
 طريقة واضحة المصباح صالحة من اتصال امداحی
 وقد روی عن انس و جابر من امی الوفی کذا عن عمر
 اعی الطیفیل ذام و اتند وابی ایسب الغنی و واتند
 عن ابن جریر قد روی امام و انت عمر فہی النعمان
 دہلی انکریہ دلتما عہم و عن کل الصحاب المظنا
 اسحو لہ در مختار و

علامہ عینی کی تائید:

امام اعظم کے بارے میں صحابہ کا ذکر اور ان کی منیہ لفظی میں بھی ہے اور ہر ایک کے بارے میں
 تو میں میں ہر سے ثبات و شہ ہے چنانچہ ان کی انبیاء میں ہے ان کے بعد ان کے بارے میں جیسے ہی ہر

نے مجھے یہ بیٹ بیان کی کہ اس نے ابو حنیفہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتا ہے کہ میں نے اس کا روئے دیکھا ہے۔ اس کے ماوراء عظام یعنی گالے بھی سرخ تھے۔ یہ روئے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا روئے
 کیا ہے لیکن مٹی کی تائید حدیث میں ہے کہ اس کا روئے سے ہوتی ہے کی "راوی" اس حدیث میں ہے کہ اس کا روئے
 دیکھا ہے اس اور انقطاع پر انہیں لئے کہ اس کے (راوی) اس حدیث کے پاس علم زیادہ ہوتا ہے۔

بعض حدیث میں ہے کہ جب کہ حدیث میں کہی گئی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اس کا روئے دیکھا ہے کہ
 ہے اور قاصد ہے ائمہ سے مقدم میں امامی ہے۔ یہ حدیث کہ ہے "اللہ تعالیٰ نے اس کا روئے دیکھا ہے" پر حلیہ
 کر دیتی ہے کہ یہ حدیث کہ امام شہرہ میں فیروز الدین دہلوی نے اس حدیث میں نے اس حدیث میں
 لکھ کر ذکر کیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے اس کا روئے دیکھا ہے) کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا
 ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں نے اس کا روئے دیکھا
 اَللّٰهُ مَحْلَصًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَوْ تَوَكَّفَ عَلَى اللَّهِ حَتَّى تَوَكَّلَهُ رَزَقَهُ كَمَا
 يَرْزُقُ الطَّيْرَ لَقَدْ خَفَا صَاحِبًا وَلَمْ يَرَوْا بَطَانًا۔

اس حدیث کا لفظ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ابو حنیفہ کو دیکھا وہ فرماتے تھے کہ میں نے
 عبد اللہ بن ابی اسناد فرماتے تھے کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے
 حَبِيبُ النَّسَبِ يَحْمِي وَيَصْرِفُ وَاللَّهُ عَلَى الْخَيْرِ كِفَاعُهُ وَالْمَدَالُ عَلَى النَّسَبِ كَمِثْلِهِ
 وَاللَّهُ يَحِبُّ إِغْنَاءَ الْفَقِيرِ (مناف کر دے)

ابن جریر نے فرمایا ہے کہ امام عظیم نے ابی حدیث متواتر میں نسبی مجد اولی
 کہ بعض قطعات سے اللہ تعالیٰ نے جنہ کو روایت کیا۔ امام تھم نے اہل بیت سے
 روایتیں کیں اور ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی اور حدیث میں یہ ہیں لا تظہروا النسابة لا تحبک
 شعبانہ اللہ وینسبک اور داغ ہا ہر پیک الی ما لا ہر پیک بعض اہل حدیث نے ذکر
 کیا ہے کہ انہوں نے "وہم" کو نہیں دیکھا تھا۔ لا امکان ثالث کہ (امکان ثابت ہے) اور
 افسر عادل ہے۔ اور ثبت اولیٰ من النانی ہے اس کے ماوراء امام صاحب نے جن جن حضرات
 سے روایتیں کی ہیں امام صاحب کی وفات ان کی وفات کے بعد ہوئی ہے لیکن ان کی وفات کے

وقت امام صاحب ۹ سال سے مرنے والے تھے۔ حضرت بن ابی اسحاق کے انتقال کے وقت امام صاحب کی عمر ۹۹ سال کی تھی۔ بعد ازاں بھائی اور اہل بیت کچھ بولی "انہی علماء" کے موی بن ہر بن ابی اسحاق سے روایت کی ہے جو خطہ میں سے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ جب بچہ کا ہے اور کہ جسے میں فرات کے کنارے قوس کا رخ مدینے معتبر ہے۔ امام ہمدانی صلی فرماتے ہیں کہ اس کا سرہ نقل اور ضابطہ ابو ہریرہ سے روایت صحیح سے قاضی ابو یوسف بن ابی اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ محدثین نے محمود بن اسحاق بن عمر و اور حدیث کے لئے احمد بن حنبلہ کے پیش کیا ہے اور بغدادی نے اپنی صحیح بخاری میں "ترجمہ منی بصرہ سماع المصغر" نے احمد بن محمد بن ابی ربيع قال عقلت منه عنہ السلام عجا مجاہد وجہی وانہ من حمس سنین من دلو ایہدہ نہ لکھ کا ہے اور ابی اسحاق کے قتل کے بعد یہاں سے ہم حال امام محمد بن اسحاق سے روایت عنہ کی روایت کی۔ وقت عمر انور یہاں کے قحط و ماحول میں بھی یہ پریشانی کا شکار نہیں۔ کچھ بن مہم بن جو نام بغدادی کے بھی ہیں کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے نہ تھک کر خود سے حدیث کی علامت کی۔ کچھ بن مہم بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ محدثین میں سے ہیں۔ امام بخاری خواہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے نہ کہ نہ کہ بن مہم بن اسحاق میں سے ہیں ان کے بعد ان کا انکار کچھ تعصب اور بہت دھڑکی ہے۔

امام صاحب کا باہلی ہونا تو اتفاقاً ثابت ہے مگر غیر مقدمہ میں حضرات کو پڑھنا اس میں کلام حق میں نے یہاں ذکر کیا تھا۔

احادیث امام ابو حنیفہ:

جن حدیث کو روایتی نے خود صحابی سے نہ ہوا ان حدیث کو احادیث کہتے ہیں امام صاحب کی احادیث کی سند یہ ہیں

۱۔ عن ابی حنیفہ عن ابی بن مالک رضى الله تعالى عنه عن النبی ﷺ

۲۔ عن ابی حنیفہ عن عبد اللہ بن الحارث رضى الله تعالى عنه عن النبی ﷺ

۳۔ عن ابی حنیفہ عن عبد اللہ بن وہب رضى الله تعالى عنه عن النبی ﷺ

۴۔ عن ابی حنیفہ عن وائل بن الاسقع رضى الله تعالى عنه عن النبی ﷺ

صحابی کا واسطہ ضرور ملے گی۔ یعنی امام صاحب نے براہِ راست خود صحابی سے اور سبھی نے رسول کریم ﷺ سے، مثلاً ان کو عادیات کہتے ہیں۔ درجِ طریقی مندرجہ میں امام صاحب کا ہاتھ میں ممتاز ہیں اور اسی ائمہ مجتہدین میں ایک طو-مذہب کو ان میں اور صاحبِ صحابہ کے پاس ہے۔

ثانیاً یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔

دوسری ذمہ داریات بھی اہم عقیدے آئی ہیں جن میں امام صاحب اور رسول کریم ﷺ کے درمیان ہوا واسطے میں یعنی امام صاحب نے تابعین سے نہ انہوں نے صحابی سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے نہ کسی اسناد کو ثبوت دیتے ہیں اور یہ ثبوت موقوف امام محمد شریفؒ اور ان کے شاگردوں پر ہے۔

ابو حنیفہ عن ابی الدرب عن حماد عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن داود عن ابن عمر عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن عبد اللہ بن سعید قال سمعت ابن عبد ربار قال قال رسول اللہ ﷺ

ابو حنیفہ عن عبد الرحمن بن ابی سعید عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن عطاء عن ابی سعید عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن شداد عن ابی سعید عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن عطاء عن ابی سعید عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن عاصم عن رجل من اصحابہ عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن عرو عن رجل من اصحابہ عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن محمد بن عبد الرحمن عن ابی امامہ عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن مسلم بن لاہور عن مالک بن انس عن انس بن مالک

ابو حنیفہ عن محمد بن قیس عن ابی عمرانہ کان یحدثہ لانس بن مالک

ان ثبوتات میں اس کے امام مالک کے اور کوئی دوسرا امام صاحب کے پاس ہے۔

عمر بن الخطاب کے اعتبار سے تیسرے درجے پر وہ ثابت ہیں جن میں تین تین راوی ہوں۔ یعنی تین
 مابقی، پھر تابعی، پھر صحابی، پھر رسول کریم ﷺ ان تین کی سندوں کو ثابت کہتے ہیں۔

امام احمد ابوحنیفہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسی مثالیں

عن ابی حنیفۃ عن یزید بن ابی وہب عن جابر عن النبی ﷺ

عن ابی حنیفۃ عن ابی موسیٰ بن عذتہ عن عبداللہ عن جابر عن النبی ﷺ

عن ابی حنیفۃ عن عبداللہ عن ابی نعیم عن عبداللہ بن عمر عن النبی ﷺ

یہ بھی ثابت ہے امام ابوحنیفہ سے مروی ہیں، ان میں سے ایک روایت ہے جو صحیح ہے۔ امام ابو
 حنیفہ سے اور عوام سے تو حضرت امام بخاری کی کتاب میں آکر یہ ایکس ہیں۔ تفصیل
 ملاحظہ ہو۔

۱۰۱ کی بنیاد پر امام کے واسطے سے

۵۰۵ عن عاصم النخعی کے واسطے سے

۳۰۳ محمد بن عبد اللہ اللہ کے واسطے سے

۱۰۱ عن عاصم النخعی کے واسطے سے

۱۰۱ عن عاصم النخعی کے واسطے سے

ان میں سے اولیٰ کے واسطے سے ۱۰۱ کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ سے امام بخاری کی کتاب میں آکر یہ ایکس ہیں۔ تفصیل
 ملاحظہ ہو۔

(ص ۳۴، ۳۵)

باب سوم

امام ابو حنیفہؒ
کا علم حدیث میں مقام

[illegible]

امام صاحب کا منصب حدیث

امام صاحب کا آبائی پیشہ تجارت تھا، اسی نے آپ نے بھی فی کمال اختیار کیا اور فی کمال پر
موفق بن کر رہا۔ نہ صرف سب کا شوق و اس طرح وافر تہذیب و ادب و اشاعت علم و تحقیق و
مختلف زبانوں پر سبقت کا حسن ہوئے کی وجہ سے آپ نے قائم کی۔ آپ نے اپنے علم کو
انہماک و تامل میں کی عہدیت کا بھی شہرہ مند انسان نہیں برپا۔ رہتی کیا ہے۔ کی تجارت کا کام تھا۔
انہماک کا رد ہوتا ہے۔ عراق، شام، ایران و عرب کی طرف مال سلائی لایا جاتا تھا۔ ان تجارتی امور
کی وجہ سے شہروں اور بازاروں میں آپ کی آمد و رفت سے واقف تھی۔

آپ ان افراد سے ہوئے امام مہم سے ملاقات ہوئی، امام مہم نے دریافت کیا: صاحبزادے
ایا کرتے ہو، کہاں آتے ہو، رہتے ہو؟ جواب دیا: تجارت مشغول ہے، یہی سلسلہ میں آمد
ورفتہ رہتی ہے، چراغ ہم مہم نے پوچھا کیا ہے؟ نے یہ بھی آتے ہوتے: جواب دیا: انا طفل
الا عندنا لا یلہ ہم۔ نیز ان کے پاس کئی کتابوں امام مہم نے اپنی فراست سے پہچان کر
امام مہم کی تعریف کی۔ امام مہم نے فرمایا: میں موقع فی فلس میں قولہ فوکت الا عندنا لا
فی العرف و احذ فی العلم ازادنا سورہ انعام نے دل میں امام مہم کی بات پہنچی اور
میں نے بازار کی آمد و رفت چھوڑ کر مدرسہ میں کرنا شروع کیا۔ اس وقت سے امام صاحب کی علم
حدیث کی تفصیل ان کوئی آپ نے اپنی عمر کے ابتدائی مصرعوں میں مصروفیت سے مصل کرنا شروع
یا تھا، ان کے علم کا یہ آپ نے فتہا محمد میں سے لیں۔ چنانچہ اور اہل علم امام صاحب سے
ان کی ایسا علم کرتے ہوئے تھے ہیں کہ امام صاحب نے فرما کر ولادت سے تہا میں و قدیم
عبداللہ سے اس صاحب رسول اللہ ﷺ سے ربح و رعب و رابہ و سمعت منہ
وانا ابس اربع عشرہ۔ یہ سمعت بقول سمعت رسول اللہ ﷺ بقول حک
الغنی بمصر و بصرہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
سمعت انہما کہ میں ان سے یہ حدیث سنی کہ کسی نے نبی کی محبت کیجئے اللہ کا اجر میرا دے دے گا
اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ محمد ﷺ کے تعظیم کے بعد۔ سے ہی امام ابو یوسف فرماتے ہیں

امام بخاری بنی معین الخیر دکتہ میں ہیں، امام ابو حنیفہ کی شان میں فرماتے ہیں کہ ان اعلیٰ اہل زمانہ (مفسر محمد حنفی قزوینی علوم الحدیث ص ۱۸) ایک کامطلب یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کی عند اللہ مقبولیت:

چنانچہ اس مسئلہ میں تو ہمیں کے اشتداد نیلے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی کائنات کی تفصیلی مضمون میں امن تیرہ قریب لگاتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یقیناً وہ ان کے جویان لائے اور انہوں نے قیامت میں ان کے اللہ تعالیٰ ان کو بحیثیت مظلوم نہیں گئے۔“ (سورہ مریم ۹۶) حضرت ابو حنیفہ احمد قاضی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں ”یعنی ان کو اپنی محبت سے گواہ خود ان سے محبت کرے گا“ خلق کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ احادیث میں ہے کہ جبہ حق تعالیٰ کسی بند کو محبوب رکھتا ہے تو قبولِ جبر فی کوا گاہ کرتا ہے کہ میں قبولِ بند سے محبت کرنا ہوں تو بھی کر دو آدمیوں میں سے کمال میں کرتے ہیں۔ انہوں نے اتنی بڑی اس کی محبت زمین پر پہنچ جاتی ہے اور زمین میں اس بند کو حسن قبول حاصل ہوتا ہے۔ اس سے مضمون ۱۲ کہ اللہ تعالیٰ مہمانوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے وہ اس کے عند اللہ مقبول ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن یہ محبت مومنوں کے دلوں میں پسے پیدا ہوتی ہے۔ پھر خواہم میں بھائی ہے۔ حدیث عامہ کہ دلوں میں اس کی محبت بکھائی کی دلیل نہیں کہ یہ عند اللہ بھی مقبول ہے۔ ترجمہ امام اعظم نے احوال میں خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قبولیت عطا فرمائی ہے کہ ان کو ہر جہت میں بھی ان کی تعریف کرتے آتے سے گئے ان کے فضائل نکلنے والے صرف خفی نہیں بلکہ ماضی، ماضی اور خفی بھی ان کو شہرہ پر خاص فرمائی کرتے رہے ہیں۔ حدیث ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المدنی ماضی نے الاشیاء فی فضائل الاسماء اللطیفۃ للعقلاء میں اپنی سند سے بڑے بڑے محدثین نے اقوال امام ہمام کی تعریف میں نقل فرمائے ہیں۔ ان میں سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ ہم امام محمد بن علی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور آپ سے چند مسئلے پر مجھے۔ امام محمد بن علی نے ان کے

جو ہوا اے۔ امام ابو حنیفہؒ چھ گھنٹے تک سیر اور مسجد میں ہی باقی رہے۔ فرمایا کہ اسی کا محور طریقہ کیسی خوب ہے اور اس کی شکایت سختی تخصیص ہے (۱۱) اتفاقاً ۱۹۳۷ء میں میرے "الذوالی کے عجیبہ" بخنی ان کو دی پہچانتا ہے۔ نہ از سوال نے بھی سائل کی مجلس اقامہ مسجد ابو حنیفہؒ کی ہے۔ حافظہ امین عبد البر مولود ۱۹۶۸ء متوفی ۱۹۹۳ء فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے فرمودہ مسجد میں ملنے سے روایت بھی مل سیر چن لیا اپنا لہذا سے نقل فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ ابو حنیفہؒ میں ملی نے اللہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت علیؓ حضرت علیؓ (زین الدین) آپس کے آپ آپ پکڑنا یہ تھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کوئی آدمی یہ نہیں ہے کہ اس کے ذمہ محال سے خدا تعالیٰ سے ملاقات مجھے موجب ترسانیت اس شخص کے نہیں ہے چنانچہ زین الدینی ہے (یعنی حضرت علیؓ کے) (۱۱) اتفاقاً ۱۹۳۷ء میں میرے

[illegible][illegible][illegible]

۱۱۔ اہل بیتؑ اپنے معاصیوں کی نظر میں:

(الف) الماتعة في موقوفى مسجونين أو غيرهم:

۵۔ زبان و مطلقہ میں ان کے ہر ایک کلمے پر بھی پوری سمجھ ہے۔ وہی میں انوکھے سے مانتا ہوں۔ ان کے ہر کلمے پر کتنا مضبوط محسوس ہوا اور ع کے لحاظ سے اس کی تشریح کرتے ہیں، یہی وہ ہے جو ان کے تمام کلام میں ہر ایک کلمے پر ملتا ہے۔

انہوں میں ہے کہ یہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب ہیں۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بارے میں کہ امام ابوحنیفہ سے مسائل اخذ کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں محمد بن حنفیہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حج کا بار دیکھا، جب حج ونامی نجد میں پہنچے تو محمد بن مسعود سے کہا کہ ابوحنیفہؓ کے پاس چاہئے وہ میں مسائل مجھ لکھوں۔ (الاشعاع صفحہ ۹۵) ایک مہاجر کوئی مسلمہ رچی ہوئی نکاح فرمایا۔ اس مسئلہ پر جب ابوحنیفہؓ سے تعلق میں اس کے صنفی واطمینان سے بروک بھی العلمین نے غلطی کرتے ہوئے کہنے ان کو حد میں بڑی رکعت اسی ہے۔ (الکحیات لکھنؤ صفحہ ۲۳)

اسی طرح عبد اللہ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظمؒ سے اس حد میں سنا جب ان سے ایک مسئلہ پوچھا تو انہوں نے یہی مسئلہ اور اس جیسے مسائل میں خواتین میں ثابت قرار دیا بہت اچھا جواب دیتا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے ہم میں رکعت دعا کی آئی ہے۔ (الاستیعاب صفحہ ۹۶) ابن ابی شیبہؒ نے یہی مسئلہ سے معلوم ہوا کہ سرور نے نہیں کہ محدث ہے مسئلہ کی تفسیر تفسیر ہے۔ عمل کیلئے محدثین کو فقہاء کی حد و رت پائی ہے یونکہ محدث کی پوری محنت الحافظہ سے ہم ہوئی ہے جیسا کہ نہ مہتمم ترقی بھی ایک موقع پر اس کا اقرار کرتے ہیں۔ کلافتان الفقہاء، وہم العلم بمعانی الحدیث کر فقہاء نے یہاں فرمایا ہے اور فقہاء ان معانی حدیث کو سب سے نزدیک جاننے والے ہیں۔ (ترمذی صفحہ ۹۶) اور محمد بن اعظمؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا انہیں الفقہاء انہم الاطباء ورجال صیادۃ کما ہے فقہاء کے نزدیک دانت و تہ صیب، اور ہر پسماندہ ہیں جس طرح پسماندہ کے پاس جسم کی جڑی بوٹی ہوتی ہے تہرہ علاقہ میں وہ صلیب کی طرف رجوع کرتا ہے اپنی رائے سے کسی جڑی بوٹی کو استعمال نہیں کرتا۔ اس حدیث میں حدیث کے یاں الفاظ حدیث کا ذخیرہ دائرہ چمچ ہو جو وہ ہے جو حدیثی اور مجملہ عمل کرنے کیلئے دلتہا کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ لیکن وہ ہے کہ صحاح ستہ والے سارے نسخے اسی نام کے مقلد ہیں۔ آج کل جو یہ نام عام ہو رہا ہے کہ یہ آدمی حدیث کا ترجمہ دیکھ کر عمل شروع کر دے۔ یہ زبان "اسلاف" میں نہیں تھا۔

(ب) امام ابو حنیفہ، امیر المؤمنین فی الحدیث شعبۂ من حجاز متوفی ۱۵۰ھ

کی نظر میں

۱۔ (۱) شعبہ بنی النجین: خدا تعالیٰ کے اہل ایمان میں سے ہے جنہیں نورانی ان لوگوں میں فی اللہ رکھ کر تھے حضرت شعبہؓ صاحب کے ساتھ خاص تعلق رکھتے تھے۔ موقوف بنی ہے۔ کھانا شمعہ ادا اسئل عن اہل حنفیہ طلب فی مہجدہ و کما بھدی الہی فی کل عدم طوفیہ، جب شعبہ سے ابو حنیفہ کے تعلق پر چرچا ہوا تو اس صاحب کی تعریف و تہنیت کرتے اور یہ سال نام صاحب کے بیان کرتے تھے۔ (موقوف جلد ۲ صفحہ ۴۶) (۲) جب آپ کو صاحب کی وفات کی خبر پہنچی تو اللہ پر دعا فرمایا (طعن علی الکوفۃ نور العظم) ما ینہیہ لا یروہ حنبلہ امداء، میں نے تو نہ جاننا کہ اہل طریقتوں اور اہل اہل سنت تک آپ کی تعریف نہیں کرتے (۱) اخیر اسے اہل بنی النجین (۲) شعبہ بنی حجاز میں رہا ہیں، پیچھے واسطہ میں اور پھر ہمدان میں رہے ہیں۔ یہ ان کا بنی النجین کہتے ہیں۔ یہ نفعہ حافظ متفق تھے، سفیان و ثوری ان کو امیر المؤمنین فی اہل بیت کہتے تھے۔ انہوں نے مسند سے پیچھے اہل بنی حجاز کی تحقیق شروع کی۔ دراصل وہ کھانا بنی حجاز سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ بنی حجاز سے تھے، اہل بنی حجاز میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کا قریب مسقطیہ استقر الزمان میں ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں۔ ان سے دور میں شیوخ و زعماء فرماتے ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہ کے بارہویں انھیں رہے۔ انھیں انھیں اہل بنی النجین شعبہ بنی حجاز کہتے تھے۔

إذا ما التفت يوحنا إلى يوحنا

يا صديق من القلب قريبه

رمباہم بھابھ صاحب صاحب من ظرار امی حبیبہ

١١ سمع الفقهاء به دعيه واثته مودر في صحفه

تو یہ کہ جب ملکِ نمر سے قریب ہوا، اس میں قیاس و معادہ کرتے ہیں تو ہم اس پر عام
الفاظ میں ہر ایک کا یہ راستہ بظاہر قیاس ہی ہے۔ جب قیاس کو لکھ لکھ کر دیا ہے
اور یہ کافی ہے اس واسطے کہ قیاس ہی ہے۔ لہذا یہ کہ ہم اس میں لکھ لکھ کر دیتے ہیں کہ

شعبہ بن الجحان نے پاس بیٹھتے تھے کہ ان سے کہا گیا امام ابوحنیفہؒ فوت ہو گئے تو غمیز نے کہا کہ ان کے ساتھ کوئی کفن نہ ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اور ان پر اپنی رحمت سے فضل فرما۔ (نور الثقاہ، صفحہ ۱۹۰)

احمد بن محمد بن ابیہم درانی فرماتے ہیں مجھے بن یحییٰ سے امام ابوحنیفہؒ کے بارہ میں سؤل کیا گیا، اس حال میں کہ میں بن محمد بن ابیہم سے فرمایا اللہ ہیں، میں نے کسی آدمی کو نہیں ملا کہ اس نے امام صاحب کو ضعیف کہا ہو، یہ شعبہ بن جحان امام ابوحنیفہؒ کو حدیث بن کر سننے کا کہتے تھے اور ان کو حکم دیتے اور صاحب کو شہرہ ہی ہیں۔ (نور الثقاہ، صفحہ ۱۹۰) صحیحی شہرت جیسے عظیم ہو جو جب ان سے حدیثیں لیتے تھے تو ان کی توثیق میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

(ج) امام ابوحنیفہؒ، امام صدریث سفیان ثوریؒ کی التوفیق الیہ کی نظر میں:

۴ سفیان ثوریؒ (یہ سفیان بن سعید بن مسروق میں ابن کی نیت ہو محمد اللہ ہے کہوف کے رہنے والے ہیں اللہ حافظ، ثقہ، عابد، امام جلیل طبرستان کے رئیس ہیں۔ بن کا ۱۹۱ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ یہ بھی تمام صحاح ستہ کے راوی ہیں، آپ نہایت مختصر لکھتے تھے جس اپنے زمانے کے بڑے بڑے محدث تھے۔ خطیب نے لکھا ہے زمان کی امامت، خطابی نے خطیب، حنفی، معرفت، زہد و تقویٰ پر غار، کاتفاق ہے۔ امام صاحب نے حاضر ہیں، آپ کے بڑے مددگار ہیں۔ امام صاحب بھی ان کے قدر دار ہیں۔ نور بڑی تعریف کرتے تھے آپ امام ابوحنیفہؒ کے مشفق فرماتے ہیں اکان والله شديد الاحد للصبوب۔ من السحارم لان حد الابصاح عنه عليه السلام مبدد المعرفة بالسخ والسموخ وکان يطلب احاديث الفقهاء و الاخر من فعل انسى۔ ثانی یہ امام ابوحنیفہؒ کی طرف سے مستعد اور غریب کی رائے خواہ کر کے آئے تھے۔ انہی حدیث پیتے تھے جو حضور اکرم ﷺ سے پہلے صحیح تھیں، لیکن وہ نسخ کی پیکان میں قوی ملد رکھتے تھے، اور وہی اعتبار حضرات کی روایات اور رسول اللہ ﷺ سے آخری اصل کی تحقیق و تائید میں رہتے تھے۔ (مروزی سندھ وغیرہ الخیرات، الجوان ص ۱۳۰)

قرمانا کہ یہ سلسلہ اب تک ہے جیسے امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے، دونوں سے ہر ماہ صاحب کے فتویٰ کے علاوہ فتویٰ دے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے تھے کہ سفیان ثوری مجھ سے زیادہ امام ابوحنیفہ کی اتباع کرنے والے تھے۔ (الاتقان، قمر ۵۸)

(د) امام ابوحنیفہ، مغیرہ بن مقسم الفسعی کی نظر میں:

۸ مغیرہ بن مقسم الفسعی (امام بخاری نے صحیح بخاری میں ان کی روایت دی ہے۔ جو ائمہ متقدمین میں۔ ۳۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے) نے ابن عہد طمید فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ محدث بڑھ چکا کرتے تھے کہ تو امام ابوحنیفہ کے پاس کون نہیں جانتا۔ "ابن مقسم نے فرمایا: جیسے کہ ان کے پاس جانا چاہتے" (الاتقان، صفحہ ۵۹)

(هـ) امام ابوحنیفہ، حسن بن صالح کی نظر میں:

۹ حسن بن صالح بن حسین بن یسعم اور صحابہ ابوحنیفہ ابی داؤد، شعیب بن ابی اسحاق اور ان کے راوی ہیں۔ امام بخاری نے ان سے الادب المفرد میں روایت نقل دی ہے۔ یہ ائمہ قدیمہ عبادت گزار تھے۔ ۹۹ھ میں ان کا انتقال ہوا، ان کی امام ابوحنیفہ سے ملاقات بھی ہوئی ہے، ان سے طرح بھی حاصل کیا ہے، ابی بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن صالح کو کوفہ میں دیکھا، حسن بن صالح اپنے علم میں بڑھتے ہیں۔ ان کے ایک ایک مسئلہ پر پندرہ روایتیں ملتی ہیں۔ صحیح حدیث آپ نے تو وہ اس سے تجاوز کر کے سے، ماہور کوئی قول نہیں کرتے (الاتقان، صفحہ ۱۹۹)

یہ حسن بن صالح امام ابوحنیفہ اور حدیث میں اہل کوفہ کا عارف اور حافظ آیتے ہیں۔ ثبات امران میں مغیرہ ۳۰ پر ہے، وعی الحسن بن صالح ان اسحبہ کلان شدید الاصلاح لما کان الناس علیہ حافظ لما وصل الی اهل بلده حسن بن صالح سے مروی ہے کہ امام ابوحنیفہ زوالہ مجبور کے مسئلہ کی حرجی میں نہایت سخت اور ان کی حاکمیت کے حامی تھے۔

۱۰ علی بن ابی حمید روایت بھی صحیح ہے کہ راوی ہیں ان کا نام ابیہ ہے بنی حنیفہ بن حمید بن ابی عمر بن یحییٰ بن ابی ہانی، ان کی توثیق ابو محمد سے ملتی ہے، ان کے والد ہیں آئمہ میں کہ چلے گئے۔ یہ ائمہ حافظانہ تھے، امام بخاری میں ۹۰۰ روایتیں ہیں، ان کا انتقال

(و) امام ابو حنیفہؒ، امام حدیث مسعر بن کدائمؒ کی نظر میں :

مسعر بن کدائمؒ کی حدیث میں مہارت مسلک ہے، امام شعبیؒ اور سفیان ثوریؒ ان کو "میزان حل" کہتے ہیں، کبھی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو مسعر بن کدائمؒ سے فیصلہ کراتے (۱) احمد رضا بخاری، مقدمہ انوار الباری ص ۶۵، یہی مسعر بن کدائمؒ امام ابو حنیفہؒ کے بارگاہ میں فرماتے ہیں وطلبت الحديث مع ابي حنيفة فطلبنا واخذنا في الزهد فبرع علينا وطلبنا معه القصة فجاءه مائرون (عقود الجمال ص ۱۹۷ للعلامة) اتم علم حدیث کی طلب میں امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ رہے تو انہیں ہم پر فوقیت حاصل رہی، زہد میں گئے تو اس میں بھی وہ فائق رہے۔ فقہ شروع کی تو اس میں ان کا مقام تو تم جانتے ہی ہو، (حسن الدین الدہمی، مناقب ابو حنیفہؒ، بشکریہ ماہنامہ الفاروق، ربیع الاول ۱۴۱۷ھ)

(ز) امام ابو حنیفہؒ، محمد شہیر یزید بن ہارونؒ التوفی ۲۰۵ھ کی نظر میں :

موصوف اپنے زمانے کے امام کبیر محمدؒ و ثقہ تھے۔ امام اعظمؒ، امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ کے شاگرد ہیں یحییٰ بن یحییٰ بن علی بن عیسیٰ وغیرہ شیوخ کے استاذ ہیں۔ ۳۱۵ھ کا شمار انہیں۔ ست ہزار ایک وقت میں جوتے تھے چالیس ہال تک مشافہ کی اس سے صبح کی نماز ۱۰ کی (بحوالہ انوار الہادی ص ۸۰ مقدمہ حصہ اول) آپ امام صاحب کے حقائق فرماتے ہیں۔ (۱) اکثرت عن ألف شيخ حصلت عنهم العلم فماريت واخذ فيهم اشد ورعا من ابي حنيفة ولا احفظ لسانه من نے ہزار ہا شیوخ سے علم حاصل کیا۔ لیکن خدا کی قسم میں نے ابو حنیفہؒ سے زیادہ کسی کو تفقہ اور زبان کا چٹائیں پایا (مبطل جلد ۱ ص ۱۹۵)

۴) انبا محمد بن سعدان سمعت من حضر يزيد بن هارون وعنده يحيى بن معين و علي بن المديني و احمد بن حنبل و زهير بن حرب و جماعة آخرون اجاءه فسأله عن مسئلة قال فقال يزيد اذهب الى اهل العلم قال فقال اس المديني الي اهل العلم و الحديث عندك قال اهل العلم اصحاب ابي حنيفة وانتم صبادلة۔ یعنی ایک دن یزید بن ہارونؒ کی مجلس میں یحییٰ بن معينؒ اور احمد

[illegible]

۴۰۰ قال: جعلت لي المهاد فلم يعمد حصول الحلال والحرام حتى ألبسني
توبتي مني ثم رمي في سبيلي. قال: لا بأس به. قال: لا بأس به. قال: لا بأس به.

۱۔ اگر کسی شخص کو ایسا معلوم ہو کہ وہ کسی اور شخص کے ساتھ
 ۲۔ اگر کسی شخص کو ایسا معلوم ہو کہ وہ کسی اور شخص کے ساتھ
 ۳۔ اگر کسی شخص کو ایسا معلوم ہو کہ وہ کسی اور شخص کے ساتھ

[illegible][illegible]

امام اعظمؒ نے خاص امتداد دیا۔ ان سیرتوں میں جو حدیث و روایتوں کے امام ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے ان سے درجہ اولیٰ اور حدیث و روایت کی ہیں۔ (از احمد نعمانی، ناسب ابراہیمہ ص ۳۰)

حدیث میں امام محمدؒ کی تلامذہ:

فقہانی رجحان میں سونے والی مفتی عبد الرحیم دار کا سفر مانتے ہیں۔ نام ابو حنیفہ کے شاگردوں کا وسیع دستہ ہے جن حضرات نے آپ سے تلامذہ و شرف تلمذ حاصل کیا۔ ان کی تعداد بعض اسرار و اہم نے نہیں بڑا دیکھ کر کی ہیں، جن میں سوانح و روایات پر علم حدیث میں مستاد و چہرہ رکھتے ہیں اور مشہور محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ وقال بعض الانعم لم بطهر لاحد من الانعم الاسلام المشہورین من ماضیہ لابی حنیفۃ من الاصحاب والامامین ولم یمنع العلماء و جمیع الناس من ان یستعملوا و باصحابیہ فی تفسیر الاحادیث المشبہہ والاحادیث المستنبطۃ والمواول والقضاء والاحکام یعنی امام کے مشہور اماموں میں سے کسی امام کو اتنے زیادہ رونما، اور تلامذہ و تلمذ نہیں ہوئے جتنے امام ابو حنیفہؒ کو ملے اور علم و در تمام لوگوں نے مشکل احادیث کی تخریج اور مستطیل مسائل کی تخریج، جو امام کے مدرسین جتنا ان سے دوران کے تلامذہ سے قائمہ نمایاں تھی وہ سے متعلق نہیں ہوئے (اثرات احسان فقہ اہل العراق و حدیثہم ص ۷۷)۔ یہ فتاویٰ رشیدیہ ج ۲۳۵/۲ عبد اللہ بن مبارک بن یحییٰ بن عبد القطن، و کعب بن الحجاج، یحییٰ بن ابراہیم، مسعر بن کدام، فضل بن عکیم، و زید بن مصنف عبدالرواق جیسے ائمہ حدیث امام اعظمؒ نے تلامذہ کی فہرست میں شامل ہیں (توضیح اصبیحہ ص ۴۰، ۴۱) حضرت عبد اللہ بن مبارک سے متعلق تلمذیہ بعد اونی کا کہنا ہے سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول کتبت عن ابي حنیفۃ (ابو حنیفہ حدیث دار پہنچ بعد ان) یعنی مشہور محدث خلیفہ ابو حنیفہؒ کی تلمذ ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے بار بار سنا ہے میں نے ان کی تلمذ نام ابو حنیفہ کے ایک شاگرد امام علی بن عاصم ہیں، امام ابو حنیفہؒ نے ان سے متعلق کہا ہے کہ ان کے معتقد اس میں نہیں ہوا۔ سے تلامذہ طبرستان کا نام ہوتا تھا۔ (تذکرۃ الفقہاء ج ۲ ص ۳۵۹)

ای خراج امام ابو حنیفہ سے ایک شاگرد یزید بن ہارون میں جو قرنِ حدیث کے مشہور امام ہیں ان کے دور میں بھی حجازِ اطلب کی حاضری ہوتی تھی (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۹۶) امام عاصم ابو اٹھل جن کی وفات ۳۵۵ھ میں ہوئی ہے امام بخاری ان کے شاگرد ہیں ابو داؤد نے کہا ہے۔ ان کو ایک ہزار احادیث نوکسہ یا ان یا تمیں۔

امام شافعی کے استاد ابو یوسف بن الجراح نے امام صاحب سے کثیر احادیث نقل کی ہیں اس کے علاوہ اکثر اصحاب حدیث امام ابو حنیفہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں، چنانچہ امام ترمذی نے کتاب الاعتلال میں عبد الحمید رسانی سے امام صاحب کا یہ قول نقل کیا ماریت اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء ابن ابی رباح میں ہے ہر جھٹی سے بڑھ کر جھوٹ اور عطاء بن ابی رباح سے افضل کسی نہیں دیکھا اس سے امام ترمذی کا امام صاحب کا بالواسطہ شاگرد ہونا تو ثابت ہوتا ہے تاہم اس سے یہ بات بھی معذور ہوئی کہ امام صاحب کے اقوال جرح و تعدیل میں بھی آتے ہیں۔ امام سہابی نے بھی ”مسنن کبریٰ“ میں امام صاحب کی روایت نقل کی ہے اخیر نا عبسی بن حبحر قال اخبرنا عبسی بن یونس عن النعمان ابن ثابت امی حیفۃ عن عاصم امی رزین عن عبداللہ بن عباس لال لیس علی من اتی مہمة حدیث ابو عبد اللہ حمین السمانی السنن الکبریٰ، ابواب التخریرات، باب من وقع علی مہمة ۲۲۱/۳

شہور محدث ابو داؤد طیالسی نے بھی اپنی مسند میں امام عظیم سے روایت نقل کی ہے چنانچہ انہوں نے حدیث جبک الشیء یحییٰ ویقزم امام عظیم کے طریق سے صحابی رسول حضرت مہد اللہ بن النبی سے روایت کی ہے۔ (توازی جامع المسند ۲۳/۱)

امام دارقطنی کا مقصد کسی سے بھی نہیں نہیں تعصب کے باوجود انہوں نے امام عظیم کے طریق سے متعدد مقامات پر احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ ذکر و التلمیذ میں فرماتے ہیں حدیثنا بزاد من عبدالکریم حنفی حدیثنا ابو سعید الأشج حدیثنا یونس بن بکر عن امی حیفۃ قال لوانک اعطیت فی صدقة المظفر ہلہلج لأجزاء (مسند دارقطنی، کتاب

رمضان الفطر ۱۵۰/۲ - وقفہ الحدیث (۵۴)

نکے ملا وہ نام عبد الرزاق نے مصنف میں امام حاکم نے مستدرک میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں امام نسائی نے سنن میں، امام بیہقی نے معراج ثلاثہ میں، ابن ابی شیبہ نے مصنف میں امام عظیم سے متعدد روایات نقل کی ہیں۔ (تلمذ احمد طائفتہ اعدائی علوم الحدیث ص ۱۴)

ما فلا حدیثی نے متصل سند کے ساتھ امام حنفی بن خریط سے نقل کیا ہے کہتا ہے سمعت من ابی حنیفہ حدیثا کثیرا یعنی میں نے ابو حنیفہ سے بہت کثرت سے احادیث سنی ہیں (مناقب، دفعی صفحہ ۴۰)۔ عذر کردہ شیخ الاسلام عبد اللہ بن زید مقرر کی کہ بارے میں نئے میں منع من ابی حنیفہ تسعمانہ حدیثا کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے نو سو حدیثوں کا سماع کیا ہے۔ (کردہ ص ۲۳۱) ما فلا عبد الجبار نے عذر بن زید کے بارے میں نکاح روای حماد بن زید عن ابی حنیفہ حدیثا کثیرا یعنی عذر بن زید نے امام ابو حنیفہ سے بہت زیادہ حدیثیں روایات کی ہیں (الانتقاء صفحہ ۱۳) امام زبیری کہتے ہیں زوی عنہ عن المحدثین و الفقهاء عدا لا یحصول یعنی بے شمار فقہاء اور محدثین نے امام ابو حنیفہ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ (مناقب، زبیری صفحہ ۱۱) حافظ عبد اللہ بن زید بن یزید بن یزید کے حوالے سے نہایت اور کثرت الغیر بحل لکھتے ہیں کہ وہ امام زبیری کے ایک شاگرد ہیں ابو نعیم بن ابی نعیم اور ان کے شاگرد ہیں بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ امام صاحب نے ایک شاگرد ہیں مہدی بن زید مقرر کی کہ شاگرد ہیں امام احمد بن حنبل، امام بخاری، ایک شاگرد امام صاحب کے عذر اللہ ان مبارک ہیں ان کے شاگرد بھی بنی تھیں ہیں ان کے شاگرد بخاری، مسلم، ابوداؤد ہیں۔

امام صاحب کے شاگرد شاگرد تھیں ابو یوسف، ان میں ان کے شاگرد ابی حنیفہ امام محمد بن فضال ہیں ان کے شاگرد امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی ہیں۔

امام عظیم کے ایک شاگرد ہیں علی بن ابی نعیم ان کے شاگرد ابی نعیم اور ابی نعیم ہیں ابو نعیم کے شاگرد امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی ہیں۔

امام صاحب کے شاگرد حفص بن غیاث ہیں ان کے شاگرد اسحاق بن یزید ہیں ان کے

شما مرد بخاری، مسلم ابو الفدا ترجمہ کیا۔

امام صاحب نے ایک شاعر و رباعی بنی اجماع میں اسے شاعر و رباعی بنی اسد فی ہیں اس کے
شاعر و رباعی بنی۔

مام صاحب کے ایک شاگرد مصر میں کھڑا ہے ان کے شاگردو سفیان ثوری ہیں ان سے
شاگردو اسماعیل - تادوم بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ ہیں۔

امام صاحب کے ایک شہر و مقلدان بن عینہ ہیں ان کے شاگرد و شاغلی حمیدہ کی اور بخاری ہیں۔
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام صاحب مسلمان ستہ کے اندر کے استاد اور شیخ الشیوخ
ہیں۔ (شوق مسائل)

حدیث میں فقہی ترتیب پر سب سے پہلی تصنیف۔

علم حدیث میں ”کتاب ۱۸“ ہمارا ”امام ابو حنیفہ کی تصانیف“ ہے جو تمام کتب مشہورہ میں سب سے پہلے فتویٰ جواب پر مرتب کی گئی۔ یہ فضیلت نسبی اور مطلقہ ہے۔ یہی کتاب جو ماخذ ہمارا کہ امام مالک نے مؤطا مرتب دی، چنانچہ علامہ سیوطی لکھتے ہیں: **عن مصنف ابی حنیفۃ الدی النضر د یحیٰ انہ اول من دون علم الشریعۃ ورتہ ابو امامۃ تابعہ مالک بن انس فی ترتیب المؤطا ولم یسبق اما حنیفۃ احد ذی فی الصحیفۃ بمصنف ابی حنیفۃ ۱۲۹ھ**۔ ابو حنیفہ کی اس مؤلفہ منقبت و تصدیق یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے علم حدیث کو مدن اور فقہی جواب پر مرتب کیا۔ پھر امام مالک نے ”مؤطا“ میں ان کی اتباع کی لیکن امام ابو حنیفہ نے کوئی بیعت نہیں کی۔ ”کا“

صحیح مسند کے انجمن مبہم امام ابو حنیفہ کے تلامذہ ہیں:

[illegible]

"کتاب لا جائز" چالیس بڑا احادیث سے منتخب کی گئی ہے، چنانچہ صدر الامہؒ فرماتے ہیں: **والمصنف ابو حنیفہ الآثار من اربعین الف حدیث**۔ (مناقب علی قاری، ہذیل الجواہر ۴/۴۱۲)

کتاب الآثار کے علاوہ علم حدیث میں امام ابو حنیفہؒ کی اپنی کولی اور تصنیف نہیں ہے تاہم جیسے بڑے محدثین نے امام ابو حنیفہؒ کی روایات کو جمع کر کے "مسند امام ابی حنیفہ" کے نام سے کتابیں مرتب کی ہیں، جن میں حافظ ابن مندہ، حافظ ابن عساکر، ابو نعیم اصفہانی اور حافظ ابن ہدی جیسے علم حدیث کے ماہرین شامل ہیں۔ میں (۲۰) کے قریب یہ تمام سانیہ جامع مسند الامام الاعظم کے نام سے یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔

قبول روایت میں امام صاحب کا حزم و احتیاط:

روایت حدیث کے متعلق جس قدر احتیاط کی ضرورت ہے وہ علم حدیث سے قیاس رکھنے والوں پر ظاہر نہیں۔ حضرات محدثین اس سلسلہ میں انتہائی احتیاط سے اسلئے کام لیتے ہیں تاکہ کوئی غلط قول یا فعل حضور اکرم ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو۔ اور اس احتیاط میں امام اعظمؒ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، چنانچہ امام اعظمؒ کے تلمیذ رشید اور امام شافعیؒ کے شیخ حضرت وکیع بن الجراحؒ جو محدث العراق سے مشہور ہیں، امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں فرماتے ہیں **لفد وجد الورع عن ابی حنیفہ صالحہ بوجد عن غیوہ**۔ (مناقب صدر الانامہ ص ۱۹۷) یعنی امام ابو حنیفہؒ نے حدیث میں دو احتیاط کی ہے جو کسی اور سے نہیں ہوتی۔ امام اعظمؒ نے صحت حدیث کیلئے جو شرط مقرر کی ہیں اور نہایت سخت ہیں، امام حاتم و سلمؒ میں کا ضعیف ابو یوسفؒ کے توالہ سے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کرتے ہیں **من ابی حنیفہ انه قال لا یحل للرجل ان یروی الحدیث الا اذا سمعه من فہم المحدث فیحفظہ ثم یحدث بہ الحدیث للرجل حکم ۱۵**، یعنی کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ حدیث بیان کرنے پر تنقید حدیث سے بالمشاہدہ حدیث من لے اور بیان کرنے کے اوقات تک وہ حدیث اس کو یاد رہے۔ خطیب بغدادیؒ اپنی مسند کے ساتھ امام بخاریؒ سے نقل کرتے ہیں **امہ مثل عن الرجل یحدث الحدیث یحفظہ لا یحفظہ فقال ابو زکریا**

کہاں ابو حنیفہ بقول لا یحدث إلا بما عرف و یحفظ (عدالمشید النعمانی
مناقص الیہ الحاجۃ ۱۰۱) یعنی یحییٰ بن یحییٰ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص کہے ہوئی حدیث
پائے لیکن وہ من کو یاد نہ آتا تو انہوں نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کہاتے تھے کہ جب تک حدیث حفظ نہ
ہو اس وقت تک حدیث بیان نہیں کی جا سکتی۔

جلال قرظی نے بھی "المحرر المصنوع" میں امام اقصیٰ نے شروط روایت کے ساتھ میں
یہی شرط لکھی ہے (القرظی: الجواب المفید ۳۹۰) بعد امام شعرانی شافعی نے اس سے رد و سخت اور
مستحکم ثراؤ لکھی ہے، وہ فرماتے ہیں وقد کان الامام ابو حنیفہ یشتغل طوی المحدث
المنفقون عن رسول اللہ ﷺ قبل العمل بہ ان یرویہ عن ذالک الصحابی جمع
انقیاء عن مطلقہ و حکماء الشعرانی، المعمران الکبریٰ (۵۳۱) کہ امام ابو حنیفہ اس
بہت بڑے عقول حدیث پر عمل کرتے۔۔۔ یہ شرط لگاتے تھے کہ اس حدیث کو اس صحابی میں
روای اول سے پرہیز کرنا ہے کی ایک پوری تمامت کے ان مجھے پرہیز کاروں سے اس حدیث کو نقل
نہاں کہ امرای طریقیہ سے حدیث قریب پانچ سو روایتیں تھیں یہ روایت کے بارے میں امام ابو حنیفہ
بہت سب نقل کر کے فرماتے تھے۔۔۔ ہذا صنف شدید وقد استقر العمل علی اخلاق و فعل
الروایۃ فی الصحیحین من یوصف بالتحفظ لا یدعون التصرف السیوطی، اندریس
الروایۃ ۹۳۱) یا یہ سخت نہ سب سے عمل کے خلاف ہے کیونکہ صحیح بخاری و مسلم نے انہوں کی
نہی کی تھی کہ وہ بھی نہ کہہ سکتے تھے کہ اس حدیث متفقہ نہ ہوگی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ کی شرائط امام بخاری اور
امام مسلم کی شرائط سے بھی زیادہ سخت اور لازمی ہیں۔ احادیث کے رد و قبول اور سخت نیطیہ و نرمی سے
محمد شمس نے مقدمات میں امام اقصیٰ نے بہت وہ چھپا دیا تھا، ان وہی طاقی یہ روایت امام ابو حنیفہ
کی روایات و روایت صحاح سنیہ پر جو حدیث روایت کی ہے اس میں نہیں چلے گئے، امام بخاری اور امام ابو حنیفہ
نے انہی مشہور حدیث میں بن و احمد امام ابو حنیفہ کی روایات کے متعلق فرماتے ہیں ابو حنیفہ
ادجاء بالمحدث جاء به مثل الدور و سرقران حنفیہ ۱۳۳) یعنی امام

ابوحنیفہ سب بھی حدیث چنیں کرتے ہیں تو وہ مولیٰ کی طرح آج پر رسول ہے
 امام ابوحنیفہ کی توثیق اور صاحب تاریخ بغداد اور پرورد:

قال : الذکور فاسم فی الرد علی صاحب هذا التاریخ : ان ذم ابی حنیفة
 اولی بان یشکون باطلاً واولی بان یشکون مذبذباً فی کتب القوم . بل ان حلیمة
 تلویح بغداد لتطعن صراحة بان ترجمة ابی حنیفة مذبذبة فی تاریخ بغداد .
 کما حدث ہذا الک الشیخ الکوثری فی تالیف العیون فی تاریخ
 بغداد نے جو کچھ کہا ہے امام ابوحنیفہ کے ذم اور قدح میں وہ سب کے سب بطل منکر باتیں ہیں
 بلکہ تاریخ بغداد کا مقدمہ خود اس پر تصریح کرتی ہے کہ امام ابوحنیفہ کا ترجمہ اس سے بڑھ کر تاریخ
 بغداد میں دوسری میں (یعنی غیر معروف طریقے سے جمع کیا گیا ہے)۔

باب چہارم

امام اعظم پر جرح و اعتراضات اور ان کے جوابات

یہ باب بھی دراصل امام ابوحنیفہ کی محدثانہ حیثیت پر پیش کردہ مختلف مغزبات
نے و قوائے ذراے بکلی جو فقہی غلطیوں 13-17 ابریل 1996ء اور سنی دوس
فقہی غلطیوں 13-17 اکتوبر 1998ء ذیلیں کے تحت اتنی ترمیم میں جدید
اسانے کے ساتھ حیثیت باب چہارم متعلق نوکات کے ساتھ شامل کیا گیا ہے
(بارہ)

نوٹ - اس باب کے کٹر مستند بات امام ابوحنیفہ پر کہیں کچھ عربی مراجع و مآخذ کے ہیں
نہیں موجود ہے۔ تاہم وہ متفق خود امام جہانگیر نے کر لئے ہیں مابعد مابعد عربی مراجع کے ساتھ مل کر
کر لی گئی ہے۔ (از مرتب)

امام ابو حنیفہ پر چار محدثین کی جرح معتبر نہیں؟

جیسا کہ برہرہ میں ہے، آیت امام کے حق میں کچھ نہ چھوڑتے محدثانہ اعتراضات اور جرح کی نقل مل جاتی ہے، امام ابو حنیفہ کی محدثانہ حیثیت پر بھی بعض معضلات سے جرح متحمل ہے۔

پہلا اعتراض:

چنانچہ امام نسائی نے در کتاب بالضعفاء میں دو بار لطفی نے اپنی سنن میں، اور ابن ہدی وغیرہ نے امام اعظم پر جرح کی ہے اور حدیث میں انکی ضعیف قرار دیا ہے (اللہ ہی۔ معذرت الازدعال ۵۲/۳ رقم القدر ۹۹۲) لیکن ایسا عند جن کی اہست اور حالات قدر پر مہرور علی علم متفق ہوں۔ انکے بارے میں بعض معضلات کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، ان کی حکمت اور حالات اپنی جہہ برقرار رہتی ہے اور ان کی شہادت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اور نہ کسی بڑے سے بڑے محدث کی بھی عدالت اور ثقاہت ثابت نہ ہو سکے گی کیونکہ تمام بڑے سے بڑے ائمہ حدیث پر کسی نہ کسی کی جرح ضرور موجود ہے۔ امام شافعی پر بھی ابن مہدی نے امام بخاری پر امام ذہبی نے، امام ابن ابی شیبہ نے، امام احمد نے، امام حنفی پر امام کریمینی نے اور امام مالک نے پر ابن ابی ذئب نے جرح کی ہے۔ ابن حزم نے ترمذی اور امام ابن ماجہ کو مجہول کہا ہے۔ خود امام نسائی پر شیعہ ہونے کا الزام عائد کیا گیا (العلی علی القواعد ۹۶، امام ابو حنیفہ اور طبع حدیث ۱۰۰) اب آئیں تمام اقوال کا اعتبار کیا جائے تو ان میں کوئی بھی شہ قرار نہیں جاسکتا۔

چنانچہ مشہور شافعی عالم تاج الدین تہجدی اس سلسلہ میں ایک ضابطہ بیان فرماتے ہیں:
 ہیں الصواب عندنا ان من ثبتت امانته وعدالته وکثر مباحثه ووزنه وندر جوارحه کانت هناك قرينة دالة على سبب جرحه من تعصب مذهبي او غيرہ فانما لا تلحق بالمرحوم الى الجرح فيه و نعمل فيه بالعدالة والافلو فتحت هذا الباب او اخلصنا لتقديم الجرح على اطلاقه لما سلم لنا احد من الاتمة اذ ما من ائمة الا ولد طعن فيه طاعنون و هلک فيه هالکون (الطبقات النبی کی لمسلک ۱۸۸/۱) لیکن ہمارے ہاں حق بات یہ ہے کہ جس شخص کی امامت و عدالت ثابت ہو۔ اور اس کی حدیث اور جرح

حسبہ قال لی من ابن ابیہ قلب من عند سفیان یقول جنت من عند وجہ
لو کان عسکرة و الاسود حبیب لا صاحب الیہ و اد ابنت سفیان قال من ابن حنفیہ
قلب جنت من عند ابیہ حبیبہ قال جنت من عند اللہ اهل الارض یحییٰ محمد بن یونس
سہمائی فرماتے ہیں کہ میں ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے پاس آیا پایا کرتا تھا۔ جب ابوحنیفہ کی
قدامت میں وہ ضرور توجہ اور وقت فرماتے کہاں سے کہے ہو میں کہا کرتا سفیان کے پاس۔ وہ
آپ فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آتے ہو کہ تم مقدمہ اور سو بھی موجود ہوتے تو وہ ان
سے متوجہ ہوتے۔ اور جب سفیان کے پاس جاتا تو وہ بچہ سمجھتے کہاں سے آ رہے ہو میں کہتا ابو
حنیفہ کے پاس سے۔ فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آ رہے ہو کہ وہ بچہ سمجھتے ہیں ان جیسے کوئی
نہیں سمجھتا۔ (کروری جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ بحوالہ بیہقی رحمہ اللہ ج ۴/۲۲۱)

امام ابوحنیفہ عظیم شریعہ و فاضل کے دریا کے ناپید کنہ اور امام بے بدل تھے۔
حاصل علم یہ ہے کہ امام عظیم سے روایت کرنے والوں کی قوتیں کرنے والے جہود و محنتیں
و رفیع رجالات کے اندر ہیں۔ بلکہ جرح کرنے والے قہار اور رتبہ دونوں اعتبار سے کہیں۔ جن
حضرات نے جو کچھ یہ حقیقت اس پر پہنچا ہے سے متاثر ہوئے جو امام سے جب کے بلند
اقامہ پر سے حاضرین سے یہ تھا۔ چنانچہ اذان محمد علی شافعی کتبچہ میں احقر ان مترجم میں
ذلک ان صاحبہ ثم یکن بہ عبرة ثمہ بغیر الفقہ حاشا للہ کان فی العلوم
للمرعبۃ من التفسیر و الحدیث و الآلة من العلوم الادب و المقایس الحکمة
سحر لا سحاری و اعمالا یمزوی و قول بعض ائمہ انہ فیہ خلاف ذلک مستنود
الحکم و حجه الترفع علی الافراد و رتبہم بالزور و البہتان و الخیرات
الحسان (۲۵) اس تفصیل سے یہ تو یہ سمجھ جائے کہ امام ابوحنیفہ ثورقہ کے علاوہ ہر علم
میں وسیع مہارت پر فائز تھے۔ ان کے اس امام و سفینہ فقیر و حدیث و ادب و لغت و فرائض
علوم شریعہ و ادب و فہم میں ریائے ناپید کنہ و ہر امام بے بدل تھے۔ ان سے ہر شخص اس
کے علم و فہم کے جو کچھ بھی کہتا ہے اس سے اعلیٰ و اعلیٰ نہ پہنچت اور محدث و بہتان کے ساتھ کچھ نہیں۔

خلاصہ : حصہ ۱۴۲ قرآن اہم اور مفید پرکھ کے حوالے سے جامعہ بنی میں یا بعد از انوار الحق
تبرکات نے لکھا ہے۔ (پیش حدیث الماس و خلیفہ ص ۸۷)

حقیقت یہ ہے کہ امام اعظمؒ کے لئے جب وہ انہیں مقام کی وجہ سے حاسدین نے آپ کے
 مذہب پر سخت دینے لگا، یہاں تک کہ امام بخاریؒ کے شیخ تعمیر بنی حاکالہ و معتزہ کے ساتھ
 آپؒ کی یہ تمنا کہ آپ کے عمار بن ابوہریرہؓ کو اپنے نقل آ رہا تھا کہ ان کو کچھ شہم بن حمار
 سے تصدیق دیتے ہیں، بروایہ حکاکات کی حسب اسی حبیہ کھینچا کہ وہ (مہذب
 ۱۳۹۳) تاریخ اندین علی، جازر، بیہی شافعی، و حمار ان کے اسیر باغی کے امام ابوحنیفہؒ
 کے مدینہ و قمر کے مدعوئے شہر تھے۔

حدوا انفسى: اذله بالوا سعه

(۷۵۴ - ۲۰۱۳ء)

انوجہ ان دنوں دشمن اور جہنم کے راستے کی مہم سے لوگوں نے شک و شبہ نہ کیا چنانچہ وہ لوگ ایک دھن اور مقاصد میں گئے۔ امام اعظم رحمہ اللہ میں چونکہ بے شمار تھے سینے انہوں نے امام صاحب کے خلاف طعن و خرابہ کیا۔ شیعہ مشرک و کفر کی تہمتیں اور ان بدعتوں سے روایت اہل حدیثی متاثر کرنے جو ان صاحب کے ذاتی جوہر و اہل علم سے تھے۔ ان اہل علم کے ذہنی اعتبارات کو تقویت مل کر کامیاب ہوئی، انہوں نے بعد میں امام صاحب کی حجت غمت سے روزیہ بھی لے لیا ہے۔ یہ سب ان کی چند مثالیں دی جاتی ہیں۔

(الفصل الثامن عشر)

الامم وزاعی کا الحرف

امام اوزاعی نے عید الفطر میں مبارک سے ایک مرتبہ دو روختہ لیا کہ اوزاعی میں ابو حنیفہ نام کا یہ
 ہڈی کا تھا ہے۔ عید الفطر میں مبارک نے اس وقت جواب نہیں دیا اور آ کر امام ابو حنیفہ نے اسے سنبھال
 لیا۔ دو روختہ بھی اس کا ایک چھوٹا سا مجروح تھا۔ ان میں تیار کیا اور شرم میں خفا ہو کر حبیہ کے
 بجائے خول العمامہ پہن ٹانگے لکھ کر اور اسے امام اوزاعی کے پاس سے گئے۔ امام اوزاعی نے

مطالعہ کیا تو بہت متاثر ہوئے دریافت کیا انہماں کون ہے؟ عبداللہ بن مبارک نے کہا یہ وہی ابو حنیفہ ہے جن کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ بعد میں امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہ کی ملاقات ہوئی، فقہی مسئلہ کی زیر بحث آئے۔ مجس کے اہتمام پر امام اوزاعی سے امام ابو حنیفہ کے تعلق پوچھا گیا تو فرمایا: **لَمْ يَغْطِ الْمَرْجُلُ لِكثْرَةِ عِلْمِهِ وَفُورِ عَقْلِهِ اسْتَعْرَفَهُ لِقْد كُنْتُ فِي عِلْمِهِ** ظاہر فائدہ بخلاف ما بلعنی عہ (اقتراہ محمدان: ۳۰) اس آدمی کے اثرات علم و زور عقل پر مجھے رشک آیا، اللہ مجھے صوف کرے۔ میں قریشی محمدی میں تھا ان کے متعلق یہ باتیں مجھے پتھیں یہ یہ تو ان باتوں کے بالکل برعکس ہیں۔

آپ **رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** کے سردار ہیں

سمرق مشہور محدث حضرت خیان ثوری بعض لوگوں کے اس خیال سے متاثر ہوئے تھے کہ امام ابو حنیفہ قوی کولہوں پر مقدم رکھتے ہیں نہ پچا، نہ ان کو ایمان نہ ایمان ثوری، نہ امام ابو حنیفہ صادق، امام ابو حنیفہ کے پاس تھے اور مسائل پر حوالہ دیتے ہوئے، یہ خطرات اسے مناسب سے اس سے متاثر ہوئے کہ جب نے آخر میں آپ کے ہاتھ پوتے اور کہتے: **سَدَّ الْعِلْمُ فَاهَبَ عَاثِمًا** مضی ہما منی وقبعت لیکن سفیر علمہ رفیعان انکبویہ للشعرانی ص ۱۵ ج ۱، بحوالہ امام ابو حنیفہ اور وعدہ حدیث ۱۰۹ (۱) غلطی کی اجازت آپ کے بارے میں ہم سے جو غلطی ہوئی ہے، ہم اس کی معافی چاہتے ہیں، آپ تو علماء کے سردار ہیں۔ سفیان ثوری بعد میں امام صاحب کے شاگرد بنے، ان کا یہ قوی امام صاحب کے تعلق پہلے زور دے، اسی طرح حافظ ابن عربی و بغداد میں یہ قوی کی بنیاد پر امام ابو حنیفہ کے خلاف تھے بعد میں امام ابو حنیفہ کے شاگرد بنے اب امام صاحب کی جہالت قدر کا اندازہ ہوا اور انہوں نے امام ابو حنیفہ کی ملامت نہ ہونے کی حدیث کے ساتھ سے ایک کتاب میں جمع کیا۔

وَلَمْ يَبْضِ الصَّحْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ نَسَامًا فِي الْفَقْهِ حَتَّى ابْقَوْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ بِمَاهِلِهِ، وَبَنِي وَلِخَصِهِ أَصْحَابُهُ (۲۴۰) ترجمہ: لوگ فقہ کے بارے میں غصہ کی نیند سوئے ہوئے

تھے۔ یہاں تک نامہ اومیر کے ان کو قرآنِ امدیث سے استنبوا نے بیان آفہ میں نے فرمایا
سے ان کو دکھایا۔

وفال سو دافقہ: جو امامت حبیۃ کسان امامت تذکرہ الحفظ
 ۱۰۱۱۔ اقریب امامت و فائزات میں ہے جو وقتہ میں امامت۔

قال الامام محمد بن الحسن ومن كان عالماً بالكتاب والمسنّة وقول
 أصحاب رسول الله ﷺ ومعه ان يجتهد رأيه في ما انتهى به من اعلام
 الصوفيين ٢٥ قال العلامة ظهير احمد عسّي تحت هذا القول فلما
 دعيت المحدثون وكسرتهم نفقه لاراد بالكونه وفقه الكس = واعرفوا
 يكونوا مجتهدين ما من انما تضمنت فيه التزموا كونهم حرافطاً للاحدثين متقياً
 منسأً فيها بمقدمه الاعلان صفحه ٤٤

قریب نام لکھ کر ان نسخوں کو، جسے جیسے کہ چھپنے کے وقت اور قوالہ میں پورا عالم ہوتا ہو، کو
بہتارہ میں دیکھنا، کہ کون کون سے مدارس تک و حد مشرقی سے کسے دوسریں میں لکھائے ہیں، کہ جب
تہذیبیں آباد ہو، مگر کون کون سے یقین ہو گئے۔ ایک اس کو فقہانوں میں سب سے بڑا لقب تسلیم کیا۔ اور وہ
اس بات کی تحقیق تک پہنچ گئے کہ امام ابوحنیفہ کی تعلیمیں میں سے ایک ایک تہذیب ہے۔ قرآنوں
کے امام لکھنا، یہ کا حاکمیت کا حلقہ ہوا، ظہور اور اس میدان میں، عقد سے متکا، کی تہذیب
ہو، جسی و مہترام، نابوکا۔ اور قریب، زمرہ سب ۱

[illegible]

قول ابن معین: "وكان قد سمع من ابي حنيفة حديثا كثيرا" علی ان ابا حنیفہ لم یکن قلیل الحدیث

حاشیہ: سند امام اعظم میں ہے (کہ ابن معین کا یہ قول) (وكان قد سمع من ابي حنيفة حديثا كثيرا) اس پر دلالت کرتا ہے کہ امام موصوف قلیل الحدیث نہیں تھے۔

قال: ابن عیینہ اول من صیر فی محدثا ابو حنیفہ (حد ۱۰۳) قال العلامة ظفر احمد عثمانی تحت قول ابن عیینہ هذا وفيه دليل عظيم على جلالة ابي حنيفة في علم الحديث واعتماد الناس على قوله: في تعديل الرجال فلم یکن محدثا فقط بل كان ممن يجعل الرجال محدثين (مقدمة اعلام السنن / ص ۷۱)

ترجمہ: علامہ ظفر احمد عثمانی ابن عیینہ کے اس قول کے ذیل میں فرماتے کہ ابن عیینہ کا یہ قول علم حدیث میں امام ابو حنیفہ کی حیثیت قدر اور تعدیل الرجال کے بارے میں لوگوں کا امام صاحب کے قول پر اعتماد کرنے کے بارے میں بہت بڑی دلیل ہے۔ امام صاحب نہ صرف یہ کہ علم حدیث کا تاج زیب تن کیے ہوئے تھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی یہ تاج پہنانے والے تھے۔ (ترجمہ از مرتب)

(۱) قال الامام ظفر احمد عثمانی قوله: قلت فاذا الحصان من اجوبة الامام ما يوافق الاحاديث والاشار صراحة بدون احتياجه الى الاستنباط الدقيق لتلخص لنا ما يزيد على الوف كثيرة فهذه المسائل كلها في الحقيقة احاديث رسول الله ورواها الامام بطريق الافناء لا بطريق التحدیث (مقدمة صفحہ ۲۰)

ترجمہ: علامہ امام ظفر احمد عثمانی فرماتے ہیں اس کے قول قلت ان یعنی امام صاحب کے ان جوابات پر نظر ڈالتے ہیں جو احادیث اور اشار صحابہ کے ساتھ صراحتاً مواقت رکھتے ہیں اس کی تعبیر کہ امام صاحب کے ہر ایک جملے کے ساتھ استنباط کو محتاج ہو۔ تو ہمیں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام صاحب کے وہ ہزاروں سے زائد مسائل و تحقیقات احادیث نبوی ﷺ میں جن کو امام صاحب نے حدیث کے طرز سے بہت گراں قدر و اہم قرار دیا ہے۔ (ترجمہ از مرتب)

(۳) ونقل بعض العلماء عن قتادة بن حجر قال سفيان الثوري كتابي يدي

ابو حنیفہؒ کا المعصافیر بین یدی البازی، وان اباحنیفہ، سید العلماء، وعن تاریخ ابن خلکان و غیرہ من قول یحییٰ بن معین "القرءاءة عندی قرءاءة حمزة والفقہ فقہ ابی حنیفہ وعلیٰ هذا ادركت الناس (تسبیح النظام / مقدمة مسند الامام ص ۹۱۸) ترجمہ: بعض علماء نے قضا کا ابن حجر کے حوالے سے حضرت شیخان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہماری حیثیت امام ابو حنیفہؒ کے سامنے ایسی ہوتی جیسے شاہین کے سامنے چڑیا کی ہوتی ہے۔ اور بیشک امام ابو حنیفہؒ علماء کے سردار ہیں اور تاریخ ابن خلکان کے حوالے سے یحییٰ ابن معین کا قول نقل کیا ہے کہ قرءاءہ میرے نزدیک حمزہ کی قرءاءہ ہے اور فقہ صرف ابو حنیفہؒ کا۔ اور اسی پر میں نے لوگوں کو پایا۔

حو اھر المصنہ میں ہے: قال محمد بن شعاع: قال ابن حبان: کان ابو حنیفہ لا یفرع الیہ فی امر الدین والدنیا الا وحده عندہ فی ذالک المر حسنہ (۱۱۰-۱۸۳) قال العلامة عثمانی وفیہ دلیل علی کثرة جمعه للحديث (مقدمہ / ص ۳۸) حو اھر المصنہ میں محمد بن شعاع کے حوالے سے ابن حبان کا قول نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے سامنے پر کسی بھی دینی یا دنیوی امر میں رجوع کیا جاتا تو اس مسئلے کے بارے میں اس کے پاس ضرور کوئی حسن اثر موجود ہوتا علامہ عثمانی اس قول کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ یہ امام صاحب کے کثرتِ احادیث کے باعث ہونے پر اہلالت کرتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے شان پر بعض اعتراضات سے جوابات:

الجواب عن بعض المطاع فی ابی حنیفہ ان قال بعضهم ان ابی حنیفہ کان من اصحاب الراى كما قاله الذهبي فی الميزان

بعض نے ابو حنیفہؒ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ موصوف اصحاب الراى میں سے تھا جیسا کہ امام ذہبیؒ نے (المیزان) میں رقمطراز ہیں کہ ابو حنیفہؒ قائل الراى نے امام تھے۔ ان السعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ الکوفی (امام اهل الراى الخ) قلت: ان اردو بالراى العقل الصائب و الفهم الناقب فهو متقية شريعة جراب اگر اسے سے مراد عقل صحیح اور

فہم سمیعاً جائے قویہ و شہید کے حق میں بیعت اچھا اثر ہے۔ سنیے۔ یہ امام و رسول کیلئے بہترین
 نصیحت اور سبقت ہے۔ فان من لا عقل له لا علم له و من بسم امر المفلون لا المانعقول
 اس لئے جس کی عقل نہ ہو اس کو علم بھی نہیں ہوگا و من قول معقول کے بغیر نہ کہیں، نہ کہے و ان
 از ادبہ القیاس الہدی ہو احد الصحیح الاربعۃ فلہم ہذا ہذا ان فاروقہ کسرت
 فی الاسلام ولا حصر صبیۃ لاسی حبۃ الامام فی القیاس بتمطوطہ المعبر عند
 الاعلام، بل جمیع العلماء یقربون فی مضائق الاحوال اذا نہ بعدوا فی
 المسائل کتاب و لایۃ و لا حجاج ولا فتیۃ انصحابہ کما صرح بہ
 الشرح فی النیران لا سیما اذا کان المراد محسوساً و جوہری ای فقہ الامۃ و امر ما
 فیروز و اعشہب عملاً (مقدمۃ اعلام السنن ص ۲۴) و افہم نکلأ و اصلحہم
 قصوداً و اکملہم فطرۃ و اتمہم ادباً کا، و اعلام دہنا الذین شاعروا بالمیزان
 و عرفوا المیزان و فہموا مقاصد الرسول قال الاعلام طغر قیل و امر جعہ اکبر
 الاخذلین بہذا للروع فان اقوان النصائح و فتاویہم حجتہ عندہ بنو کب۔ لہ القیاس
 ۱۱ مقدمہ ۱۵۵۱ ترجمہ اور ترجمہ الفہم کا ترجمہ اس سے دو قیاس ہے جو اصل اور بعد میں سے
 ایک دلیل ہو یہ کوئی نئے پھول نہیں تو اسلام میں نکلائے گئے ہوئے اور ان کی اور جو عقیدہ ملا، کے
 مقرر کردہ اللہ کے ساتھ ملتا رہے۔ بلکہ قرآن و عبادت کو جب یہی حالت میں ہی مسئلہ میں
 کتاب و سنت، اجماع و عبادت یا عبادت یہ میں کوئی نص نہ ملے تو قیاس کی، اور اختیار کرتے ہیں۔ جیسا
 کہ امیر مومنین میں امام شہرانی کے اس پر تصریح کی ہے خصوصاً جبہ رائے محمود بن۔ اور اس کی رائے
 جو جو سب سے بڑا فقہ ہے۔ اس سب سے زیادہ قیاس ہو اور سب سے زیادہ کمر چھو رکھنے والے،
 سب سے مختلف۔ اس سب سے زیادہ مجتہدین کرام و اس سب سے زیادہ۔ علی الفطرت۔ سب
 سے اکمل نبی والا اور سب سے اعلیٰ ذہن والا ہے یہ دو دیکھتے ہیں ان کے قرآن و سنت، و کلام۔
 اس سے مشاکو مجاہد رسول اللہ ﷺ سے متراصد ہو جائے۔ ماسر فخر احمد مدنی نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ
 اس میں سے سب سے زیادہ متلا و فخر ہے اس لئے تھے۔ یہ کہ ان کے نزدیک قواعد صحیحہ پر مبنی

یہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں پر قیام و اقامت کرتے ہیں اور یہ انہیں کی موجودگی میں قیام کی کوئی حاجت ہے۔" (یعنی ایسے ہیں کہ امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم صرف شیعہ و ائمہ اہل سنت کے وقت قیام کرتے ہیں جبکہ میں مسئلہ میں جب سے پہلے کتاب و سنت و صحابہ کے فیصلے یا حکم کرتے ہیں۔ بحجۃ صاحب ہمیں کوئی بھی دلیل نہیں ملتی کہ مسلمانوں میں سے کوئی انہیں پر اہل بیت پر اہل بیت پر قیام کرتے ہیں۔

وروی البیہقی عن ترمذی عن معمر بن عمر قال سمعت امام حنفیہ یقول عجباً لقام یقولون امی اھی ناثرانی ما اھی الا لاثر۔ قصی البیہقی ص ۳۸۵ للامام سوطی: ترجمہ ما را سیر می نے تاریخ بخاری میں غریبین مرکابین قول نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تعجب ہے کہ لوگوں کی کہوت پر کہہ دیتے ہیں کہ میں نے اسے کہ غیور پر فتویٰ دے ہوں۔ میرے تو صرف جوابی کے اثر پر فتویٰ دیتا ہوں۔

وفی مناقب الفارسی عن ابی یوسف نہ کان اذا وردت حدث قال الامام: وہل عندکم ثمران کسان عندہ او عندنا اثر احدیہ وان احفظ الانوار اخذ ما لا کثیر والا عند بالفاس اور ص ۳۷۲: مناقب الفارسی میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی جاہل و احمق پیش ہوتا تو امام ابو حنیفہ فرماتے تھے کہ یہ تیار ہے یا اس کوئی اثر موجود ہے پس اگر اس کے پاس یا ہمارے پاس کوئی اثر (قوس سماعتی) ہو تو اس پر عمل کرتے تھے اور اگر نہ ہو تو اسے باہر جاتا تو کوئی قوموں پر بتاتے اور نہ بصورت دیگر قیام پر عمل فرماتے۔

وقال شیخ محسن المدینی فی المصنوعات المکتبۃ لکتاب الفتن کتب الدلۃ المذہب فلم احد قولاً من اقوالہ او اقوال اتباعہ لا وجہ مستند لی اتباعہ وحدث او ثمرالی معہ ذلک وحدثت صعب کثرت طرقہ او ثمرالی فیاس صحیح علی اصل صحیح (ص ۵۴) وقال نصر بن نعرونی نہ اثر حلل المزمع للثانی من امی حنیفہ (مکمل فی حواضر المصنف) امام کی اندین رہنا فرماتے ہیں۔ جب میں نے کتاب اذنیہ ازب کی تالیف کی تو میں نے امام صاحب یا میں کے آثار کو نہ دیکھا

کے اقوال میں سے ایک نئی قول ایسا نہیں پایا جہاں کسی آیت، حدیث، اثر صحابی یا اس کے مفہوم یا کسی حدیث ضعیف جیسے طرق زیادہ ہوں یا کسی ایسے صحیح قیاس کی طرف استناد نہ کیا گیا ہو۔ جس کی بنیاد کسی اصل صحیح پر ہو۔ اور نظیر بن المروزی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو بھی امام ابو حنیفہ سے زیادہ آثار صحابہ کو لازم پکڑتے نہیں دیکھا۔

وقال الحواریون: فی جامع المسانید: وما شنع الحطیب وغیرہ علی امی حنیفۃؒ انه لا یعمل بالحدیث واما یعمل بالروای وهذا قول من لا یعرف شیاً من العقید: ومن شنع والحنہ والصف اعترف ان ابنا حنیفۃ من اعلم الناس بالانخبار واتباع الاثر و مقدمۃ اعلاء السنن ص ۲۴) ترجمہ: امام خوارزمی نے جامع المسانید میں فرمایا ہے کہ حطیب وغیرہ نے امام ابو حنیفہ پر یہ لعن: تشنیع کی ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے اور رائے کو اختیار کرتے ہیں۔ امام خوارزمی کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کا قول ہو سکتا ہے کہ جن کو وقت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں پہنچ سکتی تھی آدمی جسکو فقہی ہوا لگی ہو اور انصاف سے کام لیتا ہو۔ تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گا کہ ابو حنیفہ لوگوں میں حدیث کے سب سے بڑے عالم ہیں اور آثار صحابہ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔

(ترجمہ از مرتب)

قلت حدیث کا الزام اور اس کا جواب:

سب سے پہلا اور بڑا الزام یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو احادیث کا امتیاز یا وہ علم نہ تھا اور نہ ہی ان کو احادیث یاد تھیں۔ شاید ان حضرات کا مسئلہ علامہ ابن خلدون کا یہ قول ہے بغفال بسلطت و وابستہ الی سعة عشرة حینما کہا جاتا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ کی روایات کی تعداد صرف سترہ (۱۷) احادیث تک پہنچی ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون)

اس قول کے متجرب ہونے کی جہن جہاں کافی ہے کہ ابن خلدون نے بغفال کے صیغہ سے اس کا ذکر کیا ہے جو کہ خود وہی کے متروک ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خود علامہ ابن خلدون جو ہر شے میں مہارت نہیں رکھتے تھے جیسا کہ علامہ سخاوی نے العنصر، الملامع فی اعیان قرون

حقیقت نہیں اس میں زیادہ امام ابو حنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو حنفیہ سہروردی
 اربعہ آلاف حدیث العین لحسان والعین لسانہ المشبہة (من کتاب ذکر ۴۶۱۱) اور
 ابو حنیفہ چار ہزار حدیث روایت کرتے تھے جن میں دو ہزار سنان اور دو ہزار یحییٰ اور دوسرے مشائخ
 کی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ سے مراد انی اصل۔ ایاہ کی تعداد بھی چار ہزار سے بھی دو پر ہے
 چنانچہ امام احمد ربیعانی فرماتے ہیں ان حنفیہ: الاحادیث المستندة عن النبی ﷺ یصح
 الصحیحۃ بلا تکرار اربعہ آلاف و اربع مائۃ حدیث (ترجمہ ۱۱، ذکر ۶۳) نبی کریم ﷺ
 سے روایت کی صحیح ۱۰۰ حدیث کی تعداد بھی تکرار سے زیادہ چار سو ہے۔

شیخ الاسلام ابن عساکر نے فرماتے ہیں: ودری حماد بن عیسیٰ ابنی حنفیہ
احادیث کثیرہ حماد بن زید نے امام ابو حنیفہ سے سنت کی وہ بیس روایت کی ہیں کئی کا انتظامی
دولت کرتے کہ امام صاحب نے ہاں کالی: بعدیت کا: خیر تھا۔

بلکہ باغی تارکی نے محمد بن داؤد سے نقل کیا ہے کہ الامام زکریاؑ فی تصدیقہ منہما
 وسمی علی حدیث (من تہ علی القادی بدلی وحوایہ ۳۷۳) یعنی امام صاحب کی تصانیف
 میں سترہ احادیث ملتی ہیں۔ نظام الامام صاحب کی تصانیف میں اتنی احادیث نظر نہیں آتی لیکن
 اگر حقیقت میں کا طریقہ کار ذہن میں ہو تو اس بات کی حد وقتہ واضح ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حقیقت میں
 بعض اوقات حدیث کو احتیاط کے پیش نظر حضور اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنے کی بجائے خود اپنا
 قول قرار دے کر فتنی مسئلہ کے طور پر بیان کرتے ہیں اگر اس اعتبار سے دیکھا جائے تو امام ابو حنیفہ
 کی مرویات کا سترہ یا اسیک پہنچے جتنا کوئی مستخرج نہیں۔ امام محمد نے اپنے بیار مسائل امام ابو حنیفہ سے
 نقل کئے ہیں جو برابر اس حدیث سے مقول ہیں۔ اور امام صاحب یہ روایات حدیث کے بجائے
 چونکہ احتیاط احکام میں رکھ گئے تھے اسلئے ان کی بہت سی روایات حدیث کی حیثیت میں باقی نہ رہ
 سکیں بلکہ فقہی مسائل کے طور پر باقی رہیں۔ چنانچہ شافعی عالم عاتق محمد یوسف صالح فرماتے ہیں
 واما قلت الروایۃ عہ وان کما منہ العطف لا شذالہ بالانسانط وکذلک لہ
 یسرہ صائکک وانشافعی الا القلیل بالنسبۃ الی ہذا سعۃ وکان ابو حنیفہ من

زیست کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام تقویٰ و زہد اور اختیار آخرت میں اس درجہ پر تھے کہ کوئی ان کو نہیں پہنچ سکا (شامی، غیرت، محسنان)۔

نام بخاری میں درج ہے: ۱۱۴۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب عمر میں امام بخاری سے ۱۱۴ سال بڑے ہوں۔ امام ۱۱۵ اور محمد بن ۱۱۶۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب عمر میں ان سے ۱۱۶ سال بڑے ہیں۔ امام ۱۱۷۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب ان سے ۱۱۷ سال بڑے ہوں۔ امام ۱۱۸۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب ان سے ۱۱۸ سال بڑے ہوں۔ امام ۱۱۹۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب ان سے ۱۱۹ سال بڑے ہوں۔ امام ۱۲۰۔ میں پیدا ہوں تو امام صاحب ان سے ۱۲۰ سال بڑے ہوں۔

ہوئے

الغرض حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ تمام ائمہ مجتہدین اور علمائے شیعہ صاحب ستہ میں سب سے بڑے ہیں اور زمانہ نبوت سے سب سے زیادہ قریب ہیں کئی کئی سو برس پہلے سے بھی حدیث کا سامنا کیا ہے۔ اور صحابہ کلمہ بدولت اس لئے ان کو احادیث کی پیمائش میں یا تو دین برجہ و تعدیل کی ضرورت نہ ہوئی وہ تو انہیں اسلام کو فروغ کرنے اور ساری فتنے کے اجتہاد میں لگ گئے۔ آخر ان کا یہ شخص فقہ اسلامی اور اس کا پھیلنا جو انہوں نے اصول مقرر کر کے وہ ان کیا ہے۔ کیا یہ شام نہیں ہے کہ ان کو قرآن و حدیث پر کتنا عبور تھا۔ یہ فقہ حنفی ان کے کھٹے ہونے پر جو اسباب حال ہے جو لوگ ان پر طعن و تشنیع کو رہا رکھتے ہیں ذرا سوچیں ان کے مانتے اپنی استعداد پر نگاہ کر کے ان کے اس دھن و عظیم و جہالت پر کیوں ہے ال سے ان کا شکریہ ادا کریں، احسان اور ہمدانیان سے ملے کریں۔

(بشیر، ماہنامہ حیات)

چالیس ہزار احادیث سے کتاب الہیہ کا انتخاب:

ماہی کا، کئی نام محمد بن اسماعیل نے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ان الامام ذکری فی تصانیفہ بغیر سبعین الف حدیث و انتخب الاثار من اوہمین الف حدیث (من قبہ البخاری و بیہ الیوریم ۳۷۳ بحوالہ مقام اہل بیت ص ۱۱۳) کہ امام عظیم نے ستر ہزار سے زائد

روایات ذکر کی ہیں۔ اور پچیس ہزار احادیث میں سے کتاب وقایع کا انتخاب کیا۔ امام صدر الاثر کی فرماتے ہیں و انتخب ابو حنیفۃ الآثار من اربعین الف حدیث (مناقب موفقی ص ۹۵) انوار مقام ص ۱۱۳۔ مسانید الامام ابی حنیفہ ص ۳۳ کا بار ہے کہ محدثین عظمیٰ کی یہ اصطلاح ہے کہ سند کے بدلے اور اسی طرح سند کے کسی راوی کے بدلے سے حدیث کی تفسیر اور تعداد دیا جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرات مسکاہ کرام کے دور میں احادیث کی تعداد کم تھی کیونکہ سند محکم تھی اور اگر حدیث کے زمانے میں احادیث کی تعداد انہوں سے کم ہو ہو گئی کیونکہ بول چال میں سند درست تھی اور راوی بہت سے تھے تو احادیث کی تعداد بھی بڑھتی گئی نہ یہ کہ متون حدیث بڑھ گئے۔ محدثین کی اس اصطلاح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو سخت شکوک تھی ہے اور انہوں نے محدثین منہام بنو یاء وجہ مورد ظہن قرار دیا۔ دیگر محدثین کی طرح جہاں کہیں امام صاحب کی طرف حدیثوں کی نسبت ہوئی ہے تو اس سے بظاہر یہی ستر حدیث مراد ہیں اور جہاں پچیس ہزار متبرکات کا ذکر آتا ہے تو وہاں اسانید اور طرق متعدد سے مراد یہ حدیث مراد ہیں۔

خطیب بغدادی یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہان ابو حنیفۃ لا یحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ۔ ترجمہ: امام ابو حنیفہ صرف ان احادیث کو بیان فرماتے جو ان کو زبانی یاد ہوئیں۔ وہ جو انہیں یاد نہ ہوئی اُسے بیان نہ کرتے تھے۔ (مکاتہ ص ۱۹۲)

امام صاحب کی جلالت علیا تک متعصبین کے نہ پہنچنے والے پتھر:

ظاہر دکتور احمد قاسم اپنے کتاب ”مکاتہ الامام ابو حنیفہ“ میں ارتقا فرماتے ہیں۔

قال النسائي ابي حنيفة النعمان بن ثابت ليس بالقوي الحديث (المضعف والمترد كين ص ۳۳۳) ولكن كلام النسائي هذا لا يعسر جرحاً لان هذا الجرح ليس بمفيد والاعتراض الجرح الذي لم يفسر مع التعديل المفسر وكان المعدل عارفاً بما قبل فلا شك اننا نقدم التعديل على الجرح مع دون ترد:

ترجمہ بیان امام زمانے کا یہ طرزِ بطورِ ترقی کے متفق نہیں ہوگا۔ یہ بڑے مفید تھیں اور جبہ فیہ
درشہ دورانیہ شہرِ اسلام پر اس کا اسی قدر اثری فسر کیا تھا کہ قاضی آپ نے جب کا معدل عارف بھی دہو تو
اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم امامت و تعزیر اور توحید پر مقدم نہیں کرتے۔

(ترجمہ از مرتب)

(۱) ابنِ حبان اپنی کتاب (المجربین میں ابو حنیفہ کی شان میں ارقام فرماتے ہیں) کہ اس
رجل احداً ظاہر المردع لم یکن الحدیث صناعة حدث بمائة وفلانی حدیث
مسابید منها حدیث فی الدبا غیر هذا احتطاً منها فی مائة وعشرين حدیثاً اما ان
یکون فلیب اساده او غیر سده من حیث لا یعلم فلما غلب خطا علی صوابه
استحق ترک الاحتجاج فی اخباره المجرور حبس ۶۱/۳) والجواب من کلام
ابنِ حبان ان قوله لم یکن الحدیث صناعة صناعته قیفاً خلاف ما هو المتعارف علیہ
بعد الانما ان الفقیہ لا یتصور لقیها الا اذا احدث الکتاب والمدة وتفقه فیہما وعلم
اصول ذلك لیسناً والا فلا یصلح ان یتصور فقیهاً وكيف یقول الشافعی الناس فی الفقه عیال
ابو حنیفة و ابو حنیفة لم یعلم له بالحدیث هذا کلام متناقض مرفوض جوازاً
نکاحاً یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کی فقہیت تمام ائمہ کے برابر مسلم ہے اس کیلئے ہم فقیر من الحمد ہیں
شہادت دیتے ہیں کہ حدیث میں اس نے اپنا ہوا منوالیا۔ ورنہ پھر یہ فقہیت کہاں سے؟ دوسرے
یہ کہ جرح بھی غیر منکر ہے جو کسی طرح بھی قابلِ قبول نہیں

وسالفرض ان اس حبان لا تقوم له حجة مطلقة فی کل ما ذکره من جرح ابن
حنیفة والحق ان التهم الخطیئة به ونسبة الطامات الیه بل لیس انری اباحیفة بظلم
شامح الراس لاننا له حجارة المتعصین ولا یؤثر فیہ انک الافاکیں المدخلین
مکامہ ص ۴۴۳

۱۴: جرح من عدی وقال عمرو بن علی ابو حنیفة صاحب الراي

واسمہ الشعمان بن ثابت ليس بالحافظ مضطرب الحديث واجبی الحديث (الکامل ۷ / ۳۷۴) الجواب عنه ان هذا خبر مقطوع بين ابن عدي وعمرو بن علي وبين ومن عاصروا ابا حنيفة لان الحرج لا ينقل الا من عاصروا الرجل ولا ينقل الا من سموا وبطريق صحيح فاذا كان غير ذلك فلا نقله ولا نأخذ به ترجمہ: ابن عدی امام ابو حنیفہ پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابو حنیفہ جس کا نام نعمان بن ثابت ہے ایک صاحب الرائے غیر حائفہ اور مضطرب الحدیث آدمی ہے جس کا جواب یہ ہے کہ یہ غیر ابن عدی اور عمرو بن علی اور امام صاحب کے معاصرین کے درمیان مقطوع فیہ ہے اور جرح بغیر حاصر بغیر تفسیر اور طریقہ صحیح کی قابل قبول نہیں لہذا جب ایسے جرح نہ ہوں تو ہم ان کو قبول کرتے ہیں اور اس کو جرح مانتے ہیں۔ (ترجمہ از مرتب)

(۳) قيل لابن المبارك فلان يتكلم في ابی حنیفۃ فالتشد بیت ابن الرقیات یحسدوك اذا رآو فضلك الله بما فضلت به النجباء، مکانة الامام عن (۲۵۲) ابن مبارک کو کہا گیا کہ فلاں آدمی ابو حنیفہ کے بارے میں کلام کرتا ہے تو ابن مبارک نے ابن الرقیات کا یہ شعر پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ جب شریف و نجیب ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بخشی گئی فضیلت کو دیکھتے ہیں تو حسد کرنے لگتے ہیں۔ (ترجمہ از مرتب)

(۴) امام ابو حنیفہ کے اکثر چارمین اور حامین تعصب نہ انہی کا فکار میں آیتہ ان میں کہ جرح قبول نہیں بلکہ اس طرح یہ جرح رد ہوگا۔ ورنہ اس کے اور نہ آپ کے تعصب کہ آپ کو قبول کیا جائے تو کوئی بھی اس سے بالاتر نہ رہے گا۔ جیسا کہ آئندہ جامعہ اسلامیہ اپنی کتاب حکایۃ الامام میں لکھا۔ الدین عبد الوہاب کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں قوله وحاشا للبدول فان النجباء للبرای والمذهب سب لرد الحرج مهما كان ولذا يقول ابن المذہبی انما الصواب عندنا ان من ثبت امامته وعدالته وكثير مادحوه وسركه وان جرحه بالصواب وكانت هناك قرينة دالة على سب جرحه من تعصب مذهبي او غير مذهبي فلا نلتفت الي الجرح فيه ونعمل فيه بالعدالة والا فلو فتحنا هذه الباب والتمنا

تقدیم لہجہ علی الاطلاق لما سلم لنا احد من الائمة اذما من امام الاوقاف طعن
بہ طاعنون وھلک فیہ ھالکون (تاجد الجرح، لتحدیل ابن اسنی ص ۱۰۹)

(۱۵) امام ابو حنیفہؒ کی تعداد ثنائی، رقم حدیث میں مابقی مقام اس سے بھی معصوم ہوتا ہے کہ
ابن ابی مرثد بن امام اعظمؒ کو اپنے نئے طرہ حدیث کے قلب و روح میں اول امام مانتے ہیں
چنانچہ عمر ابن ابی رافعہ فرماتے ہیں۔ اول من اقعہنی للحدیث ابو حنیفہؒ کی طرح
ان کا قدم بل میں اول ہے، لہذا ان کے ذاتی تبراہمی ہیں۔ ان اول من سکنت فی الجرح
والحدیث ابو حنیفہؒ جرح اصغفی وانی علی عمرو بن دینار و حدیث ابن
المنزک۔ (مکاتب الامام ج ۲ ص ۲۷۳)

تعداد ان تمام پر یہ بھی معصوم کر لیا گیا ہے کہ تعدی کے مراتب میں امام ابو حنیفہؒ کی
مابقی تمام پر یہی ہوئی۔ متعدد ان علماء صحاح ۲۵ میں ہے اھما الففاظ التصدیق لعلی
مراتب الارکلی قال اس حالہ ادا قبل للواحد اند ثقہ او منقن فہو من یصح
حدیثہ۔ ان کی تعدی میں جتنے مختلف الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں ان ابی حاتمؒ کو مانتے ہیں کہ انہ
اسی سے نقل کیا۔ ان کے اعتبار سے یہاں سے ان کی حدیث درست ہے اور تدریب الراوی
اسی سے ہے اھما لمدایہ النبی وادھا للھبی والعراقی فانھا اعلیٰ من ھذہ وھو
ما کثر ما یحدثہ الانباط اما یعنہ کثرت ثقتہ ولا کثرت ثقتہ وثقتہ حجتہ وثقتہ حافظ
ابن اثربؒ میں ہے قال الخطیب ابو بکر ارفع العبد فی احوال الرواة ان یقال حجتہ
ان یسقط خطبہ او ان یقال انہ راویوں میں سب سے اعلیٰ وہ ہیں جس کیلئے لفظ حجت یا ثقت
معمول کیا جائے۔ ان تمام واقعات میں متعدد روایات آتی ہیں کہ ارفع العبد بل ما کثرہ ثقہ
ابن ابی حاتمؒ میں ہے ان کے جیسے ثقہ تھے اور تدریب الراوی صحاح ۱۱ میں ہے
ابن ابی حاتمؒ میں ہے ان کے جیسے ثقہ تھے اور تدریب الراوی صحاح ۱۱ میں ہے
ابن ابی حاتمؒ میں ہے ان کے جیسے ثقہ تھے اور تدریب الراوی صحاح ۱۱ میں ہے
ابن ابی حاتمؒ میں ہے ان کے جیسے ثقہ تھے اور تدریب الراوی صحاح ۱۱ میں ہے

محدث ثقہ و عدل ثقہ بتکرار اور احفظ ضیفہ فعل منقول ہیں اس وجہ سے تمام اقوال سے اعلیٰ درجہ کے ثقہ اور عادل ثابت ہوتے ہیں اور آپ کی روایت یقیناً جملہ اقوال کے لحاظ سے قابلِ استنباط بنی جائے گی۔ ذالک فضل اللہ بوقیدہ من یشاء اور یہ بھی یاد رکھنے چاہیے کہ امام ابو حنیفہ ثین بنی بن معین سے تعدیل کے کلمات مختلف مروی ہیں ازان جملہ اہامس بھی ہے اور یہ خاص اصطلاح ہے ابن معین کی لفظ اہامس سے وہ ثقہ مروا لیتے ہیں۔ چنانچہ خود ابن معین نے اس کی تصریح کی ہے مقدمہ ابن صلاح صفحہ ۵۶ میں ہے۔ عن ابی حنیفۃ قال قلت لیحبی بن معین انت تسول فلان لیس بہ بأس و فلان ضیف اذا قلت لک لیس بہ بأس فهو ثقہ و اذا قلت لک هو ضیف لیس هو ثبت لا تکتب حدیثہ و ہکذا فی تدریب الراوی ص ۱۲۶ و فتح المعبث ص ۱۵۹) ترجمہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکیم بن معین سے کہا کہ آپ بعض کیلئے کہتے ہیں (لیس بہ بأس) اور بعض کیلئے ضیف کا لفظ استعمال فرماتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جس کیلئے میں لیس بہ بأس کہوں سمجھ لو کہ وہ ثقہ ہے اور جس کیلئے ضیف کہوں وہ قابلِ محبت نہیں اس کی حدیث نہ لکھو یہی تدریب الراوی اور فصیح المعبث میں ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا حدیث ضعیف میں موقف:

حدیث ضعیف کی تعریف وہ ہے جس میں صفت حسن اور صحیح کی شرائط نہ پائی جاتی ہو اور اتساع۔ عدالت۔ ضبط۔ متابعت وغیرہ ہیں۔ قبول حدیث میں امام ابو حنیفہؒ شدت سے احتیاط فرماتے تھے نہ اس کے حدیث ضعیف کے قبول میں امام ابو حنیفہؒ کے زمانے میں وہ امام (فقہ) پیدا ہوئے جو عبد اللہ بن مسعودؓ کے دور میں نہ تھے کہ ائمہ اور فضلاء کا بھرمار تھا جھوٹ بولنے والے ہر جگہ میں اپنی جھوٹ کی زہر اور موضوعی احادیث پر اعتماد کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ جب ہم قدیم کتب فقہ حنفی کے مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں وہاں تغلیل اذکار کا نظم نظر نہیں آتا یا دلیل قیاس ہوتا ہے جس میں حدیث کا تذکرہ نہیں ملتا۔ لیکن جب ہم متاخرین فقہاء، اصناف کے کتب دیکھتے ہیں جنہوں نے التزام تغلیل کا سوال کر رکھا ہے جسے کتاب (الاختیار لتعلیل المختار) اسی طرح العیادۃ فی الفقہ الحنفی) تو

ہن میں جسکے ہر علم کے لئے استدلال باللہیت المرفوع یا باثر الصحابی نمایاں نظر آتی ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ ان لوگوں کا فتاویٰ صحابہ پر اور اُنس قیاس جسکے اصل حدیث صحیح سے ثابت ہو یا امتداد میں چکا تھا۔ لیکن اس اعتماد کا تمام ابوحنیفہ کے دور سے بعد میں برقرار پائی۔ جیسا کہ شیخ ابو زہرہ الرقام فرماتے ہیں: **او لذلک لسا احوالت المدارس ونبذت المعارف وانتشر احادیث کل القلیم لدى المحدثو تقاربت الازاء و آخذ کل ماعند الاخر بن فالنقی فقه العبرانی والحجازی۔ وندلت الاتجاهات المختلفة، ولكن ثم ذالک بعد النی حنیفة (بو حنیفة لابن زہرة ص ۳۳۱ بحوالہ مکانة ص ۵۵۲)**

امام ابوحنیفہ حدیث ضعیف پر عمل کرتے تھے اور انکے رائے پر مقدم رکھتے تھے۔ امام ذہبی جو غنبلی ائمہ ہاب سے بدفرماتے ہیں ان اساحیفۃ کان یقدم الحدیث الضعیف علی الراى (تاریخ الاسلام للذہبی ۱۳۸/۶)

امام ابوحنیفہ حدیث ضعیف کو رائے پر مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ اس بات کی گواہی امام ابوحنیفہؒ اور امام محمد بن قفر الباقریؒ کے درمیان ایک مباحثے سے بھی ملتی ہے۔ (جب ایک مرتبہ امام جعفر باقرؒ نے امام جعفر کو مخاطب کر کے کہا: کیا تم ہی وہ آدمی ہو جس نے میرے دادا کی دین کو بدل ڈالا؟ امام ابوحنیفہؒ نے جواب میں ارشاد فرمایا: (علاء اللہ میں کیسے اس طرح کر سکتا ہوں؟ بلکہ تم نے خود اس میں تبدیلی لائی ہے۔ جعفر باقرؒ نے کہا: (اجلس) یہاں تک کہ ہمیں حق واضح ہو جائے امام صاحب فرماتے تھے اور اس سے بار بار سوال کیا کرتے تھے سوالات یہ تھے: **السؤل اشد نجاسة ام المني قال بل البول قال لو حولت دين جدك بالورای لکان البول اولی بالاعتسال ثم قال له الصلاة افضل واهم ام الصيام؟ قال بل الصلاة قال لو حولت دين جدك لقلت ان العائض تقضى الصلوة دون الصوم وهكذا الى اخر اللقاء (مکات ص ۵۵۵)** ولا یحدث بمالا یحفظ ص ۱۹۲) ترجمہ امام صاحب نے پوچھا کہ پیشاب نجاست میں خفہ ہے یا منی؟ امام باقرؒ نے کہا کہ پیشاب پھر امام صاحب نے فرمایا اگر میں تیرے دادا کے لئے گوشت لے کر آیا ہوں تو کیا تم نے ان کے بجائے پیشاب سے غسل کرنا بہتر دیکھا۔ پھر پوچھا

نہارا لفظ ہے یا روزہ؟ امام جعفر نے فرمایا غریزہ۔ اس پر امام صاحب نے فرمایا کہ اگر میں میرے ہاتھ کے دین کو بدل ڈال تو رائے اور قیاس کے تحت مجھے کے مطابق یہ تھا کہ عائشہ عورت روزہ کے بجائے نماز کی اتھا کرے اور اس آخر حقائق تک یہ سوال و جواب ہوتا رہا۔

کان ابو حنیفۃ لفظ صدوقاً فی الفقہ والحدیث لاصونا علی دین اللہ (مکاتب ۱۶۲)
 تاریخی بقدر ۳۱۰-۳۵۰) یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں ہو لفظ ما سمعت احداً یصفیہ (مکاتب
 ص ۱۹۳) ترجمہ۔ خطیب بغدادی حلی بن یحییٰ بن یحییٰ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نقیہ
 حدیث میں بہت سچے تھے۔ اللہ کے دین پر بہت زیادہ توجہ رہے، اگلے تھے ایک دوسری جگہ
 فرماتے ہیں کہ وہ فقہ ہیں میں نے کسی کو اس کی تصحیح کرتے نہیں سنا۔ (ترجمہ از مرتب)

کان ابو حنیفۃ لفظ لعلی الارض کان نعم الرجل النعمان ما کان أسلط لکل
 حدیث فیہ فقہ وأشد فحوصہ عنہ وأعلم بما فیہ من الفقہ (مکاتب ص ۱۹۵) ترجمہ امام
 ابو حنیفہ کتنے ہی اچھے آدمی تھے اس کے ان حدیثوں کو یاد کر لینے کو کیا کہے جس میں فحاشیت ہو اور
 اس کے بارے میں اس کی تلاش و جستجو بہت زیادہ تھی۔ اور وہ ان احادیث کیلئے جس میں فحاشیت
 ہوتی ہے سب سے بڑے عالم تھے۔

امام حدیث اسرائیل بن یونس کی رائے گرامی:

فہو رجل لفیہ لایحیث إلا من الحدیث الفقہی لانه رجل متخصص فقد کان
 یأخذ الحدیث ویضبط بقیدہ ویسأل عن طرفہ کما نو حی بذلك کلکے وأشد
 فحوصہ فاذا ما وجدہ صحیحاً وھولاً بھل الرجال ولا یخفی علیہ حالہم ترجمہ وہ
 فقہی آدمی ہیں فقہی حدیث سے ہی بحث کرتے ہیں اسلئے کہ وہ تخصص آدمی ہیں جب حدیث سننے
 تھے تو اسے ضبط کر لیتے تھے پھر اس کے طرق (سند) کے متعلق پوچھتے اور تحقیق کرتے۔ اور اگر
 مایوس کے حالات بھی معلوم تھے ان کے ساتھ ان پر غصہ نہ تھے۔

(ترجمہ از مرتب)

ابن کثیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن داؤد انحرش فرماتے ہیں میں بھی لکھوں ان بدعتوں

صاحبہم لا یبحثہم لحفظہ الفقہ والسن علیہم (مکاتذ میں ۱۹۶) ترجمہ: اہل انشیر فرماتے ہیں کہ لوگوں کو چاہیے کہ اپنی نمازوں میں ابوحنیفہؒ کیسے دعا کریں کیونکہ اس نے ان کیلئے فتوہ و ردھ دیتے ہوئے کیا ہے۔ امام متھم کی وجوہی میں ایک مرتبہ امام احمش سے کسی نے ایک مسئلے کے متعلق پوچھا تو امام احمش جواب دے سکے امام صاحب نے اس مسئلہ کا جواب دیا، امام احمش نے امام صاحب سے پوچھا کہ آپ کو یہ مسئلہ کہاں سے معلوم ہوا؟ امام صاحب نے فرمایا کہ قاضی ان میں نے قضا سے جو حدیث سنی تھی اس سے مسئلہ کیا بہت سی احادیث ذکر کر دیں امام احمش نے امام صاحب کو کئی سالہ صاحبہما حدیث کا یہ شہور احداثا بہ فی ساعہ (مکاتذ میں ۱۹۷) ترجمہ: ابوحنیفہؒ جو حدیث ہم نے آپ کو پیش کی تھی وہ آپ نے انہیں ایک ساعت میں سنائی۔

(ترجمہ درمحب)

امام شافعیؒ نے ایک اور بڑے موقع پر فرمایا معشر الفقہاء ائمتہ الأہلواء فحقن الصبۃ (مکاتذ میں ۱۹۸) اور میں نے قیام بن عیینہ نے بھی ایک موقع پر فرمایا تھا یعنی اے فقہاء کی جماعت تم شریب ہو اور ہم تو صرف شکاری ہیں۔ اور جب ان سے مسئلہ پوچھا جاتا تھا اور ان کے ذہن میں اس کا جواب نہ ہوتا تو فرماتے کہ ابوحنیفہؒ سے پوچھا کہ اے کمالیہ! اس کے ہم میں نہ ہے۔ عالیٰ فی جہان نہ ہے۔ فقہاء ہر مکتبہ کی شخصیت کا اعتراف ہے۔ امام عظیمؒ کے مکتبہ میں مقام کی کافی دہائی دیکھی ہے۔

امام ابو یوسفؒ امام صاحبؒ نے حسب طبع حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہمارا بیت اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفہ وکان نصر مالحدیث منی اثیرات الحسنان میں ہے کہ امام ابی یوسفؒ نے فرمایا کرتے تھے ہمارا بیت احد اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفہ وکانا نختلف فی المسئلۃ لسانی ابا حنیفہ فکان یخبر جہا من کلمہ فیدلہما الحسنان۔ اور ایک اور بڑے موقع پر امام صاحبؒ نے سوال کے جواب میں فرمایا فلیت لاسی یوسف اجتماع الناس علی نہ لا یفقدہمک احد۔ فی المعروف والفقہ لقال امامہ فی عند

معرفہ اسی حنیفہ لا کبیر صغیر عند نہر لغرات مسہ بن یوسف کا بیان ہے کہ
میں نے ابو یوسف سے کہا کہ غزوہ قس کا اتفاق ہے کہ آپ سے بڑھ کر علم حدیث و فقہ میں کوئی
عالم نہیں تو فرمایا یہ عالم امام عظیم کے علم کے مقابلے میں بہت کمزور ہے آپ مجھے جیسے روئے
قرات کے پاس کچھ بھولی میسر (موفق بعد اسٹیج ۱۴)۔ (ترجمہ از مرثیہ)

حضرت عبداللہ بن مبارک نے امام اعظم نے عقلی حسب ذیل اشعار میں آپ کے مقام
حدیث کو بیان فرمایا ہے۔

روی آثاره و أجزابہا کفیرانہ العصور من الصنیعة

ولم یکم المعرفی مطبوعہ ولا بالمشرفین ولا مکررہ

”آپ نے آثار کو رویت کرنے میں انکی بلندی پر نہیں پہنچا ہے جہاں میں میرا کہ پندرہ سے بلند
مقام پر پہنچا کرتے ہیں مگر لکھ مشرق، کو فوارہ عراق میں تو آپ کی تصویریں (مقام جنسیت ص ۱۷)
امام بخاری نے اپنے رسالہ فقہ یدین میں بیان فرمایا ہے کہ میں مبارک اپنے زمانے کے
سب سے بڑے عالم تھے، ابو حنیفہ کی تعدیل میں فرماتے ہیں و ذکر الامام المسقی
ماستادہ عن احمد بن محمد البغدادی قال سالت یحیی بن معین عن لطفہ عدل
ثقة ما شک من عدلہ ابن المبارک و وکیع (مناقب الامام اعظم کرمی بلخ اس ۹)
و عن یحیی بن معین لذل کان وکیع حید المرأی لیه (احمد فی ابی حنیفہ) و یضافیہ
عن ابن المبارک قال غلب علی الناس بالحدیث و الفقه و العلم و لصیانة و الدیانة
و شدة لودع (مناقب الامام اعظم کرمی بلخ اس ۱۰)

امام یحیی بن معین کا ارشاد

”یحیی بن معین نے امام صاحب کی ثقافت ہی الحدیث کے تحقیق پر چھو گیا تو آپ نے
فرمایا معنی ثقہ و کان یحیی و الله اوقع من ان یکذب و هو اهل قدر من ذلک
پہنچو موصول کی دوسرے حدیث میں کہ ابن ابو حنیفہ ثقة صدوق علی الفقه
والحدیث مامود علی بن اللہ (مکناہ ص ۱۶۶)

وفات بحیثیت میں معین اصحابہ بطریقوں میں اسی حیثیت و اصحابہ قبل نہ
مکان بکذب قال اے میں دیکھتا ہوں کہ میں نے فرمایا ہے کہ یہ آدمی امام ابو حنیفہؒ
ان کے ساتھیوں کے بارے میں زیادتی ہے کامیابیت میں ان میں سے کسی نے یہ کہہ لیا اور ہوسکتا
ہوئے تھے فرمایا وہ اس سے یا مارتے تھے۔ (ترمذی، ص ۲۲۲)

اور محدثانہ حیثیت میں ۱۹۳ مجاز در تہذیب تاریخ بہ یزید بن مسلم بن معین علیہ السلام
ما سمعت حداثۃ

احقر محمد بن محمد بن عبد الوہاب الخازنی نے بڑی اچھی بات بھی بے فرمائی میں لایا ہے المفسود من
حفظ الناس من المفسود ان نحفظها ونحفظها ثم یترکھا فی بطون الکتاب
المطلوب ندرھا ونفوس فی معانیہا کلا مل المفسود لندرس والتفقه وہو
المفسود من تتبع الف وحديث رسول الله ﷺ بمنزل فوته استقر نصر الله
میں سمع معانی فی علما فوادھا کما سمعنا وفی زوائد الرب حوامل کذا فی من
هو الفقه من وھکذا کذا ابو حنیفہ یبحث عن الفقه فی الحديث الذی هو
المصدر الذی یلحقه وهل یصدر الفقه الا عن حدیث الاصلین امکانہ ص ۶۰

۹۷۰ ۹۷۱ حدیث کو یاد کرنے کا یہ مقصد ہے کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام نوید نویسین
اور پھر ان کے کتابوں کے سفینوں میں پھوڑا دیں اور حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ان میں نہ درگاہ اور ان
کے معانی میں خود داخل کرتے ہیں مفسود حدیث میں نہ درگاہ اور ان میں خود حاصل کرتے ہیں
نہ حدیث احادیث رسول اللہ ﷺ کی تصنیف کا مقصد یہ ہے کہ ان میں نہ درگاہ اور ان میں خود حاصل کرتے ہیں
میں اشارہ کیا گیا ہے کہ سرسبز و شاداب نوادہ شخص جس نے یہ بات سنی کہ یہ تفویضی و درجہ میں
پھر اسرار تک پہنچنے اور ایسا دوسری احادیث میں ہے کہ بعض اہل علم و کمال نے کہا ہے —
زیادہ اہل علم ہے اور اس کے بارے میں کہ امام ابو حنیفہؒ نے یہ کہہ میں حدیث سے اپنے
کرتے تھے جو کہ حق کا وہم و گمان ہے اور حق جہ قرآن احادیث کے ہی اور جس سے مستند نہیں ہوتا

(۱۰۷ بعد از مرثیہ)

کیا امام ابوحنیفہ فقہی قیاس کو حدیث پر مقدم سمجھتے تھے؟

امام صاحب کی نسبت قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنے کا تمام شور وغل ہے اصل ہے امام صاحب کے مخالف اور ظاہر بین سمجھتے ہیں کہ آپ اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے جو قیاس کے مخالف ہو۔ وہ قیاس کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ کھل بدگمانی اور انام صاحب پر انہام ہے یا ان کے اقوال کی تلخ تعبیر ہے۔ جس سے ان کا دامن پاک ہے اس بدگمانی کا جواب خود انام صاحب کی زبان سے نچے۔

(۱) خطیب بغدادی لکھتے ہیں۔ اخذ بکتاب اللہ فعالم اجل فبنة رسول اللہ فان لم اجل فی کتاب اللہ ولا سنة رسول اللہ لا یثبت احداث بقول اصحابہ ثم بقول من شئت منهم وادع من شئت منهم ولا اخروج من قولهم الی قول غیرہم فلما اذا انتهی الامر اوجاء الی ابراہیم والشمسی وابن سیرین والحسن وعطاء وسعد بن المسیب وعدد رجال فقوم اجتهدوا فاجتهد کما اجتهدوا (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۶۸ و ۶۹ و حیات ابن القیم ج ۱ ص ۲۰۹) ترجمہ: کہ میں جب سے پہلے کتاب اللہ سے دلیل لیتا ہوں پھر جب اس میں نہیں پاتا تو سنت رسول سے دلیل پکڑتا ہوں۔ پھر جب کتاب اللہ میں کوئی چیز نہیں پاتا اور نہ ہی سنت رسول میں پاتا ہوں تو صحابہ کے قول پر عمل کرتا ہوں پھر صحابہ میں جب اختلاف ہو تو جس کا قول چاہتا ہوں لیتا ہوں اور جس کا چاہتا ہوں چھوڑتا ہوں۔ امام صاحب سے کسی اور کے قول کی طرف نہیں جاتا پھر جب یہاں پر بات رک جائے ابراہیم قمی، ابن سیرین، حسن بصری، عطاء، سعد بن المسیب اور دوسرے لوگوں تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس جماعت قوم نے اجتہاد کیا پس جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔ (ترجمہ از مرتب)

(۲) امام شعرانی میزان کبری میں شیخ علی الدین ابن العربی کی توہمات کچھ سے نقل کرتے ہیں بقولہ وقد روی الشیخ معنی الدین فی التوحات المکبہ بسندہ الی الامام اسی حقیقۃ انه کان يقول ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالواوی وعلیکم بما نابع السنة فمن خرج عنها ضل (میران کبری ج ۱ ص ۵۰) توہمات کچھ میں شیخ محمد

محدثین نے مسلط امام ابوحنیفہؒ تک اپنی سند بیان کرنے کے بعد ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین میں کفر، راءے کی بنیاد پر شتم کرنے سے بچو اور اپنے ادیان سنت کی پیروی لا زم کرو۔ اس لئے کہ جو اس سے خداری ہو گیا۔ وہ کفر و کرباں۔

۴۳۔ امام اعظم نے فرمایا: میرے قول کو حدیث شریفہ اور قول صحابہ سے سنا ہے، وہ تو راہِ راستہ سے ثابت ہے، وہی میرا مسلک ہے (مظاہر ج ۲ ص ۶۴)۔

۴۴۔ جامع ترمذی محدث قادری میں ارقا مفرماتے ہیں: ان اس احیة لقال لا یتبع لمرای و القیاس الا اذا لم یظفر مطی من ملکات او السنة او الصحابة و حسی اللہ عنہم اعمدة القدوسی ج ۲ ص ۱۲۷) ترجمہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا میں راءے اور قیاس کی پیروی نہیں کرتا، مگر اس وقت جبکہ مجھے قرآن یا حدیث یا قول صحابہؓ پر امر منوں اللہ علیہم اجمعین سے آمجم ہے۔

۴۵۔ وقال ابن حزم جميع اصحاب اسی حنیفة محمور علی ان ضعیف الحدیث، ولی عنده من القیاس و داك مذهبه (الخبیرات الحسان ص ۴۷) ترجمہ جامع ابن حزم کا ارشاد ہے کہ امام اعظمؒ تمام اصحاب اس پر متفق ہیں۔ ضعیف حدیث امام صاحب کے پاس قیاس سے بتر ہے۔ اور کسی اس کا مذہب ہے۔

۴۶۔ امام ابن حجر کی شافعی نکتے ہیں: وقال ابوحنیفة عیضا لسان یقولون انی سافر ای ما انسی الابلاخو (الخبیرات الحسان ص ۴۷) ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: تو قول پر تعجب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ میں راءے سے فقہی راجع ہوں۔ حالانکہ میں تو آخری زمانے کی حدیث ہی سے لڑتا ہوں۔ (امیانت امام اعظم ابوحنیفہؒ ص ۱۵۰، ۱۵۱)

۴۷۔ حیدرآباد میں مہاراجہ رام راءے سے نقل کرتے ہیں: سمعت افر یقول محی لا واحد لمرای عنده انما انرواذا ساء الالوتو کما الراءای صاحب لمری حنیفة لمرالعلی القاری بدہل الجواہر ص ۵۳۳ ج ۳) ترجمہ میں نے رام راءے سے سنا کہ: یہ تک کہ کوئی حدیث نہ ہو، جوئی نہ ہم راءے پر عمل نہیں کرتے اور مذہب نبویؐ ان میں پایا تو ہم اپنے راءے تک کہ کر دیتے ہیں۔

(ترجمہ از مرہب)

۸) امام محمد اوی نقل التوتنی (۱۴۳۲ھ) سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ کسی مسئلہ میں ایک شخص سے بحث کر رہے تھے اثناء گفتگو میں خاموش ہوا۔ مسکت ابو حنیفہ لفظا بعض اصحابہ الانجیہ یا اباحنیفہ لفظا بعدا جبہ و هو یحدثنی بهذا عن رسول اللہ ﷺ (شرح عقیدۃ المذاہب ۲۸۱) امام ابو حنیفہ خاموش ہو گئے۔ ان کے بعض اصحاب نے کہا اے ابو حنیفہ آپ اس کو کیوں جواب نہیں دیتے۔ انہوں نے فرمایا کہ اوتو مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث جان کر رہا ہے۔ میں اس کو کیا جواب دوں۔

(ترجمہ از مرتب)

فائدہ :- اس واقعہ کو مولانا محمد ابراہیم مدنیہ لکھنؤ بھی نقل کرتے ہیں اور آٹے لکھتے ہیں کہ امام محمد اوی کے دس حوالے سے صحائف مطوم ہو گیا۔ کہ حضرت ابو حنیفہ مدیہ رسول اللہ ﷺ کی سنتی تعلیم کرتے تھے اس کے سامنے کسی طرح گردن جھکا دیتے ہیں۔ (حیات امام اعظم ابو حنیفہ، بحوالہ تاریخ اہل حدیث ص ۷۷)

حاشیہ ۱: امام اعظم کا ایک سنگین بزم:

حاشیہ ۱: اور مخالفین ابتداء سے امام اعظم کی حدیثائے حبشیت کو خیر و شر کرنے نہایت اس قدر کے لیے سراپا اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ دیکھنا کہ انہوں نے کیا بات سے لگائیں کہ حکم فیہ راویوں کے بارے میں لکھی تھی علامہ ذہبی کی مشہور کتاب میزان الاعتدال میں مخالفین نے امام اعظم کا ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے اور مطبوعہ نسخوں میں یہ ترجمہ موجود ہے۔ (میزان الاعتدال ۱۵۱/۲) حالات علامہ ذہبی نے ثقہ راویوں پر مشتمل اپنی شہرہ آفاق کتاب تذکرۃ الحفاظ میں امام اعظم کی نہ صرف توثیق کی ہے بلکہ بڑے جاندار اغلاط میں آپ کا ذکر کیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۱: ۱۵۹، ۱۵۸) اور امام اعظم کے حالات پر مستقل ایک رسالہ بھی لکھا ہے پیر و ضمیمہ اور حکم فیہ راویوں کی اس کتاب میں مسدود حسب کاتر جہر ہو گیا۔ لکھتے۔ علامہ حامد زبیری نے میزان الاعتدال کے مقدمہ میں صراحت یہ بات لکھی ہے کہ میں اس کتاب میں اندام قبول میں کاتر کر دیکھیں کہ وہ چنانچہ وہ لکھتے ہیں و کذا الا ان ذکر فی کذا فی الانما المتبوعین فی

والمحدثون يسمون اصحاب العباس اصحاب الراي يملون انهم يخذون امر ابيهم
فيما ينكل من الحديث ومالم يات فيه حديث ولا اثر (تفہیم الحدیث ص ۹۶) مولانا
مقا (ابن حنیفہ ص ۷۰) کہ محدثین اصحاب تیسرا اصحاب۔ راوی کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ لیتے
ہیں کہ وہ مشکل حدیث کو اپنی رائے اور سمجھ سے حل کرتے ہیں۔ ایسے مقام پر وہ اپنے قیاس اور
رائے سے کام لیتے ہیں۔ ممکن کوئی حدیث داخل نہ ہو۔ اس سے معصوم ہوا کہ اصحاب لڑے وہ
حضرات ہیں جو مشکل احادیث اور غیر متصوم مسائل کو اپنی تدبیر اور دینی بصیرت (جو بجانب اللہ
موجہ ہوتی ہے) سے حل کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور محدثین کرام اس معنی کے کئی قلم سے ان
کو اصحاب الراي کہتے ہیں۔ حافظ ذہبی تذکرہ ص ۱۳۸ میں امام ربیعہ کے بارے میں لکھتے ہیں
وكان اماما حافظا فقيها مجتهدا بصيرا امانا رايا والملك يقال لغريبه
الراي تفهيم بالاس معصوم ذو كمال رايا شرعا اذ اختلفوا في كماله ما يجزى به۔
بعض حضرات کو موجود الصیران للذهبی کی درجہ ذیل عبارت سے اٹھو کہ ہوتا ہے ابو حنیفہ
امام اہل الراي ضعه النسائي من جهة حفظه وابن عدی و آخرون و ترجمہ لہ
الخطیب فی فضلیں من تاریخہ واستوفی کلام الثوریقین معدلیہ و مضغیہ ای
حافظ اہل رائے کے وہاں ہیں نسائی، ابن عدی وغیرہ نے حافظ کی وجہ سے انکو ضعیف قرار دیا ہے اور
خطیب نے ان کے حالات پر اچھا تاثر ہے وہ فضلیں قونم کی ہیں اور ان کی توثیق و تصدیق کرنے
والحدوثوں پر یقین پر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

تحققین نے اس عبارت کے بارے میں کہا ہے کہ یہ بلا مردہائی کے نہیں، بلکہ کسی نے
اس کے حاشیہ پر لکھ دی تھی، بعد میں ہوتے ہوئے یہ عبارت میزان کے متن میں شامل ہو گئی
جس کا حامد عبد کئی تصنیف نے سمجھا ہے ان ہذا احبارہ۔ بیس لہا الراي بعض
السبع المعبرہ ہذا، یعنی بعض معتبر نسخہ جو ہیں۔ نہ خود کہتے ہیں ان میں اس
بابت کا ذکر نہیں (بحوالہ امام ابو حنیفہ ص ۷۵)

اور یہ عبارت علامہ ابن کثیر کی ہو چکی تھی ہے، جبکہ انہوں نے خواص ان ۱۰۷ مقاد کے

تقدیم میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ وہ اس کتاب میں ائمہ مقبولین کا ذکر نہیں کریں گے۔
 مہارت، فائزہ، ذوالادکر، صبیحہ، کناسی، حین، الانامہ، المستور، عیسیٰ، المروع، احدیہ
 لاجلہ، اللہ، فی الاسلام، وعظمیہ، فی النفوس، مثل، نبی، حنیفہ، والطاعی، وامقہ
 صبر، (الاعتدال) میں اپنی اس کتاب میں کئی جہیں ایسے نام کا ذکر نہیں کیا۔ مگر جن کی کراؤں
 میں اتباع کی جاتی ہے۔ علامہ میں ان کی بڑائی اور لوگوں کی دلوں میں ان کی عظمت کی وجہ سے
 یہی کہ نام ابو حنیفہ اور امام شافعی۔

اگر بالفرض امام ذہبی اس کو حیان میں ذکر کرتے تو یہ ان کے جہاں ان کو اس کو اساتذہ المجاز میں
 ضرور ذکر کرتے۔ لیکن ان کے اسرار، صبر، الاعتدال پر ہی ملاحظہ کی ہے لیکن حنفیہ نے
 اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر امام ابو حنیفہ غرض امام ذہبی کے نزدیک ضعیف ہوتے تو یہ
 تکرار کا حوالہ میں ان کا ذکر کرتے۔ مگر تکرار کا حوالہ میں حافظ ذہبی نے صرف خلافت میں
 ذکر کیا۔ بعد محمد میں ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ ان کے پاس نہ صرف ثقہ بلکہ
 محدث بھی ہیں۔ حافظ ذہبی اور حافظ الحدیث ہوتا ہی ہے جس کو ایک حافظ الحدیث مع متن
 نہ ہو وہ ان کے حالات و مقامات میں سب بیخوش کے ساتھ رہا ہو۔ خلافت امر کے ال
 نہ حدیث نبوی صبر پر مدح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، بلکہ جو نہیں کہ قیامہ لا یحیی الاموات
 ولكن تعسی القلوب النبی فی المصنوع۔

ماہر شافعی مدین طبعی الشافعی (شافعی) نے ایک حدیث کی تشریح کرتے ہوئے
 کہا: ایسا غلط اعتقاد ہے جس میں ان کے پاس امام ذہبی کا علم ہوتا ہے۔ شافعی امام شافعی
 فرماتے ہیں کہ جو حدیث مذکور ہے وہ صحیح ہے۔ یہیں میں کلام الطیبی راجحہ
 اسکافیہ الاعرابیہ علی العلماء الحنفیہ ظاہرہ اہم بخدیون انوی علی الحدیث
 ولہ اسمون صحابہ المری ومن بدلتہم ابہ سمعہ ابدالک کدفعہ اہم وحلفہ
 عظیمہ، مرفات ج ۳ ص ۸۸)۔ قرآن مجید میں حدیث کے کلام سے علم و ادب پر ان کی اعتراض

کی پڑاتی ہے۔ علامہ فیضی پر لکھان کر نے کی وجہ یہ ہے کہ مغیرہ رائے کو حدیث پر مقدم کرتی ہے۔ اور
مغیرہ رائے کو استحباب رائے کا: سو دیتے ہیں حالانکہ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ مخالف کا یہ نہایت
وقت رائے اور مبادیات میں کی بنیاد پر پڑ گیا۔ (ترجمہ از سر جب)

کیا رائے کے بغیر حدیث بھی جاسکتی ہے؟

رائے کے لغوی اور اصطلاحی معنے کے بعد اس امر پر بھی غور کر دے کہ کیا رائے اور فہم کے بغیر
حدیث بھی جاسکتی ہے؟ اگر سمجھی جاسکتی ہے تو خفیف ہے۔ بھروسے کو لینے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر
رائے اور فہم کے بغیر حدیث نہیں سمجھی جاسکتی تو پھر وہ مذکور کیسے ہوئی؟ کیا کوئی مذہب پر بھی کسی
شیوں و محمود چیز کا زہر و مہلک عقیدہ بن سکتی ہے ورنہ کبھی اس بات کی وضاحت کیسے ہونی چاہی
کبریٰ زاہد کی تحریر جو مقام السدادۃ ص ۱۱۱ کتاب الرب القاضی میں تصحیح فرماتے ہیں کہ لا
يستقيم الحديث الا بالروای ہی ہاستعمال الروای فیہ بان بدو کہ معنیہ الشوعیۃ
الشیعی مناض الا حکام و لا یستقیم الروای الا بالحدیث ای لا یستقیم العمل بالروای
و الاخذ بہ الا بالنظام الحدیث الیہ (مقدمۃ لفتح الخلیف ص ۴۰) حدیث رائے کے
استعمال ہی۔ یہ درست ہو سکتی ہے یا نہیں ہو کر حدیث کے شرعی معنی ہوا کا رکھنے کے مناظر ہیں۔ رائے
ہی ہے اور کہہ سکتے جانتے ہیں اور رائے بھی ہوا حدیث کے درست نہیں ہو سکتی یعنی محض رائے پر
عمل کرنا درست نہیں ہو سکتا۔ ورنہ کیا اس رائے کے ساتھ حدیث منسلک ہے؟ (تمام اہل مغیرہ ص ۱۰)

حدیث سے رائے کی محمدؐ کی کاشت:

حقیقت یہ ہے کہ ان کے شرعیہ کے پیش نظر کتاب و سنت کے اصولی قوانین اور ضوابط کو لازمی
نور کا شعلہ قرار دے کر یہ ایسی چیز "مذہب و ضرورت کے متعلق جس کی تفصیل و تفسیر و تبیین و تفسیر
مذہب و قرآن و سنت میں موجود نہ ہو قرآن و سنت کے ہر نئے دلائل اور تصحیح معنی میں مجتہدین کو یہ
حق حاصل ہے۔ وہ اپنے اجتہاد و رائے سے کوئی فرق نہ کر سکتے۔ ان رائے کی روشنی میں چلتی رہتی
اور ہنگامی مسائل کو حل کریں ای کوئی نہ تھا۔ اجتہاد اور قیاس اور روئے تفسیر جیسا کہ بات کی شہادت کیلئے
متحدہ حدیث معاذ کافی ہے جس کے بارے میں شیخ الاسلام ابو عمران محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مشہور محقق عالم اور صاحب کلم بزرگ ابو محمد زبیر مصری اور قاضی راتے ہیں ان الحکمہ
بالرأی من اصحاب رسول الله مشهور و معتد بالخطا فی اجتہادہم ثابت ان
لیسوا بمعصومین عن الخطا (ابو حنیفہ حیات و عصرہ و قراءہ میں ص ۷۳) رائے کے مطابق
عقلم کرنا آنحضرت ﷺ کے صحابہ سے مشہور ہے اور ان کے اجتہاد میں بھی خطا کا احتمال ثابت ہے
کیونکہ وہ خطائے معصومہ نہ تھے الغرض غیر منصوص مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام نے جہاں رائے
اور اجتہاد سے کام لیا ہے اگر ان کو جمع کیا جائے تو چھٹا خاصا فرقہ تیار ہو سکتا ہے اور درج بالا آج ہمارے
اجادیت سے یہ حقیقت واضح ہو کر کھل کر سامنے آئے کہ قرآن اور حدیث اور اجتماعی مسائل کے بعد
رائے اور قیاس سے کام لینا خود سرفراش اور صحیح حدیث اور صحابہ کرام کے اقوال سے ثابت ہے اور
جسہد راست بھی اس کی قائل ہے پھر رائے اور قیاس کی خدمت و راہیں ولایت اور صاحب قیاس کی
توہین و تذلیل کیونکر قابلِ سماعت ہو سکتی ہے (مقاہلہ فیض ص ۱۸۱)

خطیب بغدادیؒ اور ابن خلکانؒ کے منقول الزامات کے تحقیقی جوابات :
اصل میں امام ابو حنیفہؒ پر مختلف قسم قبہوں اور بے بنیاد الزامات کے تاریخی مآخذ خطیب
بغدادیؒ کا نقل کر رہے سند قول کا فہم نہیں جو انہوں نے تاریخ بغداد میں اور قاضی فرمایا ہے ذیل میں
ان کے یہ اقوال مع تحقیقی جوابات پر وقرطاس کئے جاتے ہیں تاکہ حقائق کی سسٹی پر ان کی معیہ
مذاہقت واضح کیا جائے۔

خطیب بغدادیؒ کی امام ابو حنیفہؒ کے متفقین فی الحدیث کرتے ہوئے رقم الزہد میں وکان یسما
فی الحدیث کذا زحافاً فی الحدیث لم یکن یصحح حدیث (ابو حنیفہ صحیح حدیث میں
جیم تھے ابو حنیفہ تو حدیث میں بالکل پابج تھے ۱۰۰ حدیث کے آدمی نہ تھے۔ آگے لکھتے ہیں لافہ
لکس لہ رای ولا حدیث جمیع سازوی علی ایسی حیثیت من الحدیث عافہ و
عمسوں احطافی نصہما (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۳۳) قریباً ابو حنیفہؒ کے پاس نہ تو ہاتھ
تھی اور نہ حدیث ابو حنیفہؒ سے مروی کل ذرا ہر سو حدیثیں ہیں جن میں سے آدمی حدیثوں میں ان
سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ (ترجمہ زمرہ)

مؤرخین نے بھی بعض و نکتہ برائے مخالفت اور بعض آثار ائمہ طور پر ان الزامات کو اپنی تاریخوں میں افسر کرتے چھپائے ہیں۔ مثلاً ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمہ میں لکھا ہے (ان مرویات بہت علی ماہل سبعة عشر حدیثاً ترجمہ: ابو حنیفہ سے مروی احادیث کی تعداد جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ سترہ تک پہنچی ہے۔ مگر متفقہ واقعات کی دنیا میں ان الزامات میں کہاں تک صداقت ہے اسی سلسلہ میں گزشتہ بحثیں کافی ہیں۔ مگر مزید طمینان خاطر کے لئے چند تشریحات معروفہ قلم نگار حضرت مولانا عبدالقیوم نقوی کے کتاب ”دفاع امام ابو حنیفہ“ سے پیش خدمت ہیں۔

(الف) نقوی ابو حنیفہؒ کے مذہب کا تحقیقی مطالعہ کرنے والے کبار دانش کرام اور فقیہا عظام نے فقہی کے اصل قواعد احادیث کو (لدر المصنفہ فی الامۃ امی حنیفہ) کے نام سے ایک مستقل کتاب میں جمع کر دیا ہے تو سوال یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے علم حدیث سے اہل جہاد اور حقی دانہ ہونے کے باوجود ان کے استنباط کردہ مسائل و احکام صحیح احادیث کے موافق کیسے ہو گئے۔

(ب) علم اصول حدیث و کتب معظّمہ حدیث و کتب اسماء الرجال میں امام ابو حنیفہؒ کے آثار و نظریات کو مدلل کیا جاتا ہے، روایات کے اعتبار سے ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ یعنی جس حدیث یا روایت کو امام ابو حنیفہؒ رد کر دیں اسی کو مردود سمجھا جاتا ہے اور جس کی وہ تائید کر دیں اسے قبول کر لیا جاتا ہے۔ کیا ایسے عظیم علمی شخصیت کو علم حدیث سے کورا اور حقی دان قرار دینا سراسر جھوٹ اور بیگانہ نہیں ہے۔ (دفاع امام ابو حنیفہ ص ۱۰۲)

علامہ ابن خلدونؒ کی منقول روایت کی توجیحات:

میں تفصیل سے ابن خلدون کے بیان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ تاہم ابن خلدون کی عبارت بہت مبہم ہے۔ انہیں نے اتنا لکھا ہے۔ کہ ابو حنیفہ کے روایات کی تعداد سترہ ہے ہو سکتا ہے کہ۔

(۱) ابن خلدون نے امام ابو حنیفہؒ کے مرویات کی تعداد سے ان کے سترہ مسانید مراد لئے ہوں۔

(ب) اور یہ بھی ممکن ہے کہ امام محمدؒ نے جو چار موطا ماسک سے روایت کیا ہے۔ مگر اس

میں صرف تیرہ حدیثیں ایسی درج کئے ہیں جو ابو حنیفہؒ سے منقول ہیں اور چار حدیثیں ابو یوسفؒ سے روایت کی ہیں ان سترہ نو رکیز کے بعض اہل علم نے موطا میں درج شدہ احادیث کی تعداد سترہ

بتائی ہیں اور وہی نسل ہوئی چلی آتی ہو۔ مگر یاد رہے کہ ستر احادیث اسے بہتان اور بے بنیاد
 الزام کو اس غلط دان کے سوا کسی ترسب نے بھی اُکڑ نہیں کیا۔ (عول تائیب انقلاب ص ۱۵۶)

فقہ حنفی پر مخالفت حدیث کے الزام کی حقیقت:

بعض علماء نے امام صاحب ہر فقہ حنفی کے بارے میں حدیث کی یہ بے بنیاد مخالفت کا بے بنیاد
 پر پھیلنا آج نہیں۔ ان بعض بڑے بڑے علماء بھی متاثر نہ ہوئے بغیر نہ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام
 صاحب نے فردوسی، سنائے اور اسوں کو ان میں فقہ کی راہ اختیار فرمائی۔ کیونکہ اہل غلطی سے یہ کام
 زیادہ اہم ہے۔ اور ان فہموں پر لوگوں کی رہنمائی شدہ ضروری تھی۔ فقہ ہی کو رہنمائی کا سہا پنا۔ اپنی
 انہی فقہاء اصحابوں کے سبب ہی وہ اپنے دور کے تمام محدثین پر فخریت رکھتے تھے۔ (از مر تب)
 صاحب مرقاة المفاتیح لما علی القاری نے ایک دلچسپ بحث پیش کیا ہے وفد سالہ
 الاوزاعی عن مسائل و اراد الحث معہ یوسائن فاجاب عینی وجہ نصوص فقہ
 نہ الاوزاعی من ابن هذا الجواب، فقال من الاحادیث التي روینموها من
 الاحبار والاکابر اسی غلطوہا رہیں نہ وجہ دلالتھا وظرفی متب طہا، فانصف
 الاوزاعی ولم یسمع فقال نحن العطارون واسم الاطباء امر فاة المفاتیح ج ۱ /
 ص ۲۸: کن عمدہ ان نقل الحدیث السریف لا یجوز الا باللفظ دون
 المعنی ومقتضی من حملوں ص ۱۴۴ امام ربانی نے آپ سے چند مسائل کے بارے
 میں پوچھا اور آپ سے بحث کا راہ دیا۔ آپ نے صحیح جواب دیے تو اپنے فقہاء پر جوابات
 کہاں سے دے دیں۔ آپ نے فرمایا ان احادیث و روایات اور آثار سے جنہیں آپ لوگ لے لے
 کرتے امام اوزاعی نے انصاف سے کام لیتے ہوئے اور بغیر کسی جھجک کے کہا: علماء تو بڑی
 برائیوں میں گرنے والے ہیں اور آپ لوگ ماہِ محبوب ہیں امام صاحب نے یہ حریفی اس لئے
 اختیار فرمایا کہ آپ کے نزدیک روایت باللفظ جائز تھی الفاظ کی صراحت نہ اسی امر تھا۔ اس
 تنقید کے اختیار فرمانے میں ائمہ میں کی سازشوں کو کاہنہانا مقصود تھا

(ترجمہ از مر تب)

وقال فيه سألني لکیرة الرصاص من زائدة العراق وحرمه علی ان لا یأخذ
بالسک فی دسہ تاریخ الأدب العربی ص ۳۸۲ نقل سے اور بعد قریات کا لکھنا
طریق آپ نے اصحابین حدیث (جن کا تعلق زائد عراق سے تھا) کی کثرت کے قریب نظر انہیں
فرمایا کہ انہیں ان کی اہانت کے سبب آپ کے فضل و جذبہ میں کسی قسم کا شبہ نہ جائے۔

نام صاحب کے قریب نظریہ فرمان رسول بھی تھا کہ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال
رسول اللہ ﷺ بلغوا عني ولو آتية وحدثوا عن سائر النسل ولا حرج ومن كذب
عني متعمدا فليبدأ معصده من النار من حديث عني محدث بری انه كذب فهو
احد الكاذبين او كما قال اخذ كتاب الله فان لم يجد حسنة رسول الله ﷺ
فان لم يجد في كتاب الله ولا في رسول الله ﷺ اخذت بقول الصحابة اخذ
بقول من شئت منهم رادع من شئت منهم ولا اخرج من قولهم الى قول غيره
فاما ان انتهى الامر الى ابرهيم والنسبي وابن سيرين والحمص وعطاء وسعيد
بن المسيب وعدد رجال قوم اجتهدوا وادبوا جندكم حتى صيروا تاريخ بعد ان
ج ۳ ص ۳۶۸) ترجمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ کے قریب مجھ سے
جو اصل روایت ہے پہنچاؤ اور یہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ہی اس کیل سے وہ بات نقل کرنے
میں بھی کوئی ترغیب نہیں۔ البتہ جس نے مجھ پر میری طرف منسوب کر کے (مبہوت ہوا تھا تو وہ اپنے
لہکا کاسک کو بنا دے جس نے کسی بات کو مبہوت سمجھنے کے باوجود میری طرف منسوب کیا ایسا شخص
مبہوتوں میں سے ہے۔ امام صاحب قرآن مجید کے بعد نہ صرف سنت رسول اللہ ﷺ اور احادیث
میں پر کثرت سمجھتے تھے بلکہ اختلاف صحابہ کی صورت میں بھی اقبال صحابہ سے فراموشی کو برا سمجھتے
تھے اپنے اصولی استنباط پر خود امام صاحب کی آیت کے بموجب اسے فرمایا میں کتاب اللہ سے علم معلوم
کرنا ہوں پھر فرما دیں سے نہ ہے تو سنت رسول اللہ کو تو سمجھتا ہوں اور آپ ہی نہ ہے تو پھر میں
کرہ میں سے کسی کے قول کو اختیار کرتا ہوں۔ جس کے قول کو چاہوں اختیار کر لیتا ہوں جسے قول کو
چاہوں اختیار نہیں کرتا یہ حال ان کے اقوال سے ہوا نہیں لکھا جب معاملہ یہاں سے ہوا تو میں

ابن سیرین، حسن، اعطاء اور سعید بن المسیب وغیرہ و کتاب آپ نے تو ان لوگوں نے بھی اجتہاد کیا ہے انہی کی طرح میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

(ترجمہ از مرتبہ)

وضاحت: یعنی اسے اور قیاس کا وکیل و ہال سے شروع ہوگا جہاں قرآن و سنت اور سنت اصحاب النبی ﷺ کی تصریح موجود نہ ہو یہ اسے قرآن و سنت کے تابع ہے۔ مخالف وہ اسے ہے جو قرآن و سنت کی پروا نہ رکھے بغیر اختیار کی جائے۔

موجود دور کے زائقین کے لئے فقہی کی تائید میں تخریج معاریط کی کتب احناف کی طرف سے واضح اور ملل جو آپ ہیں۔

امام عیاضی کی "شرح معانی الآثار" و مخطوطی کی مسند علامہ زبلی کی مصعب الراية لسی و تفسیر صریح الاحادیث الہدیۃ مولانا ظفر احمد دہلوی کی "امام السنن" ان کے علاوہ مشہور کتب حدیث کی شرح میں "شرح البیہاوی" "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح" "فتح الملبم شرح المسنن" "لبیض البیہاوی شرح البخاری" معارف السنن شرح جامع الترمذی وغیرہ و کتب کا وجود فقہ منہج کیلئے سہولت ہے۔

(ترجمہ از مرتبہ)

امام ابو حنیفہؒ پر عقیدہ ارجاء کے التزام اور اس کے تحقیقی جواب:

نوٹ۔ عنوان پر اس کے ذیلی مضمون ادارے کی طرف سے اضافی نوادہ ہے جو سلسلہ امام ابو حنیفہؒ پر جرح و اعتراضات اور ان کے تحقیقی جوابات کے ساتھ منسلک ہے اسے اس باب کے ضمن میں شامل کر لیا گیا ہے۔ (مرتبہ)

مرتبہ مسلمانوں کا مشہور فرقہ ہے جو کئی شاخوں پر مشتمل ہیں۔ یہ لوگ امام میں تفسد کے دور آنے سے متاثر ہوئے تھے جیسا جبریتہ و غیرہ فرقے غوغا مچا رہے تھے۔ جو یہ مقدمہ ایک دوسرے سے قریب ترین کیونکہ یونانی رومی، یہ "مرتبہ" خوارق نوایف سی تفسد میں شمار کرتے ہیں اور ایرانی فلسفوں نے ان کے خیالات پر رد و استہزا اور سربند ارجاء سے شغلق

ہے جو عملی پس منظر کے تحتوں میں دلا جاتا ہے ان کے زعم کے مطابق ایمان مقدم ہے نہ عمل
مگر خیر ہے ایمان کا نقش قلب سے ہے عمل سے نہیں اور میری ہوتے کے باوجود ان کا ہر عمل اور دینا
ہے ابتدا اور ابدی چاہے ان کے سو معنی دھن ملانے میں فرقہ کو حشر رنج کا حصہ قرار دیا ہے ممکن ہے
ابتداء میں نورانی نے بھی پہلے پہل جو عمر بعد میں ان کے بیشتر علماء نے انہماک و حقیقت کی فروغ
میں تقید کی اس نے یہ نتیجہ مندرجہ ذیل میں نامور چھ مکتبہ بھی سمجھتے ہیں جیسا کہ سپہ عبدالقادر جیلانی کی
کتاب علیہ نظام الدین سے جو ترجمے اپنے ویب پر ہیں میں مندرجہ ذیل کی تردید کی یہ فرقہ فراموشی معاویہ
کے عہد میں جو ہر مکتبہ کو اپنے مکتبہ کا حصہ سمجھتا تھا اس کا منہ کا منہ ان "علمیوں" کو بھی ان کے ان کی سب
سے فرقہ ریت لٹکتی اور ان کا دعوہ جو تھا اسی نے اس فرقہ کی سرپرستی کی ان کے ابتدائی عقائد کا
خلاصہ اس نے بیان کیا تھا ان کے عقائد میں سے ہے علم، انسانی بشری فاسق اور جہلی کیوں
نہ انہوں نے اس فرقہ سے اس شخص کے قیام سے تہذیب کے گہرے پیچھے اور ان کے درمیان ہے
علم مسلمان پر بھی اور ان کے عقائد میں ہے ایمان میں کچھ فرق ہے اور ان کے عقائد اور ان کے عقائد میں ہے
ہے ان میں شریعت کا کوئی اثر نہیں کوئی نہ ہے تو میرے اقوال کا نام ہے۔ ایمان کا تہذیب سب کے
پس منظر کے فرقہ کے ان کے عقائد میں ہے اور ان کے عقائد میں ہے ایمان کا ایمان ایک ہی نوعیت کا ہے۔
زہد کا مقررہ عمل سامع ہے۔ ان کا کوئی طبع و وجود نہیں یا ان کی انسانی ہیں جن پر سزا
ہے ان میں کوئی نہ ایمان کو دنیا کی نہیں کوئی نہ ایمان میں ہے اور ان کا ایک یہ نیز قرآن وحدیث سے
جو سراسر و راقی ہے انسانی ہیں ان کے بعد ان کے ہے بعد ان کے انسانی کسی ایک انسانی کو انسانی
بقیان ثابت ہے اور ان کے عقائد میں ہے ان کے عقائد میں ہے ان کے عقائد میں ہے۔

(۱۱۱)

اساتذہ کرام! عظیمہ پر جہد و اجتناب اور ان کے جوابات امام ابوحنیفہ

اور عقیدہ وار ہوا

نوٹ ہے امام ابوحنیفہ پر جہد و اجتناب کے سلسلے میں چونکہ امام صاحب پر عقیدہ دیا گیا
اور ان کے عقائد میں ہے ان کے عقائد میں ہے ان کے عقائد میں ہے ان کے عقائد میں ہے

حقیقت پوشی کی ناکام کوشش:

اس کے علاوہ جب مؤلف بہ ذات کی محنت کیے ہوئے مذاکرہ جاری کرتے ہیں تو آخر امام اعظم رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیت پر ایک غلط الزام لگانے اور اقتداء انہوں نے اس اصول کو کیوں نظر انداز کر لیا؟ واقعی ”سب فخر ذل“ اور اس کا مصنف حضرت علیہ تھا تو ان کا مقصد نہ کر کے بقیہ صفحہ میں کا حوالہ اصل کتاب کی عبارت مع سند بخیر کر دینی چاہی جب ایسا نہیں کیا ”یا تو دانش بردار یا سر یہ حقیقت مقصود کے ذکر کم صرف اعتراضات کی حد تک پیش کی: کا مکوشش ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ”حنیفہ“ میں تو بعض صحابہ اپنی حنیفہ تحریر تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس عقیدے کے حامل تھے مخالف نے کمال و اختداری سے ”بعض“ کا غلط اڑا کر تمام: مخالف اس میں شامی کر دی اور اس کو ”مصادیہ کا مذہب“ قرار دیا۔

ویر کار از تو یہ تو سراں بنیں کند

حقیقۃً الحقیقۃ کی عبارت:

م ”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی معتد اجیر فرقہ حنیفہ کے اکثر اہل علم نے ان کو مرید فرقہ میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ ایمان کی تحریف اور اس کی کمی و زیادتی کے بارے میں جو عقیدہ و مرجع کا ہے انہوں نے بھی بھیند وہی اپنے عقیدہ اپنی تفسیر فقہائے کرام میں درج فرمایا ہے۔ علامہ شہرستانی نے ”کتاب الملک والفضل“ میں بھی درج کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ”ابو حنیفہ“ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہ کو اہل حق کیا ہے۔ اسی طرح علامہ ابن حجر مکی جو فرقہ علامہ ابن حجر مکی کا پیشوا ہے۔ ابو حنیفہ کو فرقہ مرید میں شمار کرتا ہے (سنن، نقل نمبر ۸۸، ص ۱۹۴ جلد اول مطبوعہ مصر) (حاشیہ حقیقۃً الحقیقۃ ص ۲۷)

جواب: مؤلف کا یہ قریں کہ ”اکثر اہل علم نے ان کو مرید فرقہ میں شمار کیا ہے“ یہ بھی دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں، لہذا تو ہمیں یہ تعلیم نہیں کہ اکثر اہل علم نے ان کو مرید کہا تو اگر ایسی بات تو مؤلف ”یہ“ ملیم اور پر بار آئی ہے اس لیے واقعی نہیں کی جاسکتی۔ وہ ان کلمہ ”میں“ سے بغیر آئے گذر جائیں کیونکہ تمام ابو حنیفہ کی مدح و ثناء تو مؤلفہ موصول کے دیکھ میں ہو سکتی

دو تھی ہے۔ پہنچے انہیں امام صاحبؑ کے بارے میں جو کچھ بھی راسخ و یابوس صحیح ملا۔ صحیح ملا۔ کو زنجیر باقی چڑھال و درود نہ لے (اپنی تالیف میں درج کرتے ہاتھ ہیں۔ چنچہ اس نے سن ۹۲۱ھ (۱۵۱۰ء) کی امام عظام غیر مستقری کی سے زواج اپنے وقت کے امام عظام حافظہ و پیشوا تھے (جنہوں نے امام صاحبؑ کو رقص ادا کیا۔ حدیث کا کمر ہائے لہجہ اس کی چٹائی پر میں ناقص نیز حریف زبان میں ناقص خطایا و زمان کے حق نہ اور منافق پر اعتراضات تھے ہیں۔ اس سے ہمیں یہاں تو یہ ہے کہ انہوں نے (مولف حقیقہ لفظ) اس میدان آفرین عمرانی فہرست پیش نہیں کی!

ارحی وکی الزام حسد و بغض پر مبنی ہے:

تاریخ انہوں نے امام صاحبؑ کو سب سے پہلے کہا ہے یا تو حسد اور بغض کی بنا پر ان پر یہ بزم کا کیا۔ ان کو امام صاحبؑ کے بارے میں رائے کا نقل کرنے میں خطا واقع ہوئی ہے۔ یہ نچھلائے حافظہ و حافظہ الہامی تو یہ کہتا ہے۔ ونقسموا البضاعی اسی حنیفۃ الاوجاء ومن اهل العلم من یسبب الی الارحاء کثیرا لم یکن فیہ کما عوا بذلک فی اسی حنیفۃ وکان ابنا یحمد وینسب الیہ مالا ینبغی وقد اسی علیہ جماعة من العلماء وفضلوا و اچھا ہے یا انہوں نے تصدیق ۱۶۸۴ھ (۱۶۸۴ء) بعض محدثین نے امام صاحبؑ پر اب کا بھی الزام دیا ہے۔ حالانکہ اس میں تو ایسے لوگ بڑی کثرت سے موجود ہیں جن کو مرید کہہ کیا ہے لیکن میں صرف امام ابو حنیفہؒ کی امت کی حیثیت سے اس میں برہنہ دینا چاہتا ہوں۔ اور ان کے بارے میں ایسا نہیں کیا گیا۔ اس سے وہ وہ بھی بہت جلتے تھے اور ان کی طرف ایک باتیں مستحب کرتے تھے جن سے ان کا امن باطل پاک تھا اور ان کے بارے میں امام صاحبؑ یا جس کو کہی جاتی تھیں حالانکہ امام کی ایسا بڑی جماعت نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کی فضیلت کا ذکر کیا ہے۔

رجاء کی حقیقت:

نوٹ: میں جہی میں امام صاحبؑ کو مرجع کہا گیا ہے وہ رجاء اطاعت و جماعت کے عقیدہ کے خلاف نہیں اس لئے ہم سب سمجھتے ہیں کہ پہلے ارچہ یا صحیح مرجع کا حال اس کے لئے مذکور مضامین سے یہ ظاہر ہے کہ امام صاحبؑ کی صرف مشوبہ رجاء یا حقیقت میں کر

اب وہ اپنے فی بات یہ کہ وہ صاحب کا یہ امیدوار آئین وحدیت فی تھریجات کے خلاف ہے اور اس کے لئے وہ اس بات کو ادا کرتا ہے کہ وہ صاحب کے اس نتیجے کی تائید کوئی ہے۔ تمام دوستوں کو اس بات پر ہے۔ لیکن اس کے بعد اس کا نتیجہ دینا ہے۔ مخالف کا جواب دینا ہے۔ لیکن اس کے بعد اس کا نتیجہ دینا ہے۔

۱۔ مہربان خیر کے سلسلہ کی وضاحت

لما ذكروا ما فعلوا من سوء الباطل، فقاموا على أقدامهم، فقالوا: يا ربنا، لا تجعلنا من الذين
 سمعوا ما سمعوا، ففعلوا ما فعلوا، فقاموا على أقدامهم، فقالوا: يا ربنا، لا تجعلنا من الذين
 والمنزلة الأخرى، لنكون شهداء عليهم، منهم من أهل النار والمنزلة الثالثة
 الموصوفون بقوله عليه: ولا تشهد على واحد منهم، هذا من أهل الجنة ولا من أهل
 النار، ولكنهم جميعاً، وحاشا غيبهم، يقولون كما قال الله تعالى: (حيثما عدلوا
 صانعاً، وأحرماً، على الله، أن يثبت عليهم، حتى يكونوا عوفاً، من نفسي
 بينهم، وأما من جاءهم، لأن الله عز وجل قول: أن لا يعجزوا، أن يتركوا، به
 وبعض ما دون ذلك، نحن بشاء، وحاشا عليهم، يدعونهم، وحظاً، به، وليس
 أحد من الناس، واجب له الجنة، ولو كان عبد، فوأمراً، غير الآيات، من قالت به
 الآيات، أكتاب، أعظم، والمتعلم، ص ٢٤٢، عن أبيه، (أبو بكر، بن أبي شيبة، ج ١، ص ١٠٠).

[illegible]

فرمایا (تحقیق احمد اس کو تو بہتر مضاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شرطیکہ لکھ دیا جائے اور اس سے کثیر، اشک سے متذکرہ جس کے چاہے مضاف لکھ دے) اور یہ سب بات میں مابین اور غلطیوں کے سبب عذاب کا خوف بھی رکھتے ہیں، مگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا جس نے اپنے لئے بدست نواد جب کر لیا ہو مگر چاہے کتنا ہی روز رکھے والا اور عبادت کرنے والا ہو بخیر الخیر، اور ان خطرات کے کہ جن کو انبیاء نے مقلی کہا ہے۔

عبادت مذکورہ سے امور مست وہ

حضرت امام ابو حلیہ کی عبارت کا لہ سے چند پزیرا اور معلوم ہے۔ (۱) مکتبہ نبی، م. م صاحب کے نزدیک اکثر نہیں (۱۲) اس کا معاملہ مذکور مشیخ پر مکتوب ہے چاہے ہوتا، اور اس کو مزید سے یا زور و فکھل میں ہی مقہور فرمایا۔ (۲) یہ فیصلہ اس مسئلہ پر متذکرہ ہے کہ مقلی ایمان کا جزو ہے یا نہیں اس میں دیگر ائمہ اور محدثین ظاہر و باطنیہ نے خلاف صوم ہوتے ہیں لیکن یہ اختلاف صرف غلطی ہے یا تحقیق کے نزدیک عمل ضروری ہے اور صاحب کی موافقی پر، سے یہ نہیں کہ عمل کی ضرورت نہیں۔ مضاف کا امام صاحب میں سے یا نہ تو قابل نہیں بلکہ امام صاحب مقلی کو ضروری قرار دیتے ہیں اور ان کے نزدیک اگر مقلی نے مقلی کے خلاف تو تارک مقلی اپنے ترک عمل کی سزا بھگت کر بدست میں جائے گا۔

نزاع لفظی سے فسار اعتقاد نہیں آتا:

چنانچہ علامہ محمد بن علی بن محمد انصاری فرماتے ہیں: والاحکام المذمومہ
بیس اسر حیلۃ والاعتناء بالناس من اہل الفساد اختلاف صوری فان کنون اعمالی
الحوارح لازمة لا یمنان الفلک او جرم من الامعان مع الاتفاق علی ان مرتکبہ
الکبیرۃ لا یخرج من الایمان بل ہو فی مشیۃ اللہ ان شاء عدہ وان شاء عفا
عدہ نزاع لفظی لا یخرج علیہ فساد اعتقاد شرعی لہذا میں سے تحقیق جدید ہے۔
ایمان کے بارے میں امام ابو حلیہ اور دیگر ائمہ اہل سنت نے درمیان جو اختلاف ہے وہ ظنی و سوری
ہے۔ یعنی ظنی اختلاف ہے۔ تحقیق نہیں اس کے کہ اعمال تو اہل باور و تو اہل ایمان ہیں یا ایمان

176: میں اور اس پر مباح اتفاق ہے کہ مرثیہ کبیر وادیات سے تمہیں انجمنہ مدنیہ و الدنیا کی مثلینیت سے نکلتے ہے چاہے تو وہ اس کو خط اب اس میں ہے تو معارف کریم غرضیکہ جو سے فی انفسی و خلقی ہے جس سے عقیدے میں کوئی غرونی لازم نہیں آتی۔

۱۰ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ لکھتے ہیں: ونیس الطواع لا راجعاً انی الملقظ، التلمیحات الالہیہ صفحہ ۲۹، تین زبان سرف لکھی ہے۔
پھر سے معلوم ہو کہ امام صاحب کے نزدیک عملِ فاجر چہ بڑا برا، نہ نہیں، تاہم ایمان کے لوازمات میں سے ہے اور نہ شراب، عتقاب کا ترعب ہرگز بخلاف مرید کے۔ ان کے نزدیک ایمان کے بعد عمل کی حیثیت ترعب شراب، عتقاب سے اوجہ علی بھی نہیں ہے۔

مر جیہ مذکور کے مذکور حقائق

نعم انہم حنۃ المدعوۃ المبتدعۃ لبوا من القدرۃ بل هو طائفۃ قالوا لا یضرب مع الایمان ذنب کما لا یضرب مع الکفر طاعة غیر عموالین و احدا من المسلمین لا یعاقب علی غیبتی من الکائنات فان هذا الاوجہا عن ذالک الارجاء (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹) پر مرید مذکور۔ بدلتی فوق القدرۃ سے التبع یہ فرق ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان سے آنے کے بعد انسان سے لے کر کئی انہ میں سے کسی ایک کو خدا کے بعد کوئی نیک قول نہیں اور ان کا نظریہ ہے کہ مسلمان بھی نہیں اور کافر بھی نہیں ایا جانے کا۔ جیس کہ اس ار جاء بھی اس درست ہر جہاں اور اس ار جاء (اور مسلمان نے ار جاء) میں کیا نسبت۔

فقتہ اکبر میں امام صاحب کی طرف منسوب اصل عبارت:

تجہ مؤلفہ کا یہ قول کہ "اما صاحب نے فقہائز میں وہی فقیہ ذکر کیا ہے جو مرجع ہے اور
انگل خود ہے فقہائز میں کا وہ جو کچھ صاحب کی طرف منسوب ہے۔ اس کا مؤلف کون بھی ذکر
ہے اس کی جگہ ہے کہ "والایمان هم الاقرار والتصديق وإيمان أهل السماء
والأرض لا يزيد ولا ينقص" و المؤمنون مستوون في الإيمان والتوحيد متفاضلون
في الأعمال ولا تقول إن المؤمن لا يضره الغشوب ولا نقول إنه لا يندخل النار

فقہیہ امام صاحب کی طرف منسوب کرنے کی بناء پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں تو پھر مؤلف کا علامہ شہستان کے بحوالہ نے غسان نے قولی کو نقل کر دیا اور اس کو حجت کے طور پر پیش کر دیا اور اس بناء پر امام صاحب پر لعن کرنا صریح و باریقی نہیں تو اور یہی ہے؟ اَعَاذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

تخریج الطائیفین کی عبارت کا حل:

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ ذات کا تہر فرقوں کی تفصیل ذکر کرنے سے غرض صرف یہ ہے کہ "عقائد شیعہ و اہل حق" کے خلاف امام صاحب کی عبارت سے ثابت کریں گے کہ انہوں نے امام صاحب کو مرجعہ قتالہ میں شامل نہیں کیا۔

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ قابل غور ہے کہ "تخریج" کا جو نسخہ جاریہ سامنے ہے وہ لاہور کا طبع شدہ ہے اور اس کے ساتھ موجود امام عبدالحکیم سیالکوٹی کا فارسی ترجمہ بھی ہے جس میں اس عبارت میں بعض کالفتہ مبدوا ہے۔ اس طرح کے مصرعے نسخہ میں بھی "بعض" کا لفظ موجود ہے جس کی عبارت یہ ہے۔

اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت زعموا الخ
لیکن "تخریج" بعض "اصحاب" جو حنفیہ تسمیہ بن ثابت میں جن کا عقیدہ یہ ہے (۱)۔

اور یہی بات علامہ محمود حسن خاں صاحب ٹوکی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں
واما اصحاب الامام فہم نسخة کتاب العنیدۃ النبی رحعت الیہا ونقلت مہا ہی النبی
ذکر ہا ظہیرا اما الحنفیۃ فبعض اصحاب ابی حنیفۃ رحمہ۔ رب امام صاحب کے
مقلدین کے ہارے میں ایسا لکھنا تو "تخریج" کا وہ نسخہ جس کو دیکھ کر ہم نے یہ عبارت نقل کی ہے
اس میں یہ الفاظ ہیں اما الحنفیۃ فبعض اصحاب ابی حنیفۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس
سے مراد وہ بعض تھے جن پر امام صاحب کے بعض فروع نجیہ میں مقلد تھے مگر عقائد میں مرجعہ
تھے چونکہ یہ ائمہ فروع میں امام صاحب کے مقدم تھے اس لیے وہ بھی حنفی کہلاتے اور غسان بھی
انہیں میں داخل۔ چونکہ وہ چنانچہ رب کو امام صاحب کی طرف منسوب کر رہے تھے۔

چنانچہ علامہ عبدالحی فرنگی مکی رحمۃ اللہ علیہ اسی احوال کا جواب ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ان
مراد النسخ من الحنفیۃ فرقۃ مہم و ہم الفہم جنتہ و نہ ضیحتہ ان الحنفیۃ عارۃ عن

لا مقبل اہام: یوحیٰ نے فرمایا کہ اس کو قتل نہ کیا جائے۔

اُن حضرات رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام صاحب مہجر خدائے علیہ جوتے تو پھر ان کو امام کے لقب سے کیوں یاد فرماتے اور امور شریعہ میں دیگر ائمہ کے اقوال کے ساتھ ان کے قول کو نہیں لے کر کرتے۔

اس جواب کا یہ مطلب یہ ہوا کہ امام صاحب پر تو سرے سے اعتراض وارد ہی نہیں ہوتا جو اس کا جواب دیا ہے۔ فتوے کے مؤلف نے اپنے اقتدا حضرات کی کتابوں کا مطالعہ بھی نہیں کیا جو ان کو پتہ چلتا کہ تن کی اس بارے میں تیار رکھے۔ چنانچہ دلیل المطالب علیٰ ارجح المطالب میں جواب صدیقی مسن خالصاً نہ لڑتے ہیں۔

سوال: "خیرۃ المسلمین" مرقدہ، صاحب ابی حفصہ نعمان زکری کوہ کوٹوالہ غیر ولی غیرہ وجہ
آل چہرہ؟

جواب: مثلاً وہی اللہ محدث و ملوکی در تعییمات فوشتر اند کہ ار جاء و گونا مست یکے ار جاء است کہ فی کل را از سنت بیرون میکند۔ و مگر آفت کہ از سنت بیرون نمیکند۔ اولی آنست کہ معتقد آن باشد کہ بر اثر اثر و بلسان و تصدیق بجهان کرد۔ بچہ محصیت اور معضرت است اصلاً و مگر آفت است از آنکہ کہ فعل از ایمان نیست و لیکن ثواب و عقاب بر آن مرتب است۔ سبب فرق میان ہر دو آنست کہ مبادی بعضی ایمان کرد و اندر ہر یک از ہر یک گفت اند کہ بر عمل و عذاب مرتب میشود ہر مخالفہ ایمان و عقاب و عقاب است و در مسئلہ تائب ارجاع مطلق ظاہر نطدہ بلکہ واکلی بعد و شش است بعضی آیت و حدیث و اثر و است مطلقہ بر آنکہ ایمان فی کل است و بیسار۔ از دلیل اول است بر آنکہ اطاعت ایمان بر مجموعہ قول و فعل است و این نوع رافع میشود ہر دو لفظ بجهت اتفاق ہر بر آنکہ عاصی از ایمان خارج نمی شود اگرچہ مستحق عذاب است و صرف و انکلی و الہ بر آنکہ ایمان عاصی از مجموعہ قول و فعل خارج است و از توابع است۔ یادانی عنایت ممکن است۔ (تحتی)

دارچین مصیومہ کی عمر اور حضرت شیخ رحمہ اللہ فرمادے ہیں کہ وہ صاحب ابی حنیفہ شق ثانی است ولا عیاد علیہ الرحمہ ارجح از دوسرے نظروں و در اہل کمال مذہب اہل حدیث است کہ ایمان عبارت است

از مجموع اقرار و تصدیق و یہ قول اللہ تعالیٰ شامہ الذی (ملا بد منہ)

سوال: "ثبوتہ الطائیفین" میں اصحاب اہل ضیفہ کو مریضہ میں ذکر کیا گیا ہے اسی طرح اور انہوں نے بھی اپنی تصنیفات میں بیان کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: شامہ ولی لفظ محدث دہلوی نے "تہذیبات" میں لکھا ہے کہ درجاء کی (۱) قسمیں ہیں (۱) ایک قسم تو وہ ہے کہ اس کا قائل اہلسنت سے خارج ہو جاتا ہے (۲) دوسری قسم وہ ہے کہ اس کا قائل اہلسنت سے خارج نہیں ہوتا۔ پہلی قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ جس شخص نے ایمان کا زبان سے اقرار کر لیا اور ول سے تصدیق کر لی تو پھر یہ ہے کوئی منہا کرے اس کو قطعاً کوئی مضرت نہیں (۳) دوسری قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ عمل ایمان میں داخل نہیں ہے لیکن خواب اور عقابہ اس پر مرتب ہوتا ہے۔ اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کا مردہ کے کمرہ ہوتے پر اتفاق ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ عمل پر خواب اور عقاب مرتب ہوتا ہے لہذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا گمراہ اور مبتدع ہے لیکن دوسرے مسئلہ میں سلف کا اجماع نہیں ہوا بلکہ اہل اختلاف ہیں۔ بعض آیات و احادیث آثار و اس پر دل ہر کہ ایمان کا اطلاق قول و عمل دونوں کے مجموعہ پر ہوتا ہے لیکن یہ نزاع صرف لفظی ہے اس لئے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ عامی اہل ایمان کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا اگرچہ مستحق عذاب ہوتا ہے اور جو بالکل کہ ایمان مجموعہ (اقرار و تصدیق و عمل) پر دلالت کرتے ہیں ان کو الی تاف سے ان کے ظاہر سے پیچھے اچھٹکا ہے (یعنی)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مراد اصحاب اہل ضیفہ کے مردہ ہونے سے دوسری قسم ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں (کیونکہ یہ اعتقاد سنت کے خلاف نہیں) اور یہ بالکل سے اعتبار سے اہل حدیث کا نہ سب رائج ہے کہ ایمان مجموعہ اقرار و عمل و تصدیق و عمل کا نام ہے اور نبی بات تعالیٰ شامہ اللہ نے اپنی کتاب (ملا بد منہ) میں ذکر کیا ہے۔

غیر مقلہ بن حضرات کے مقتدی توحید الطائیفین کی اس عبارت کا عمل خطبہ کر رہے ہیں جس سے ان جیسے اہل فخر حضرات کو قطعاً جی ہوئی لیکن مولف بھی ہے کہ ان کو اپنے احکامات کی کتاب میں دیکھنے کی توفیق نہیں ملی (از عجب جہاں میں مولف مسکند، دیباچہ، حوالہ کار بہت)

باب پنجم

امام ابو حنیفہؒ کی تصانیف

یہ باب اصل حضرت مولانا مفتی رفیع الرحمن درالعلوم معین آبادی ہاشمی دہلی
پیش کردہ مقالہ بعنوان "امام ابو حنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت" کے دوسری سون فٹی
کاپی نمبر 18 / 1 اکتوبر 1998ء تک ایک حصہ ہے۔ دارالافتاء سے دستیاب
میں مرتبہ کرنے وقت اس کے ساتھ جگہ جگہ اضافہ اور غلطیاں نکالنے کی تاکہ
مستعمل شخصوں پر غصے کے ڈر نہیں کوشاوری نہ ہو۔ یہ ہے نہ تحریریں اس کو قدر کی
لگاؤ سے دیکھیں گے۔ (۱۰۰)

امام ابو حنیفہؒ جیسا کہ دوسرے علمی میدانوں میں اولیات کے حامل ہے اسی طرح تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی اولیت کے حامل چنانچہ ابو بکر متقی بن داؤد الیمانی اپنی کتاب فضل اسی حنیفہ میں لکھتے ہیں۔ **اول من دون العلوفہ هذه الشريعة لم يسبق من قبله الى ان قاله فجعله ابوا موبة وكتباً مرتبة فبدأ بالطهارة ثم بالصلوة ثم سائر العبادات واما ابتداء بالطهارة ثم بالصلوة لان المكلف بعد صحة الاعتقاد اول ما يخاطب بخاطب الصلوة لانها احص العبادات و اعم و جوباً و احرم المعاملات لان الاصل عدمها و براءة الذمة منها و حتمه بالوصايا و المواثيق لانها آخر حيلة الانسان فلما احسن ما بدا به و حتم و ما احذق و ما اهمه و امره و اعلمه (ابو حنیفہ النعمان)** ترجمہ امام ابو حنیفہؒ دو پہلی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے شریعت اسلامیہ کے علوم کو مدون کیا آپ پر کوئی سبقت نہ لے سکا آپ نے کتابوں اور بابوں میں اسے تقسیم کیا طہارت سے ابتدا کی پھر نماز پھر باقی عبادات آپ نے پہلے طہارت اور پھر نماز سے ابتدا اس لئے کی کہ عبادت کی تسلسل کے بعد مسلمان کو سب سے پہلے جس عمل کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز ہے کیوں کہ وہ عبادات میں خصوصی عبادت ہے۔ جبکہ فرضیت میں عام ہے اور معاملات کو اس لئے موخر کیا گیا کہ اصل ان کا عدم اور ان سے نہ ات ہے اور اسے وسایا اور مواریث پر شتم کیا کیونکہ انسان کے احوال میں آخری حالت ہے۔ اس بہترین انداز میں ابتدا کی اور کتنی اچھی انتہا کی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے تصانیف :

بعض لوگوں کا جس طرح خیال ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی کوئی تصنیف نہیں ہے یہ محض خیالی ہی ہے جس کے متعلق کافی بیان ہو چکا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ محمد بن یعقوب بن اسحاق المعروف قضاة و اوق لکھتے ہیں کہ۔ **ولله من الكتب كتاب الفقه الاكبر، كتاب رسالته الى السي، كتاب العالم و المتعلم و روادعه مقاتل كتاب الرد على المذرية و العلم براء و محو اشرفاً و غرباً بعداً و هو بالندوة و رضی اللہ عنہ** کتاب الفہم سے لے کر ابن النجاشی ص ۵۶

اسی وہاب علی دہلوی نے فیضانِ علی سے جلیقہ مکتب الانوار قراۃ تہذیب قرآن سیرۃ
امیر حسینیؑ کی زندگی پر اہل نقد (یعنی فقہاء، ادیب، محققین، مفسران، و غیرہ) کی رائے کی بنیاد پر اس
کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔

ماہرِ قلم نے ان نوجوانوں کو جو بعد میں قلمی ترقی کے لیے کتاب و قلم میں رہے۔ ان کو
مہیا کر کے رکھتی تھی۔ ان کو دھرم دت کے ہی طبعیات الحفید میں بھی پڑھا۔

[illegible][illegible]

یہ بھی بتاتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ان کے پاس کوئی چیز ہو۔

کتاب میں یہ روایت بھی ملتی ہے اور اسے علامہ محمد شفیع رحمہ اللہ نے بھی نقل کیا ہے۔
 اہل حق اس حدیث سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔

اسی طرح مولانا محمد رفیع الدین نے "تاریخ اصفہان" میں اس حدیث کا نقل کیا ہے۔
 علامہ فیض الاسلام نے "معجمہ فقہیہ" میں اس حدیث کا نقل کیا ہے۔

(۲) کتاب الآثار پر روایت امام علی بن یوسف (وفات ۱۸۳ھ)

اس کتاب میں روایت ہے کہ "سبحان اللہ علیٰ طاعت العباد"۔
 اس حدیث سے استفادہ کرنے والے اس حدیث میں "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے

بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے

بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے

(۳) کتاب الآثار پر روایت امام محمد بن اسحاق (وفات ۱۸۹ھ)

کتاب الآثار میں روایت ہے کہ "سبحان اللہ علیٰ طاعت العباد"۔
 اس حدیث سے استفادہ کرنے والے اس حدیث میں "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے
 بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے بعد "سبحان اللہ" کے

حلیۃ النبا ہو کتاب الاثار لقی روایا محمد بن الحسن بن محمد بن ابی اسحاق
فی جو مشق کتاب میں ہے۔ کتاب الاثار ہے امام محمد بن اسحاق بن ابی اسحاق بن
ہی۔

(۳) کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زید ولولہ فی المتوفی ۳۵۰ھ

اس کتاب کا ترجمہ امام حسن بن زید نے لسان السیور میں کیا ہے۔ چنانچہ کہ امام حسن بن
ابو مسلم بن اسحاق بن ابی اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن
روایت عن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن
الانوار ترجمہ محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن
امام ابو حنیفہ سے کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زید ولولہ فی المتوفی ۳۵۰ھ
مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسن بن زید نے امام ابو حنیفہ سے اس کتاب سے امام حسن بن
محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن
معارف بن شاذان و کان متکنا فاستری حاسا کہ قال سمعت من عمر بن یحییٰ بن علی
السیاس یوم شمس فیہ الولدان ونفع المومنین ما فی ہذا۔ اعلام المرفعیں
ج ۱ ص ۳۳۳ حضرت حسن بن زید ولولہ فی المتوفی ۳۵۰ھ سے امام ابو حنیفہ سے حدیث بیان کی ہے۔
امام حضرت معاذ بن ابی اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن اسحاق بن محمد بن
سنہ حضرت امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ
جو نہیں ہے اور امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ

ان احادیث کے علاوہ خود امام ابو طیفلہ نے ساتھ امام محمد بن ابی طیفلہ المتوفی ۳۵۰ھ سے
اور مشہور حدیث محمد بن خالد امام ابو طیفلہ سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ
مردی ہیں۔ چنانچہ چار مع مساند میں حدیث خود امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ
کی ہے۔ اور کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ
خود امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ امام حسن بن زید سے کہ

ابو حنیفہ سے دیگر راویان حدیث۔

مؤرخ ۱۹۱۱ء میں حضرت کے علاوہ جن کے ذریعہ اسے کتاب کا نام پہنچا وہ اس سے پہلے ہی کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے اس کتاب کا نسخہ لیا ہے وہ یہ ہیں

(۱) امام عبد اللہ بن مبارک:

انہوں نے نوٹ کیا ہے کہ کتب کتب اس حبیۃ غیر مسرۃ کن بقع فیہا و بلاد فاسکینہ (مناقب صدر ۱۱۱۱ء ق ۳ ص ۲۷) میں نے امام ابو حنیفہ کی تالیف کوئی بار نقل کیا کیونکہ ان میں اضافہ ہے۔ یہ ہے کہ ان کے انیس ناطقہ جہتہ اور محدث غیب بعد اسی نے تاریخ بغداد میں امیردی شیعاری نے اپنی نقل کیا ہے۔ سمع عبد اللہ بن مبارک بقول کتب عن اسی حبیۃ اور بعد ازاں حدیث میں نے یہ حدیث بن مبارک کو دیکھا ہے۔ امام ابو حنیفہ سے اس نے چار سو حدیثیں سنی ہیں۔

(۲) امام غفر بن عیاض:

ان سے حافظ حارثی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ سمعت من اسی حبیۃ کتبہ و انوارہ میں نے امام ابو حنیفہ سے ان کی کتابوں کو اور ان کے شاگردوں سے

(۳) شیخ الاسلام عبد اللہ بن یزید المقرئ:

ان کے بارے میں امام ربیعہ بن یزید لکھتے ہیں سمع من الامام عبد اللہ حدیث (مناقب ۱۱۱۱ء ق ۳ ص ۲۷) کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ سے نو سو حدیثیں سنی ہیں۔

(۴) امام وکیع بن الجراح:

ان سے محدث حارثی بن عبد البر جامع بیان الصغیر میں یہ اتفاق حضرت عیسیٰ بن معین سے نقل ہے کہ ساریت احمد اقدمہ علی وکیع و کان یفنی برای اسی حبیۃ و کان

[illegible]

(۵) امام جماعت بحث فرماید:

ما جاء من جوابه الاستغناء في فضائل الائمة الثلاثة الفقهاء من رتبة اربعين
 يروى حماد بن زيد عن أبي حنيفة الساجستاني كثير في كتابه في الامامة في رتبة
 ائمتنا من اهل البيت

(۶) امام اسد-زاد خرم:

محدث جسموری نے ابو نعیم حماد سے دیکھ کر اسے یہ کہہ کر اپنے تحقیقات میں تعلق لی
تاکہ انہی میں کتب الہی اہل حنیفۃ اللہ سے عبور (المواہیم المصنوعۃ) حاصل
ہو۔ ان میں سے دو جلدیں ان کے ابوبکر صوفی کی کتابیں تھیں۔

(ج) امام رضاؑ والد امام رضاؑ

اس نے ہم سے بھی احادیث کی آج کے لئے اجتماعات میں کھڑے ہو کر روئے عام سے روئے خاص کی احادیث کی تفسیر کی (۱۱) تھا، مگر ۱۳ سالہ الزام اعلیٰ نے امام بن سیرف سے امتیازی برائیوں کا پتہ لگا دیا۔

یہ کتاب دو زبانوں میں لکھی گئی ہے۔ ایک علم فقہ و حدیث کے اقوال و کتابت کے بارے میں ہے۔ دوسرا علمائے کرام کے تصانیف و کتب کے بارے میں ہے۔ یہ کتاب ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں علمائے کرام کے تصانیف و کتب کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ کتاب علمائے کرام کے تصانیف و کتب کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب علمائے کرام کے تصانیف و کتب کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔

تاریخ ۱۳۰۲

(۵) ماہنامہ نئی نظریں نے مختلف نظریوں میں سامی الجذب والے نظریوں "میں" ترجمہ

وہی ہے جو ہم پر ایمان کی شریعت کا شجر ہے۔

(۶) اس سے جس حد تک ممکن ہو ان کی معارف قرآن مجید میں آگاہ کی جائیں۔

مجلس شورای ملی

(٤) انظر الى ما بين القوسين في مطلع المذود في اجندتي الفجر الثاني ختم

میں نے وہ شخص دیکھا۔ اے علی بن مرثدہ، صلی علیہ وسلم نے شامی (انقرنی ص ۱۱) سے اسے قرآن میں جنت کی

• *تاریخ ہندوستان* - جلد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳

(۸) جامعہ عربیہ اسلامیہ (۱۹۸۲ء) نے تقریباً ۱۰۰۰ طلبہ کے ساتھ پاکستان میں پہلی بار مسافری ٹرین کا افتتاح کیا۔

نہیں کہیں گے کہ یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے۔

١٥٠

(4) 在 1997 年 12 月 31 日以前, 已发生但尚未处理的 1997 年以前年度企业所得税汇算清缴事项, 按照《国家税务总局关于 1997 年度企业所得税汇算清缴有关事项的通知》(国税发〔1998〕101 号) 的有关规定办理。

[illegible][illegible]

از نظر سبب وقوع این حادثه می‌توان گفت که این حادثه به دلیل عدم رعایت اصول ایمنی و عدم استفاده از تجهیزات ایمنی در حین کار رخ داده است.

مرد کی ہے۔

[illegible]

الحمد للہ ہے اللہ عز و جل نے مجھے اس عظیم سعادت سے نوازا ہے۔

وہابیہ کی یہ

اسکی جذبہ کی تاریخ، عمر، اس کا تہذیب کی، ادب، مہارت کی حیثیت، قوت کے حرب

درجہ اولیٰ کتاب الاثر میں ہام غم کا اظہار بیان و استدلال بہت اوسان حدیث اور بہت

تدیس دیوید :-

(۱۱) الاختیار فی ترمیم الاثر، یہ نمائندگی کا شمار یہ ہے جو ان کے لئے ۱۲/۱۰

صاحب نے فنِ حدیث کے نئی مجموعہ موجود ہے انیس۔ کتاب الآثار کا تذکرہ بھی کیا ہوا ہے۔
 تاجم امام جلالہ لکھنوی نے ان مسانید کی تعداد "انیس" بتائی ہے۔ جرم امام صاحب سے بعد متصل
 مروی ہیں اور ان مسانید و ان کے ساتھ ہر نسخہ جمع کیا ہے۔

محدث خوارزمی (المتوفی ۶۹۵) جو کہ ان مسانید سے جامع ہیں۔ ایہ کتاب میں نقلتے ہیں
 کہ میں نے شام کے بعض چالوں سے یہ کہ وہ امام اعظم کی تحقیق کرتے ہیں اور ان پر قلت
 روایت حدیث کا اصرار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ سند شافعی۔ سند احمد بن حنبل اور وہ امام
 مالک کو مشہور ہیں امام ابو حنیفہ کی کوئی سند نہیں ہے۔ (جامع المسانید للعلما خوارزمی ص ۳) بخاری
 ان کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے صرف چند احادیث کی روایت پر اتفاق کیا ہے۔ اسلئے یہی وجہ
 حیرت نے آماہوں کی کہ امام صاحب نے ان چند مسانید کو جمع کر دیا جنہیں یہ سے بڑے علم
 حدیث نے جمع کیا ہے۔

"ان جامعین کے مجموعہ حالات بھی محدث خوارزمی نے بیان کئے ہیں۔ ان کی فہرست حسب
 ذیل ہے۔

(۱) امام صاحب نے صاحب اور سے ملتے جلتے تین سند

(۲) امام ابو یوسف۔ ص ۲۱ کتاب الآثار

(۳) سند حسن بن زیاد۔ ص ۱۰

(۴) امام محمد کی کتاب الآثار

وہی محدث نے بڑا راستہ امام صاحب سے روایت کی ہے۔

(۵) سند جلالہ ابو محمد۔ ص ۱۰۔ کتاب حدیث بخاری مجموعہ الحدیث کے تالیف سے

مشہور۔ راجزہ ص ۱۰ سے شمار ہے۔

(۶) سند جلالہ ابو محمد۔ ص ۱۰۔ کتاب الآثار

(۷) سند جلالہ ابو محمد۔ ص ۱۰۔ کتاب الآثار

(۸) سند جلالہ ابو محمد۔ ص ۱۰۔ کتاب الآثار

(۹) • سند محمد بن اسحق بن عیسیٰ

(۱۰) • سند ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

ایں سچا احادیث کا شمار صحاح حدیث میں ہے۔

(۱۱) • سند ابی یوسف محمد بن یحییٰ

(۱۲) • سند ابو یوسف محمد بن یحییٰ

(۱۳) • سند ابو یوسف محمد بن یحییٰ

(۱۴) • سند حسین بن محمد بن یحییٰ

(۱۵) • سند محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

ایہ سچا سند محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ بن ابی اسحاق محمد بن یحییٰ

محمد بن یحییٰ

(کتابیات)

۲۱	۲ ریح المغرب
۲۲	۳۲ بھر ست لائن اندیم
۲۳	۳۳ زین جہدہ علم حدیث
۲۴	۳۴ معرق علوم اللہ حدیث
۲۵	۳۵ اعلام المسوئین
۲۶	۳۶ مناقب عبد الوالد
۲۷	۳۷ مناقب الامام الاعظم
۲۸	۳۸ الجواہر المصنوعہ
۲۹	۳۹ لکھنؤ لائن جہدہ علم
۳۰	۴۰ مناقب ابی حنیفہ رحمہ
۳۱	۴۱ جامع السانید و تخریج اربعی
۳۲	۴۲ محمد بن عطاء اللہ اور ان کے علمی کامات
۳۳	۴۳ سہ ماہی حنیفہ رحمہ
۳۴	۴۴ مکاتیب الامام ابی حنیفہ رحمہ
۳۵	۴۵ مقام حنیفہ
۳۶	۴۶ فتوح الجہان
۳۷	۴۷ مقدمہ سادہ و سمن
۳۸	۴۸ رول اسلام
۳۹	۴۹ تہذیب الفقہ حنیفہ
۴۰	۵۰ جامع بیاناں معلوم

۱	۱ درمختار علی ہاشمی رشتہ دار لائن ہادیہ
۲	۲ مقدمہ سادہ و سمن
۳	۳ اعلام المسوئین
۴	۴ سیرۃ النبی
۵	۵ ابو حنیفہ رحمہ و عصرہ امامہ الشیخ ابو زہر
۶	۶ امام ابو حنیفہ رحمہ ان کے تلامذہ
۷	۷ مقالات کوثری
۸	۸ حیات الشیخ ابو حنیفہ رحمہ و تلامذہ
۹	۹ سرکار المسماح
۱۰	۱۰ شرح الایضاح
۱۱	۱۱ السیاحۃ العشرانی
۱۲	۱۲ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ
۱۳	۱۳ حیات امام اعظم ابو حنیفہ
۱۴	۱۴ فیض الحرمین
۱۵	۱۵ وسعۃ القلوب
۱۶	۱۶ تنویر الخیر فی مناقب الامامہ الشکا
۱۷	۱۷ تنویر الخیر فی مناقب الامامہ الشکا
۱۸	۱۸ تنویر الخیر فی مناقب الامامہ الشکا
۱۹	۱۹ مناقب حنیفہ
۲۰	۲۰ تذکرۃ الخلفاء